پرچم بلند رکھنا
انوار المصطفیٰ ہمدمی
Crystal Cash&Carry
0 002333 2
Percham Boland R
1 Pc

Marfat.com

Marfat.com

پرچم بلند رکھنا

انوار المصطفیٰ ہمدمی

لنکس پبلی کیشنز

LG 34-A الطیف سنٹر، گلبرگ III، لاہور

فون: 042-35781292-0300-4142700

Marfat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب	:	پرچم بلند رکھنا
مصنف	:	انوار المصطفیٰ ہمدمی
اشاعت اوّل	:	اگست 2012ء
سرورق	:	فراز عالم
کمپوزنگ	:	الفرید گرافکس۔ محمد یامین
تعداد	:	1,100
قیمت	:	600/- روپے 15%
ناشر	:	لنکس پبلی کیشنز

LG 34-A اللطیف سنٹر، گلبرگ III، لاہور

Marfat.com

اِنتساب

مصطفوی انقلاب کے اُن بے مثال اور عظیم ورکرز کے نام کہ جن کی جہد مسلسل، بے پایاں ایثار اور عزم و استقلال کے جلتے ہوئے چراغوں کی لو روشنیوں کے سیلاب میں بدل کر تاریکیوں کی بساط لپیٹنے والی ہے۔

Marfat.com

چھپتا ہے تہہِ مسند ہر جرم یہاں آ کر
زنجیر بجے تو خود دربار لرزتے ہیں

کسی پل رُک کے اپنی نیّتوں کا جائزہ تو لے
تو حق ہے تو ترے رستے میں کوفہ کیوں نہیں آیا؟

Marfat.com

فہرست

صفحہ	عنوانات	نمبر شمار
۱۱	مقدمہ...... "ہمیں اُس پار جانا ہے"	۱
۴۱	حمدِ باری تعالیٰ	۲
۴۳	جگ کا اُجالا آ گیا	۳
۵۵	آمدِ مصطفیٰ ﷺ	۴
۶۵	دعائے پدر	۵
۶۷	یومِ قائد	۶
۶۹	یہ صبح کیوں سجی ہے؟	۷
۷۱	جس کی گردن نہ باطل کے آگے جھکی	۸
۷۶	سمندر کیسے روکو گے؟	۹
۷۸	دشمن کو پہچان، اے ارضِ پاکستان	۱۰
۸۳	سیاست	۱۱
۸۶	یہ بستی کیسی بستی ہے	۱۲
۹۰	قوم کے شکاریو، عالمی بھکاریو!	۱۳
۹۲	جب میرا قائد بولتا ہے	۱۴
۹۵	یہ نوازشوں میں لپٹے میرے حکمراں نہیں ہیں	۱۵
۹۷	کہاں گل دیکھتا ہے جو زمیں میں خار بوتا ہے	۱۶
۱۰۰	حکمرانو!	۱۷

Marfat.com

صفحہ	عنوانات	نمبر شمار
۱۰۱	یہ وہ تو پاکستان نہیں	۱۸
۱۰۴	کیسا منظر ہے یہ	۱۹
۱۱۰	نذرِ قائد	۲۰
۱۱۳	کیسے تیرا قرض اُتاروں؟	۲۱
۱۱۵	انتظار	۲۲
۱۱۷	ابھی	۲۳
۱۱۸	یہ جو چند لوگ ہیں	۲۴
۱۲۱	ہمدرد بن کے آئے ہو دھوکا نہ دو مجھے	۲۵
۱۲۳	یہ نظام دفن ہوگا	۲۶
۱۲۵	مکافاتِ عمل	۲۷
۱۳۰	الیکشن کے بعد	۲۸
۱۳۲	پیغام، دہشت گردوں کے نام	۲۹
۱۳۶	سفیرِ امن	۳۰
۱۴۰	یہ قائد کیسا قائد ہے	۳۱
۱۴۶	شبنم سے وضو کر کے	۳۲
۱۴۷	ایوان	۳۳
۱۵۰	آمریت اور جمہوریت	۳۴
۱۵۲	جیالا	۳۵
۱۵۸	”ریاست ہوگی ماں کے جیسی“	۳۶

Marfat.com

صفحہ	عنوانات	نمبر شمار
۱۶۱	قسمتوں کو رو رہے ہیں رہبروں کی بھیڑ میں	۳۷
۱۶۳	جرأت و بہادری، طاہر القادری	۳۸
۱۶۶	ہم آگے بڑھتے جائیں گے	۳۹
۱۶۹	مگر کب تلک	۴۰
۱۷۱	ہم طاہر طاہر بولیں گے	۴۱
۱۷۵	ہر ظلم کو مٹا دو	۴۲
۱۷۷	جوانیاں لٹائیں گے انقلاب لائیں گے	۴۳
۱۸۰	طوفان	۴۴
۱۸۳	انتخابی نظام	۴۵
۱۸۶	ایسی جمہوریت ہم نہیں مانتے	۴۶
۱۸۹	بول فقیرا بول	۴۷
۱۹۲	چراغ تلے اندھیرا	۴۸
۱۹۴	دور ایک ٹکڑا بدلی کا	۴۹
۱۹۶	مرا قائد	۵۰
۱۹۹	وہ ملکِ سخن کا شہزادہ (دعوتِ خطاب)	۵۱
۲۰۴	استقبالِ قائد	۵۲
۲۱۰	نڈھال لوگو بنو سمندر	۵۳
۲۱۵	وطن آزاد کب ہوگا	۵۴
۲۱۷	کچھ لوگ بھی یاں واقفِ انکار بہت تھے	۵۵

Marfat.com

صفحہ	عنوانات	نمبر شمار
۲۱۹	ٹھہر گیا ہے تو جب بھی نظر کے آنگن میں	۵۶
۲۲۱	عمر ہے بہتے ہوئے پانی کے دھارے کی طرح	۵۷
۲۲۳	رتجگے	۵۸
۲۲۶	یادوں کے ساحلوں پر اترا نہ کر زیادہ	۵۹
۲۲۸	آنکھ دھوکا کھا گئی رنگِ سحر کے ہاتھ سے	۶۰
۲۳۰	نوائے عوام	۶۱
۲۳۲	نوائے حکمران	۶۲
۲۳۴	ہوش کر	۶۳
۲۳۶	کیا منظر ہے، ہائے	۶۴
۲۳۹	Democracy is the best revenge	۶۵
۲۴۳	دنیا والو!	۶۶
۲۴۶	رکھوں میں نوک پر جوتے کی یہ فرعونیت ساری	۶۷
۲۴۸	کیوں چیختی ہیں روز یہ بے نور بستیاں	۶۸
۲۴۹	صدائے شہیداں	۶۹
۲۵۴	تم سے ہوتے نہیں مسیحا وہ	۷۰
۲۵۸	تری جمہوریت کی ایسی تیسی	۷۱
۲۶۰	یہ وزیروں کی فوج کیا کہنے	۷۲
۲۶۳	چائنہ اور پاکستان	۷۳
۲۶۴	کہاں کا جشنِ آزادی	۷۴

Marfat.com

صفحہ	عنوانات	نمبر شمار
۲۶۶	وہ ملا تو اس کی صداؤں میں وہی چپ کا زہر گھلا ہوا	۷۵
۲۶۸	ان ابھرتی ہوئی لہروں کا شناور ہو جا	۷۶
۲۷۰	زندگی یوں مہرباں ہے آج کل	۷۷
۲۷۳	وہم ہے کہ تو یہ بتلائے کوئی	۷۸
۲۷۵	سن ذرا اے انقلاب	۷۹
۲۷۸	جوابِ انقلاب	۸۰
۲۸۰	میرا قائد سلامت رہے	۸۱
۲۸۲	اے مرے مہرباں، عظمتوں کے نشاں	۸۲
۲۸۵	چیف ظلم سے بچا	۸۳
۲۸۹	ظلمات کے پروردہ	۸۴
۲۹۰	ورکرز کے نام	۸۵
۲۹۳	اے اقوامِ عالم	۸۶
۲۹۶	ہم عوام	۸۷
۳۰۲	لہجے وفا کے دیکھ ارادے جفا کے دیکھ	۸۸
۳۰۴	بدن کو شعلہ بنا کے نکلو	۸۹
۳۰۵	تم کو معلوم ہے کیا؟	۹۰
۳۰۷	نہیں ہوتا تو زخمِ روح کا چارا نہیں ہوتا	۹۱
۳۰۹	ابھی تک جانبِ صحرا وہ چشمہ کیوں نہیں آیا	۹۲
۳۱۱	بے لوث وفاؤں کے کہسار لرزتے ہیں	۹۳

Marfat.com

یہ نوازشوں میں لپٹے میرے حکمراں نہیں ہیں
میں غریب یہ وڈیرے میرے ترجماں نہیں ہیں

اے وطن کی سرزمیں تو اب اِنہی پہ تنگ ہو جا
تیرے حسن کے لٹیرے، تیرے پاسباں نہیں ہیں

میرے آنسوؤں کی چیخیں، اِنہیں کیا سنائی دیں گی
تیرے گھر کے یہ اُجالے، میرے رازداں نہیں ہیں

Marfat.com

ہمیں اُس پار جانا ہے

"میں اپنی تمام تر صلاحیتوں اور وفاداری کے ساتھ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین اور قانون کے مطابق اپنے فرائضِ منصبی ادا کروں گا اور خلوصِ نیت کے ساتھ پاکستان کا حامی و وفادار رہوں گا اور ذاتی مفادات کو اپنے سرکاری فیصلوں پر اثر انداز نہیں ہونے دوں گا، آئینِ پاکستان کی حفاظت کروں گا۔ ہر حالت میں بلا خوف و تردد خدمات سرانجام دوں گا اور اپنے فرائض ہمیشہ پاکستان کی خودمختاری، سالمیت، استحکام، بہبودی اور خوشحالی کی خاطر سرانجام دوں گا۔"

یہ ہے ناخلف اشرافیہ کے اُٹھائے ہوئے حلف کی اُس مظلوم عبارت کا مفہوم کہ جس کے تقدس کو اُن کے "کردار" کی چھُری اس طرح ذبح کرتی ہے کہ اس کے لہو کے چھینٹے ہر محلے، ہر گلی اور ہر گھر کے در و دیوار پر بکھرے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ جس ایوان میں یہ حلف اُٹھایا جاتا ہے اس کے صدر دروازے پر اِس حلف کی لٹکتی ہوئی بے گور و کفن لاش کے جگر شگاف منظر اور وطنِ عزیز کی نوحہ گر فضاؤں سے ایک ہی ہُوک اور ایک ہی ماتم کناں صدا اُٹھتی سنائی اور دکھائی دیتی ہے:

اے رہبرِ مُلک و قوم بتا
یہ کس کا لہو ہے؟ کون مرا؟

Marfat.com

انہیں اتنی خبر ہی نہیں کہ حلفاً اُٹھائے جانے والے اس حلفِ تار تار کی دھجیاں قبر کی تاریکیوں تک بھی اُن کے تعاقب میں رہتی ہیں۔ اور جب تک یہ ناسور ایک مدّتِ معینہ تک دھرتی کے اوپر بوجھ بنے رہیں اس حلفِ غمزدہ و شکستہ کا ایک ایک ٹکڑا اور کٹے پھٹے بدن سے رِستا ہوا لہو کا ایک ایک قطرہ پکار پکار کر دہائی دے رہا ہوتا ہے کہ لوگو! جو خدا سے کئے ہوئے وعدے کی دھجیاں اڑا سکتے ہیں وہ تم سے کئے ہوئے عہد و پیمان کو بھی جوتے کی نوک پہ رکھ سکتے ہیں۔ اس مقدس حلف برداری کے بعد کا اگلا منظر؟

وہی کرپشن کی گرمیٔ بازار، باہر منتقل ہوتے ہوئے سرمائے کے انبار، بے اصولی، بے عملی، بے تدبیری، بے ضابطگی، بدنیتی، بد دیانتی، بدعہدی، بد عنوانی، ناقص منصوبہ بندی، معاشرتی جبر، بندر بانٹ، پلاٹ، پرمٹ، اراضی، عہدے، عمرے، ٹھیکے، قبضے، اجازت نامے، مکروفریب، حیلے بہانے، جھک جھکا، چک چکا، مک مکا، مفاد پرستیاں، چیرہ دستیاں، بلکتی بستیاں، بٹتی پستیاں، اقتدار کی بدمستیاں، رسہ کشی، اقرباء پروری، دشنام طرازی، زبان درازی، سازشی گٹھ جوڑ، تعصب، تنگ نظری، پھڈے، سر پھٹول، جملہ بازی، کھینچا تانی، چھینا جھپٹی، مارا ماری، اجارہ داریاں، دل آزاریاں، عیاریاں، مکاریاں، صوابدید، سودے بازی، خورد بورد، بیرون ملک علاج، قرضوں کی معافی، وسیع و عریض کمین گاہیں، وزیروں کی فوج ظفر موج، صحافتی وفود، ثقافتی مجرے، مراعات، سیاسی

Marfat.com

زبوں حالی، معاشی استحصال، جمہوری دیوالیہ پن، ذاتی منافعے، مُلکی خسارے، غیر مُلکی قرضے، باجماعت دورے، ڈیلی الاؤنس، پیشہ ورانہ نااہلیتیں، من مانی تاویلیں، غیروں کی چاپلوسی، اپنوں کا حشر نشر، آئین اور قانون سے کھلواڑ، غلط تخمینے، ناکارہ قیافے، جعلی مہارتیں، مفادات کے آگے سجدہ ریز دانشوریاں، پروٹوکول، حقِ استثنائی، شریانوں میں حرص و ہوس کا بہتا ہوا کالا سیال مادہ، استحقاق، عوام کو مزید جاہل اور بیوقوف بنانے پر صرف ہوتے ہوئے تعلیم کے سارے ہنر، چینل چینل دہائیاں دیتے اور لٹیرے رہبروں کی صفائیاں دیتے گلے پھاڑتے، کُوکتے دھاڑتے اور چیختے چنگھاڑتے یہ بچے جمورے اور کچّے جمہورے، اسلام زندہ باد کی آڑ میں اسلام آباد کے عشق میں مبتلا روم روم دنیا میں ڈوبے ہوئے مولویوں کا تڑکا لگی ''اسلامی'' ملک کی یہ بے فیض اسمبلیاں، ناسور زدہ وی آئی پی کلچر کے نشے میں لڑکھڑاتے، ڈگمگاتے، چہچہاتے، کھلکھلاتے، جگمگاتے اور بڑبڑاتے یہ ظلِ الٰہی، خلعتوں میں ملبوس یہ لطیفے، جھوٹی آس دلاتے اور وعدوں کی بانسری بجاتے ہوئے یہ کارٹون، نام نہاد خوشحالی اور ترقی کی خبریں سناتے یہ جھوٹ کے پلندے اور سیاست کے گورکھ دھندے، مفادات کی منڈی میں کہیں بھی ہمہ وقت بکنے کے لئے تیار یہ لش پش گھگھو گھوڑے، پروٹوکول کی بھاں بھاں میں جھلستی اور جھلساتی ہوئی لُو میں گھنٹوں گھنٹوں عوام پر ٹھہراؤ کا آسیب مسلط کر کے ایئر کنڈیشنڈ گاڑیوں میں اذیتوں

Marfat.com

سے بے خبر، گزرتی ہوئی یہ بدروحیں، ٹریفک کا جمود زدہ طوفان بلاخیز اور ایمبولینسز میں بیماریوں سے بلکتے، کراہتے اور آگ برساتی شدّتوں اور حدّتوں میں پانی پانی یہ عوام، (یہ کیڑے مکوڑے)، ناچتی ہوئی وحشت، دندناتی ہوئی جہالت، اللّے تللّے، بلّے بلّے، دہشت گردی کے خاتمے اور مجرموں کی سرکوبی کے دعویدار اور عالم یہ ہے کہ

چھپتا ہے تہہ مسند ہر جرم یہاں آ کر
زنجیر بجے تو خود دربار لرزتے ہیں

یہ تو ہوئے اُس اُٹھائے ہوئے اور اُٹھا کر ٹھکرائے ہوئے، ٹھکرا کر دفنائے ہوئے، دفنا کر بھلائے ہوئے حلف کے حلیف نما حریف۔ اور دوسری طرف؟ منظر یہ بھی بھیانک ہے

غفلت، بزدلی، بے حمیتی اور بے حسی کی شعوری موت مری ہوئی اٹھارہ کروڑ بھیڑیں اور انہیں ہانکتا ہوا مٹھی بھر مراعات یافتہ طبقہ، اِن کی ''آوے ای آوے'' اور زندہ باد، مردہ باد کے نعروں کی گونج میں زخم زخم دھرتی کی ڈوبتی اور دم توڑتی جاں گسل اور دلدوز کراہیں، تھکے ہوئے وجود، منجمد سوچ اور سکوت زدہ فکر کے خشک سوتوں پر تہہ در تہہ جمی ہوئی بے شعوری اور جہالت کی گرد اور تعصب کی حد تک ان جعلی رہبروں، بہروپیے لیڈروں اور اپنے ہمدرد نما قاتلوں کے ساتھ مُلک کی جڑوں کو کھوکھلا کرتی ہوئی اندھی وابستگی، گلیوں، نالیوں،

Marfat.com

الیکشن کی دیگوں اور کھابوں پر ووٹ بیچ کر وطنِ عزیز کے مستقبل کے ساتھ سمجھوتہ کرنے والی ایک عجیب اور عجوبہ نما یہ مخلوق، ذاتوں، قبیلوں اور برادریوں کے بتوں کو پُوجتی، قائداعظم کے خوابوں اور شہداء کے وطن کے مقدس لہو کو ان کی ناپاکی کی نذر کرتی ہوئی یہ دھڑے باز قوم۔

اِدھر قوم کی یہ بے حسی اور اُدھر نظام جنہیں عہدوں سے مزین کر کے خاص بناتا ہے ان خواص کے حواس حکمرانی کے خبط اور الگ سی مخلوق ہونے کے تصور میں ذلت کی اتھاہ گہرائیوں تک ڈوبے ہوئے ہیں۔ آسمان سے اترنے والی روشنی نے آواز دی تھی کہ قوم کا سردار اس کا خادم ہوتا ہے مگر یہاں تو سب ٹولے مخدوموں کے ہیں۔

ہائے روشنی کو ترستی ہوئی میری دھرتی! آواز دے غلاموں کی مہار پکڑنے والوں کو، صدا لگا اُن خاک بسر اور بوریا نشینوں کو جو راتوں کو گلی گلی گشت کر کے زخم نہیں مرہم بانٹتے تھے۔ مظلوم کی صدا سماعتوں سے ٹکراتے ہی جن کی آنکھوں کے کشکول سے نیندیں چھلک جایا کرتی تھیں، پکار! خدا کا اتارا ہوا رزق دجلہ کے کناروں تک پہنچانے والوں کو، بلا! پیوند لگے ہوئے لباسوں میں ملبوس تاریخ کے ان جھومروں کو جو خشک روٹی کے ٹکڑوں کو چبائیں تو پسینے کی بوندیں گر گر کر ان کے دامانِ اقدس کو چُومیں مگر جبر و استحصال کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں تو باطل لرز لرز جائے، کبر ٹوٹ ٹوٹ جائے، جبر بکھر بکھر جائے، جو

Marfat.com

مسندوں پر بیٹھے ہوں تو خونی رشتوں کے سینوں میں بھی عدل و انصاف کے جھنڈے گاڑ دیں۔

اے گزرے ہوئے زمانے! پلٹ اور ہمارے پیشہ ور خلیفوں اور محکموں کو دیمک کی طرح چاٹتے ہوئے ڈیموکریٹس، شماریات اور اعداد کی ہیرا پھیری کی مار مارتے ہوئے ٹیکنوکریٹس، ہوسِ اقتدار میں ڈوبے ہوئے وطن کی سرحدوں کے محافظ جرنیلوں، ناکام پالیسیوں کے ماہر مشیروں، گردنوں میں سریا رکھنے والے وزیروں، قوم کی تقدیر بدلنے کا نعرہ لگانے والے مراعات یافتہ اور سہولتوں میں ڈوبے ہوئے بالشتیوں کو اندازِ جہاں بانی کے وہ منظر دکھا کہ کانٹوں پر چل کر بھی سکھ دیئے جا سکتے ہیں، بھوکا رہ کر بھی کھلایا جا سکتا ہے، خود شب بیداری کر کے رعایا کو میٹھی نیند سلایا جا سکتا ہے، صرف پیغام بھیج کر بھی دشمن کو لرزایا جا سکتا ہے اور اگر صدق، اخلاص اور نیتیں راہِ راست پر ہوں تو بڑے بڑے بحرانوں کا سر بھی جھکایا جا سکتا ہے۔ مگر جو مخدوم بن کر خود کانٹے، اذیت اور بحران بن جائیں وہ قوم کو زنجیریں تو ڈال سکتے ہیں تقدیریں نہیں اجال سکتے۔

اے شہنشاہِ دوعالم ﷺ (فداک امی و ابی) اے کائنات کے والی، آپ کی عظمتوں اور زیرِ پا رفعتوں کو اس وطن کے ہر مظلوم، مقہور اور مجبور کے رخساروں پر ڈھلتے ہوئے ایک ایک آنسو کا سلام پہنچے۔

Marfat.com

اے عرشِ معلّٰی کے مکین! چشمِ فلک نے وہ منظر بھی دیکھا ہے کہ ایک پاگل، ہوش سے بیگانہ اور جنوں زدہ عورت مدینہ میں آپ کے دست اقدس کو تھامے گلیوں گلیوں گھما رہی ہے، اور آپ اس کے ساتھ ساتھ چل رہے ہیں اس کی دلجوئی کے لئے کہ کہیں اس کا دل نہ ٹوٹ جائے، کہیں اس کا احساس شکستہ نہ ہو جائے اور یہ شکستگی کہیں اس کی پلکیں نہ بھگو دے۔ اے پاگلوں اور جنوں زدوں کے بھی احساسات کا خیال کرنے والے، امت کے لجپال! آپ کے کلمہ طیبہ اور آپ کے نام پر حاصل کیا گیا یہ ملک یہاں عقل والوں کو بھی پاگل بنایا جا رہا ہے۔ انسانوں کے ہوش اُڑائے جا رہے ہیں۔ دل توڑ کر احساس کو گھائل کر کے، حق سے محروم کر کے، عزتوں کو پامال کر کے، خون کے چھینٹے چھینٹے اُڑا اُڑا کر، بھوک کی فصلیں اُگا اُگا کر، جبر سے نسلیں مٹا مٹا کر، گھر گھر اندھیرے بچھا بچھا کر، میرے آقا ہمت دیجئے، حوصلہ دیجئے، ہم ہارے ہوؤں کو، جبر کے مارے ہوؤں کو، کہ اس باطل نظام سے ٹکرا کر اسے پاش پاش کر سکیں۔ اور اس ملک کو آپ کا ملک، آپ کے پیغام کا ملک اور آپ کے نظام کا ملک بنا کر آپ کے قدموں میں پیش کر کے سُرخرو ہو سکیں اور میدانِ محشر میں صاحب آبرو ہو سکیں۔

اے اہلِ وطن! اس ملک کے روگ کا مداوا انتخاب نہیں انقلاب ہے، انقلاب ہے، انقلاب ہے۔ جو آپ کی زندگی اور حواس پر مسلط ہر ناسور کو کاٹ کر

Marfat.com

رکھ دے اور شفا یابی کا عمل آپ کے ذہنوں، جسموں، روحوں، نسلوں، زندگی، شعور اور وجدان میں جاری و ساری ہو سکے۔ اونچ نیچ، تفریق، طبقاتی تقسیم اور حکام کے ذہنوں سے آقائی کا تصورِ خباثت جب تک دور نہیں ہوتا، زندگی ڈگر پر نہیں آ سکتی، نسلیں محفوظ اور مامون نہیں ہو سکتیں۔ مخدوم جب تک خادم نہیں بنتے آپ کی عزت اور وقار بحال نہیں ہو سکتا۔

بیوروکریسی کا بانی، چینی سلطنت کا چیف جسٹس، کنفیوشس، آج اگر زندہ ہوتا اور ہماری بیوروکریسی کے چونچلے اور لچھن دیکھ لیتا تو سر پیٹ کر رہ جاتا۔ یہ دشمنِ جانی، قہر سامانی، سایہ سلطانی، کبھی طوفانی، کبھی مستانی، کبھی کملی، کبھی سیانی، ریاست کے اندر کی راجدھانی، بیوروکریسی کی بددیانت اور پُرتعیش حکمرانی۔

یہ مراعات، آسائشوں، سہولتوں سے لدے پھندے، زرعی زمینوں، سٹڈ فارمز کے حامل جرنیل اور وسیع و عریض رقبوں پر پھیلی ہوئی جرنیل کالونیاں، ولولوں اور جذبوں کو چاٹتی اور جراتوں کا لہو پیتی یہ تمام ترحشر سامانیاں، سرحدوں کی محافظوں کے یہ شاہانہ مزاج شاہین، عام فوجی کی مشقت بھری زندگی اور انکی ''حیاتِ بابرکات'' میں وہی فرق ہے جو ایوانوں میں جلوہ فرما غریب وطن کے امیر ترین حکمرانوں اور فٹ پاتھ کی اڑتی ہوئی گرد میں رزق تلاش کرنے والے ان مجبور اور مقہور انسانوں میں ہے۔

اِک طرف کچھ طمع پرست ججوں کی وجہ سے مسندِ عدل کا مجروح ہوتا ہوا

Marfat.com

وقار اور دوسری طرف توہین عدالت کے پردے میں لپٹی ہوئی ان کی عزت مآب کرپشن۔ ضمیر فروش صحافی، مصلحتوں کے جال میں جکڑے ہوئے قلمکار، آبروؤں کی دھجیاں بکھیرتے ہوئے کمزوروں کے لئے ظالم اور ظالموں کے لئے کمزور یہ تھانے۔ ملاوٹ، بے ایمانی اور جھوٹ کے بل پر پیسہ بناتے اور جہنم کماتے یہ حرام خور تاجر۔ کربلا کے بعد اس دھرتی پر سجدوں کی حالت میں گردنیں اُڑاتے ہوئے اور خود ساختہ شریعت کے حامل ہتھیار بند ہوتے ہوئے یہ دستار بند۔ ملک استحصال کی یلغار میں گھرا ہوا اور جابر سلطان کے سامنے کلمۂ حق دبا کے جینے والے منبر و محراب کے یہ خاموش وارث۔ غربت اور افلاس کے دیار میں ریاستی جبر کے سامنے آنکھیں بند کر کے تسبیحیں پھیرتے اور نذرانے وصول کرتے ہوئے خانقاہوں کے یہ گونگے متقی۔ یہ قائدینِ ملت کا فقدان اور قائدینِ قلت کا گھمسان۔

من حیث القوم یا تو ہم پاگل ہو چکے ہیں یا شعوری طور پر یہ عذاب خود پر مسلط کیے بیٹھے ہیں اور جب قومیں اپنے ہاتھوں اپنی قبر خود کھودنے پر تُل جاتی ہیں تو انہیں تباہی اور بربادی سے کون بچا سکتا ہے۔ کیا ہم میں احساسِ ذمہ داری، قومی غیرت وحمیت اور ظلم و جبر کے خلاف آواز اُٹھانے کی جرأت ہے؟ جب قوم چوروں اور لٹیروں کو ہی اپنا قومی ہیرو تصور کر لے اور اُن کے ظالمانہ ہتھکنڈوں اور جبر کو اپنی تقدیر مان کر بیٹھ جائے اور ہمدردیوں کے تاریک

Marfat.com

غلافوں میں لپٹے ہوئے کھوکھلے نعروں پر ایمان لے آئے تو ایسی قوم نہ خوشحال ہو سکتی ہے نہ اقوامِ عالم میں باوقار اور معزز گردانی جا سکتی ہے۔ پھر یہ ہاتھ ووٹ تو ڈال سکتے ہیں مگر جن کھلاڑیوں کے ہاتھ میں ہماری جمہوریت ہے ان کی بد اعمالیوں پر ان کے ہاتھ ان کے گریبانوں تک نہیں پہنچ سکتے۔

قوم کو ذلتوں اور پستیوں کی اتھاہ گہرائیوں سے نکلنے اور نکالنے کے لئے سب سے اہم کردار اگر کسی چیز کا ہے تو وہ شعور کی بیداری ہے۔ یہی وہ جوہر ہے جو لُٹنے والوں میں احساسِ زیاں پیدا کر کے اُنہیں گہری نیند سے بیدار کرتا اور خوابِ غفلت سے جگا کر زندگی اور دنیا کے حقیقتوں سے روشناس کراتا ہے۔ زندگی کو آزادی اور آسودگی سے گزارنے کا راستہ صرف اور صرف اجتماعی شعور کی بیدرای میں پنہاں ہے۔ شعور بیدار ہو جانے سے صرف قومیں ہی نہیں اُن کے مقدر بھی بیدار ہو جایا کرتے ہیں۔

وطنِ عزیز پر افلاس، محرومی اور غربت کے چھائے ہوئے عفریت اس لئے مسلط نہیں کہ یہاں وسائل کی کمی ہے۔ اس مملکتِ خداداد پاکستان میں دنیا کی سب سے بڑی نمک کی کان، پانچویں بڑی سونے کی، پانچویں بڑی کوئلے کی کان، ساتویں بڑی تانبے کی کان، دوسرا بڑا ڈیم، تین نیوکلیئر ری ایکٹرز، پانچ دریا، دنیا کی چھٹی بڑی آرمی، ساتویں نیوکلیئر پاور، ساتویں بڑی چاول کی پیداوار، آٹھویں بڑی گندم کی پیداوار اور پانچویں بڑی دودھ کی پیداوار ہے۔ مگر پھر بھی بھوک، بے روزگاری اور افلاس کے ہاتھوں خودکشیاں کیوں؟ عدم تحفظ

Marfat.com

کیوں؟ اقوامِ عالم میں ذلت کیوں؟ پیدا ہونے والا بچہ مقروض کیوں؟ نوجوان نسل کی آنکھوں میں لہراتے ہوئے تاریک مستقبل کے خدشات کیوں؟ وجہ صرف نا اہل قیادتیں اور ان جعلی رہبروں سے ہمیشہ کیلئے جان چھڑا کر اہل قیادتوں کو موقع فراہم نہ کرنے کی ہماری بہ حیثیتِ قوم مجرمانہ غفلت اور بزدلی۔ آخر یہ بھوک سے بلکتے ہوئے انسان ان سریع الہاضم ابدان سے کب ٹکرائیں گے؟ بھنور میں گھری ہوئی قوم اور موج در موج ''ملاحوں'' کی لگی ہوئی ''موجیں'' کب کسی تند و تیز موج کی زد میں آئیں گی؟ اُس وقت، جب اس قوم کا خراٹے لیتا شعور بیدار ہوگیا اور اسے اچھے برے، دوست اور دشمن کی پہچان ہوگئی۔

ضروری ہے کہ جینے کو شعورِ زندگی بھی ہو
فقط آنکھوں کے کھلنے سے نہیں ملتی ہے بیداری

ملک و قوم کے دشمنوں میں سب سے بڑا دشمن مروجہ انتخابی نظام ہے۔ یہی وہ دروازہ ہے جس سے شیطنت اپنی تمام تر مکروہ فنی صلاحیتوں کے ساتھ داخل ہوتی اور پھر شہ رگوں پر مسلط ہو جاتی ہے۔

یہ انتخابی نظام ہے سبز باغ ایسا
جو مفلسوں کے لئے اگاتا ہے بس اُمیدیں
کہ جس کا پھل چند خاندانوں کا رزق ٹھہرے
جو قوم کی سمت صرف چھلکے اُچھالتے ہیں

Marfat.com

نچوڑ لیتے ہیں قطرہ قطرہ لہو رگوں سے
اور اُس سے اپنی غلیظ نسلوں کو پالتے ہیں

وہ انتخابی نظام، جو انہیں مسلط تو کر دیتا ہے مگر ان کا احتساب نہیں کر سکتا۔

وہ انتخابی نظام، جو غاصبوں اور لٹیروں کا راستہ نہیں روک سکتا۔

وہ انتخابی نظام، جو اپنے ہی قوانین کی دھجیاں اڑتی ہوئی دیکھتا اور خاموش رہتا ہے۔

وہ انتخابی نظام، جس کے ہوتے ہوئے بڑے سے بڑا بدمعاش اور غنڈہ بھی بے دھڑک میدانِ سیاست میں کودتا اور طاقت کے بل بوتے پر اسمبلی کے منہ پر مزید کالک ملنے کے لئے اس نظام کا حصہ بن جاتا ہے۔

وہ انتخابی نظام، جس کے ہوتے ہوئے سیاست ایک گھناؤنے کاروبار میں تبدیل ہو چکی ہے۔

وہ انتخابی نظام، جو سیاسی جماعتوں کو ٹریڈ کارپوریشن میں ڈھلتا اور ٹیکنیکل قسم کے فرعونوں کو جنم لیتے دیکھتا اور صرف دیکھتا ہی رہ جاتا ہے۔

وہ انتخابی نظام، جس میں رقص کرتی، دندناتی، ظلمتیں بکھیرتی، شرافت کا منہ چڑاتی اور علم و ہنر کے سینے پر مُونگ دلتی ہوئی جہالت ذلتِ ایوان بن جائے۔

Marfat.com

وہ انتخابی نظام، جس میں جرمِ غریبی کی قصور وار صلاحیت، حبُ الوطنی، ایمانداری اور اہلیت کے لئے ملکی نظام کا حصہ بن کر اس کی تعمیر اور تکمیل کا خواب شرمندۂ تعبیر کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

وہ انتخابی نظام، جو سالہا سال کے مکروہ تجربات، اس کے قبیح نتائج اور سیاہ اثرات سے بھی کچھ نہ سیکھے اور پرانی ڈگر پر ہی چلتا رہے اور انقلابی اصلاحات کے لیے اسے از خود شرم آئے نہ حیا۔

وہ انتخابی نظام، جو قوم کو صرف ایک دن کے لئے حق رائے دہی کا ''چھنکنا'' تھما دے اور پانچ سال تک اُن کی عزتِ نفس کو پامال، حال کو بدحال، مائل بہ زوال، مفلس کو نڈھال اور نشانۂ استحصال بنتا دیکھ کر بھی اندھا، گونگا اور بہرا بنا رہے ہیں

وہ انتخابی نظام، جس کے ذریعے سے ایسی بے فیض جمہوریت مسلط ہو جائے کہ چیختے ہوئے جمہور پھر سے لعنت زدہ آمریت کو یاد کرنے لگ جائیں۔

پاکستان میں رائج یہ بے اثر جمہوریت صرف دھوکہ دہی، غنڈہ گردی اور جبر و استحصال کا دوسرا نام ہے۔ یہ جمہوریت مفاد پرست اور ہوس پرست بیوپاریوں کا وہ گھناؤنا کھیل ہے جس سے وہ خود کو قوم پر مسلط کر کے اپنے اقتدار، جرائم، کاروبار اور سرمائے کو تحفظ دیتے ہیں۔ ایسی جمہوریت جو قوم کا مقدر نہ بدل سکے یہ صرف ایک مخصوص طبقے کی عیاشیوں کے تحفظ کا نام ہے۔

Marfat.com

ہر گھٹا چند لوگوں پہ برسے جہاں
اپنے حق کو ہر اِک شخص ترسے جہاں
جس میں حاکم ہتھیلی پہ افلاس کی
آنسوؤں کا یہ ماتم نہیں جانتے
ایسی جمہوریت ہم نہیں مانتے

مان لے اب کہ تیری نہ میری ہے یہ
ایک عیاش طبقے کی لونڈی ہے یہ
ہاں فقط انقلاب اپنا دم ساز ہے
حکمراں یہ دمادم نہیں جانتے
ایسی جمہوریت ہم نہیں مانتے

یہ مروجہ جمہوریت اپنے بنیادی فکر و فلسفے سے متصادم اور اس کی ضد ہے۔ اصل اور اپنی روح سے مربوط جمہوریت صرف اور صرف ایک حقیقی اور مکمل انقلاب ہی سے جنم لیتی ہے۔ وہ انقلاب جو اس کے تمام تر مفاسد کو تنکوں کی طرح بہا کر لے جاتا ہے اور جب اِس کا چہرہ نکھرتا ہے تو بام و در تو کیا روحیں تک اس کی ضیاء پاشیوں سے منور ہو جاتی ہیں۔ پھر یہ دکھوں کا مداوا اور محرومیوں کے ازالے کا باعث بنتی ہے۔ پھر زوال نہیں کمال کے در کھلتے اور نصیبے یاوری کرتے ہیں۔ پھر یہ اس نظام میں ڈھلتی ہے جس میں بڑے سے

Marfat.com

بڑے حکمراں تک کو بھی حق استثناء نہیں ہوتا۔ جس کی صفوں میں محمود کے ساتھ ایاز بھی ہوتا ہے۔ جس میں دجلہ کے کنارے بکری بھی بھوکی مر جائے تو حکمران جواب دہ ہوتا ہے۔ جس کی سلطنت میں جہالت نہیں علم و دانش کا نور بہتا اور صدیوں کے اندھیروں کو نگلتا دکھائی دیتا ہے۔ جس میں حق و انصاف مظلوم کی دہلیز تک خود چل کر آتا اور اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر "جیتے رہو" کی دعا دیتا ہے۔ جس میں خائن عہدوں کا حامل نہیں قابل گرفت ہوتا ہے۔ جس میں حاکم ماں اور باپ کی محبتوں کا جامع اور مظہر ہوتا ہے۔ جس میں ایک تنہا عورت رات کی تاریکی میں تاریک جنگلوں سے سونا اچھالتے ہوئے بھی گزر جائے تو تحفظ کا ابرِ رواں اُس کا ہمسفر ہوتا ہے۔ جس میں انسان کے سر پر عزت اور انسانیت کا تاج سجتا ہے۔ جس میں زکوٰۃ دینے والے مائل بہ کرم خیرات کی آبشاریں لے کر نکلتے ہیں تو دامن کُشا سائل بھی دکھائی نہیں دیتا۔ جس میں آنچلوں کو وطن کے مقدس پرچم جیسا وقار اور تقدس ملتا ہے۔ یہی انقلابِ مصطفوی کے خدوخال ہیں جو زندگی کی ضرورت اور وقت کی آواز ہیں اور انشاء اللہ پاکستان کے اُداس ماتھے پر انقلاب کا سہرہ ضرور سجے گا۔

مجھے حضرت نعمت اللہ شاہ ولیؒ کی اس خطۂ پاک کے بارے میں، کہ ابھی اس کے وجود کا تصور تک نہ تھا، آٹھ سو سال پہلے کی دی ہوئی خوشخبری اور بشارت بہت حوصلہ دیتی رہتی ہے۔

Marfat.com

بر مومنانِ غربی شُد فضلِ حق ہویدا
آ ید بدستِ ایشا مردانِ کاروانہ

"کہ غربی (مغربی پاکستان) پر اللہ کا ایک خاص فضل ظاہر ہو گا اور اُس کے ہاتھ کام چلانے والے آدمی آ جائیں گے۔"

اے اہلِ وطن! اٹھو اس خوشخبری کا حصہ بننے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ ظلمتیں ہارنے اور حق اپنی تمام تر جلوہ سامانیوں کے ساتھ نزول فرمانے والا ہے۔ ایسا ہونا تو ہے، ہم نہ ہوئے تو اور سہی! تو کیوں نہ اس سعادت سے ہم ہی بہرہ مند ہوں۔ جو یہ سعادتیں سمیٹ لیں گے وہی دنیا و آخرت میں سرخرو ہوں گے۔ بدخواہی کرنے والوں کا انجام نہ پہلے اچھا ہوا ہے نہ بعد میں ہو گا۔ بقول اشفاق احمد مرحوم، یہ پاکستان حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کی مثل ہے، جو اس سے بُرا کرے گا قدرت کے انتقام اور گرفت سے بچ نہیں سکے گا۔

پاکستان کو دولخت کرنے والے سیاسی کردار غیر فطری موت مرے۔ دنیا میں اور ممالک میں بھی شکست و ریخت ہوئی اور وہ ٹوٹے۔ گورباچوف نے روس کا شیرازہ منتشر کر دیا مگر ان میں کبھی کوئی غیر فطری موت نہیں مرا۔ پاکستان کو توڑنے والے تین مختلف ممالک کے حکمران تھے اور ان کا انجام ایک جیسا ہوا۔ تینوں ملکوں میں تینوں کا ایک سا انجام قدرت کی طرف سے سزا کا اشارہ نہیں تو اور کیا ہے۔ ایک فوجی کردار قید و بند اور نظر بندی کی سزا کے

Marfat.com

دوران نفرت اور لعنت کا نشانہ بن کر واصل جہنم ہوا۔ اُسے جس فوجی جرنل اور گورنر نے فوجی اعزاز کے ساتھ دفنایا وہ خود بھی قتل ہو گیا۔ دُنیا کے نقشے پر لیلۃ القدر کی مقدس رات میں اس کا ظہور اور جنم، اس میں کوئی راز تو ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پھر یہ ٹوٹا کیوں؟ آئیے اس سوال کا جواب اور آٹھ سو سال پہلے بیان کردہ اس کے چیدہ چیدہ اسباب، حضرت نعمت اللہ شاہ ولیؒ کی فراستِ مومنانہ کے دریچوں میں جھانک کر جانتے ہیں۔ فرماتے ہیں:

تقسیم ہند گردد در دو حصص ہویدا
آشوب و رنج پیدا از فکر و از بہانہ

کہ ہندوستان دو حصوں میں تقسیم ہو جائے گا، مکر و فریب سے آشوب اور رنج ظاہر ہو گا اور اُس کے بعد

بہ تاج بادشاہا شاہی کنند نادا
اجراء کنند فرما فی الجملہ مہملانہ

کہ نادان بادشاہ بے تاج بادشاہی کریں گے اور نہ جانتے ہوئے اپنے فرمان جاری کریں گے جو فی الجملہ مہمل ہوں گے۔

از رشوت تساہل دانستہ از تغافل
تاویل یاب باشد احکام خسروانہ

Marfat.com

رشوت لے کر سستی کریں گے، جان بوجھ کر غفلت کریں گے، شاہی احکام کو بدل دیا کریں گے۔

عالم ز علم نالا دانا ز فهم گریا
نادا بہ رقص عریا مصروف والهانہ

عالم اپنے علم پر گریہ و زاری کریں گے، دانا لوگ اپنے فہم پر روئیں گے، نادان لوگ عریاں ناچ گانوں میں دیوانہ وار مصروف ہوں گے۔

آ مفتیانِ گمراہ فتویٰ دهند بہ جا
در حق بیان شرع سازند بس بهانہ

گمراہ مفتی بے جا فتوی دیا کریں گے، بیانِ شریعت کے حق میں بہت بہانہ سازی کریں گے۔

فاسق کند بزرگی بر قوم از سترگی
پس خانہ اش بزرگی خواهد شود ویرانہ

فاسق لوگ اپنی قوم پر بڑی صفائی سے لیڈر بن جائیں گے، پھر اُس کے بزرگ گھر میں ویرانی ظاہر ہو گی۔

بینی تو پند معروف پنہا شود در عالم
سازند حیلہ افسو نامش نهند نظامہ

Marfat.com

بھلے کام کرنے کی نصیحت دنیا میں چھپ جائے گی، فریب اور افسوں سازی کر کے اُس کا نظامِ حکومت قرار دے دیں گے۔

از اہلِ حق نہ بینی در آزما کسہ را
دزدان و رہزنِ را بر سر نہند عمامہ

تو اُس وقت کسی اہلِ حق کو نہیں دیکھے گا، لوگ چوروں اور ڈاکوؤں کے سر پر دستار رکھیں گے۔

اس طرح دیگر اشعار میں انفرادی اور اجتماعی خبائث کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ شفقت، سرد مہری اور تعظیم دلیری میں تبدیل ہو جائے گی۔ امت سے مجرمانہ اور عاصیانہ افعال سرزد ہوں گے۔ فسق و فجور کی کثرت ہو گی۔ حلال و حرام کی تمیز ختم ہو جائے گی۔ نفرت کا ظہور ہو گا۔ قاضی لوگ جہالتوں کی مسند پر متمکن اور بڑے بڑے علم والے لوگ بہانہ سازی سے لوگوں سے رشوت لیں گے۔ پھر 1965ء کی جنگ اور نصرتِ الٰہی کا ذکر مگر اس کے باوجود اعمالِ بد کا سلسلہ جاری و ساری رہنے کی بدولت ان بداعمالیوں کے نتیجے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ پھر

قہر عظیم آید بہر سزا کہ شاید
آخر خدا بہ سازد یک حکم قاتلانہ

آخر ایک بہت بڑا قہر آئے گا جو سزا کے لئے سزاوار ہو گا اور پھر

Marfat.com

ذاتِ باری تعالیٰ ایک قاتلانہ حکم جاری فرمائیں گے۔

قیامِ پاکستان کی جدوجہد میں خدا سے کئے ہوئے وعدے کو بھول کر انفرادی اور اجتماعی طور پر قومی دھارے کے منفی ڈگر پر چلنے کے باعث پھر یہ قاتلانہ حکم آیا اور یہ پاکستان دولخت ہوگیا۔ قدرت کسی کا برا نہیں چاہتی مگر کوئی زہر کھانا چاہے تو ہاتھ بھی نہیں پکڑتی، کوئی خودکشی کرنا چاہے تو پابہ زنجیر بھی نہیں کرتی۔ اب لمحۂ فکریہ یہ ہے کہ ڈگر تو ہماری آج بھی وہی بلکہ ماضی سے بھی بدتر ہے اور اگر آج رہا سہا پاکستان اپنوں اور غیروں کی تمام تر ریشہ دوانیوں کے باوجود جو زندہ اور سلامت ہے تو یہ صرف خدا کے فضل کا کرشمہ ہے۔ ہماری طرف سے اسے صفحۂ ہستی سے مٹا دینے میں تو آج بھی کوئی کمی نہیں۔ عمل، وطیرے اور طریقے تباہ کن ہیں، مگر شاید اُسے اِس کا سلامت رکھنا منظور ہے۔

آج پاکستان تو سلامت ہے مگر عذاب کی نوعیت بدل گئی کہ اب پاکستانی سلامت نہیں۔ اُس ذات کے ساتھ کئے ہوئے عہد کو بھلا کر خود کو اور ملکی نظام کو اپنی اپنی روش پر چلانے کے باعث ذلتیں مقدر اور عذاب مستحکم ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اُس سے بدعہدی، ہماری بدعملی، مجرمانہ انفرادی اور اجتماعی غفلت ہی کا نتیجہ ہیں یہ سفیرانِ عذاب حکمران۔ ان کا جبر اور بے حسی یہ لوڈ شیڈنگ، مہنگائی، بے روزگاری، جہالت، بھوک، افلاس، عدم انصاف، محرومی، عزتِ نفس کی پامالی، اقوامِ عالم میں بے وقاری، قتل و غارت، دہشت گردی، یہ ناکے، یہ

Marfat.com

ڈاکے، یہ فاقے، یہ دھماکے، عدم تحفظ، فرقہ واریت کی آگ، یہ خدشوں میں گھرے قیام، خوف زدہ رکوع، لہولہو سجدے، یہ افتراق، یہ انتشار، یہ جھگڑے، یہ دنگے، یہ فساد۔

یہ نگری دہشت والوں کی، یہ دیس نہیں مجبوروں کا
جہاں ذلت ہے ناداروں کی، جہاں غلبہ ہے ناسوروں کا
یہاں سکہ جھوٹ کا چلتا ہے، سچ کی کوئی پہچان نہیں
جو خواب تھا لاکھوں آنکھوں کا، یہ وہ تو پاکستان نہیں!

آیئے اس مظلوم پر رحم کریں، اسے پیار کریں جس نے زخمی زخمی ہو کر بھی ہمیں اپنی آغوش میں لے رکھا ہے۔ کبھی تھکن سے چور، زخموں سے نڈھال لہو لہو ماں کو بچہ گود میں لے کر پیار کر کے اور دودھ پلاتے دیکھا ہے؟ نہیں دیکھا تو پاکستان کو دیکھ لو۔ دھرتی کے فرزندو! اپنی اس دھرتی ماں کو دیکھ لو۔ اسے جرعہ جرعہ خون پیتے اِس ظالمانہ نظام اور اس نظام کے درندے محافظوں کے خنجروں سے بچا لو، اسے بیداریٔ شعور کا مرہم دو اور اس کے ننگے سر پر مصطفوی انقلاب کی چادر دو۔

پاکستان کی طرح خدا کے وعدے بھی سلامت ہیں۔ یہ ہم پر منحصر ہے کہ کب ہم اُٹھتے اور ظلمتوں کے پردے چاک کرتے ہیں۔ اُس کے وعدے تو ہیں مگر اُن کا ظہور تب ہو گا جب قوم خود کو بدلے گی۔ من حیث القوم اگر ہمارے

Marfat.com

پچھن یہی رہے تو پھر ہم نہیں آئندہ نسلوں سے جذبوں سے مزین بانکے سجیلے اُٹھیں گے اور اِسے تعمیر سے لے کر تکمیل تک کی منزل سے آشنا کر کے رہیں گے اور جب تک ہم اس ظالمانہ اور استحصالی نظام کو مضبوطی اور استحکام فراہم کرتے رہیں گے ہم خود بھی ظالم کہلاتے رہیں گے اور یقین رکھو، ظالموں پر خدا کے فضل ظاہر نہیں ہوا کرتے۔

ہمیں خدا نے اپنی رسی کو مضبوطی سے تھامنے کا حکم دیا تھا مگر کہیں ایسا تو نہیں؟ کہ ہم نے اُس کی دراز رسی کو تھام لیا ہو۔ شائد یہ وقت ہمارے لئے وقت ہی نہ ہو صرف ایک مہلت ہو، وقت اور مہلت میں فرق ہوتا ہے۔ جب وقت ختم ہو جاتا ہے تو مہلت شروع ہو جاتی ہے۔

رات کے اس آخری پہر سبک سبک چلتے اور صفحہ قرطاس پر اشک بکھیرتے ہوئے اپنے اس قلم کی رگوں میں گردش کرتے دو آخری پیغام نظر کرنا چاہتا ہوں، ایک اربابِ اختیار حکمرانوں اور متلاشیانِ اقتدار زور آزماؤں کے نام کہ سو سو برس کا سامان سمیٹنے اور پل کی خبر بھی نہ رکھنے والے منہ زور گھوڑو! ہر راستہ ایوان کی طرف نہیں جاتا، کوئی راستہ قبرستان کی طرف بھی جاتا ہے۔ مظلوم مرتا ہے تو موت ظالم کو بھی آتی ہے۔ قبروں کی دیواریں، وحشتیں، ظلمتیں، حسرتیں، ندامتیں، شامتیں، آفتیں، حدتیں، شدتیں تمہیں بھی صدا دے رہی ہیں۔ اس راستے پر دو قدم چل کے تمہارے بانی بھی فانی ہو گئے۔ تمہیں بھی گزری اور بھولی

Marfat.com

بسری کہانی بننے میں وقت نہیں لگے گا۔ لذتیں ختم ہو جاتی ہیں، گناہ باقی رہ جاتے ہیں۔ عیاشیاں دم توڑ جاتی ہیں اور حساب زندہ رہتے ہیں۔ یہ سوٹ، یہ ٹائیاں، یہ طنطنے، یہ طمطراق، یہ پروٹوکول، یہ چونچلے، یہ دبدبے، یہ غلغلے، یہ نعرے، یہ لشکارے، یہ چمکارے، یہ ٹھمک ٹھمک چالیں، یہ دھمالیں، یہ غرور، یہ فتور، یہ تکبر، یہ انائیں، یہ عشوہ طرازیاں، یہ زبان درازیاں

ہر چیز دھری رہ جائے گی، جب آن بجے گا نقارہ

پھر قبر کا استقبال دیکھ کر یہاں کے استقبال بھول جاؤ گے۔ ہر مظلوم کی پکار، بے بسی اور ذلت قبر کے اندر تک جائے گی تمہارے ساتھ اور خدائی گرفت کی ہمنوا ہو کر پکار اُٹھے گی کہ زباں کھول اور اب ـ ''بول مٹی دیا باویا''۔ اب بھی وقت ہے زندگی بچی ہے تو ازالوں کے مواقع بھی زندہ ہیں۔ وگرنہ بقول ''پگھل جائیں گی زنجیریں''

غاصبو، ظالمو، مے کشو، قاتلو
تم سے پہلے بھی فرعون آتے رہے
تم سے پہلے بھی سرکش ہیں گزرے بہت
جو زمانے میں طوفاں اُٹھاتے رہے

Marfat.com

آج اُن کا نشاں تک بھی ملتا نہیں،
اُن کی سطوت زمیں میں دبا دی گئی
دھجیاں اُڑ گئیں اُن کے اجسام کی،
تمکنت کی عمارت گرا دی گئی

دھر میں ایک دن تم بھی مٹ جاؤ گے،
وقت تم کو کچل کے گزر جائے گا
کچھ گڑھے ہوں گے اور اُن میں کچھ ہڈیاں،
دبدبہ خاک بن کر بکھر جائے گا

یہ پیام تو تھا مخدوموں کے نام۔ اور آخری پیغام، محکوموں کے نام،

کہ بہت سا وقت انہی اندھیروں میں کٹ گیا ہے بلکہ بہت کچھ کاٹ گیا ہے۔ اب وقت ہے اٹھو اور وطن عزیز کی مٹی سے پھوٹنے والی اُس روشنی اور مینارۂ نور پہ نظریں جما لو جو حالات کی ضرورت بھی ہے اور وقت کا تقاضا بھی، جو زخموں کا مرہم بھی ہے اور دکھوں کا مداوا بھی، جو علم کا شہباز بھی ہے اور فکر کی پرواز بھی۔ احساس درد اور محبت کی سوندھی سوندھی مٹی سے گندھا ہوا وہ پیکرِ دلنواز جس سعادت مند کے من میں اُتر جائے اُسی کی رواں رواں پکار اُٹھے

Marfat.com

بھانویں سوہنے ملن ہزاراں
اساں نئیں یار وٹاناں

اینٹوں، بجریوں اور پتھروں کے پیچھے زندگیاں تیاگ دینے والو! اس گوہرِ انمول کی شعاعوں میں ڈوب کر تو دیکھو، زندگی کا کھویا ہوا سرا ہاتھ نہ آئے تو کہنا، جس کے اشک تمہارے دل اور گھر ہی نہیں تمہاری قبریں بھی منور کرنے کے لئے خدا کے حضور سجدہ ریز رہتے ہیں۔ وہ قائد، عظیم قائد

جو بولے تو اسرار کھلیں
یاقوتوں کے بازار کھلیں
پھر لفظوں کے دربار کھلیں
پھر معنوں کے انبار کھلیں
کئی بند درِ افکار کھلیں
ہاں جب یہ لبِ اظہار کھلیں
پھر جذبے موتی چنتے ہیں
پھر خار بھی ریشم بنتے ہیں
خود نغمے بھی سر دھنتے ہیں
جسے بیٹھ کبوتر سنتے ہیں

جس کے نعرۂ مستانہ میں تاریک اور بہیمانہ طلسم کو پاش پاش کرنے کی

Marfat.com

جرأت بھی ہے اور صلاحیت بھی۔ آ یئے اُس کا علم تھامیں جسے دنیا قائدِ انقلاب پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے نام سے جانتی ہے۔ کب تک بے یقینی، نا امیدی اور گرد سے اٹے ہوئے دھواں دھواں راستوں میں لہراتے ہوئے تاریک اور موہوم سایوں کے پیچھے بھاگتے رہو گے۔ آزمائے ہوؤں کو آزما آزما کر کب تک اپنا اور اپنی نسلوں کی تمناؤں کا لہو کرتے رہو گے۔ کب تک بھٹکو گے اُن راہوں پر کہ جن کی کوئی منزل ہی نہیں، کب تک محرومیوں کی فصلیں بونے والے اُن ہاتھوں کو مضبوط کرو گے کہ جن کی لکیروں میں تمہارے مقدر کی درخشانی اور جمہور کی سلطانی نام کی کوئی لکیر نہیں۔ میرا احساس پاکستان کے کونے کونے سے اُٹھتی ہوئی ایک ہی صدا اور ایک ہی گونج کو خوشبو بن کر بکھرتا، مہکتا، مہکاتا اور دھرتی کی مشامِ جاں کو معطر کرتا ہوا محسوس کر رہا ہے کہ ''جیوے جیوے طاہر جیوے''۔ شالا تیری خیر ہو میرے قائد۔ اور بقول ''نوائے انقلاب'' انشاء اللہ

میرے قائد! تجھے تاریخ سلامی دے گی
آبرو خاک میں بد خواہ کی رُل جائے گی
وہ حقیقت جو نگاہوں سے ابھی اوجھل ہے
وقت آیا تو ہر شخص پہ کھل جائے گی

Marfat.com

میرے عزیز قارئین! ''ہر شہر میں جنگل پھیل گیا'' سے لے کر ''پرچم بلند رکھنا'' تک کی طویل غیر حاضری پر معذرت۔ انسانی احساسات پر ماحول کا اثر ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ قیام اب چونکہ مستقلاً انگلینڈ میں ہے اور وہاں احساس کو چھلنی کرنے والے مناظر عموماً دیکھنے کو نہیں ملتے۔ نہ وہاں حکمرانوں کی چیرہ دستیاں، نہ نوکر شاہی کے مضموم ہتھکنڈے، نہ قانون اور ضابطوں کی اُڑتی ہوئی دھجیاں، نہ بے گناہوں پر تھانوں کی یلغار، نہ گھر سے نکلتے ہوئے جانوں کا نقصان، نہ اغواء برائے تاوان، نہ کسی جاگیر دار کا قہر، نہ کسی وڈیرے کا جبر، نہ جوان اولاد کے قتل پر بین کرتی ہوئی کوئی مائی، نہ سرِ عام غنڈوں میں پھنسی ہوئی کوئی ''رضیہ''، نہ لوڈ شیڈنگ، گیس، مہنگائی، بیروزگاری، ناانصافی اور معاشرتی جبر سے ستائی، چیختی، چنگھاڑتی، بلکتی اور روتی عوام کے سڑکوں پر احتجاج کا پھٹتا ہوا آتش فشاں اور پھیلتا ہوا لاوا۔

اس ٹھہری، پرُ سکوت سی زندگی میں کوئی خاص محرک نہ ہو تو قلم بھی سکوت میں چلا جاتا ہے۔ اور کچھ ذمہ داریوں کی نوعیت اور سانچہ بھی ایسا ہوتا ہے کہ بندے کا پورا ڈھانچہ ہی بدل کر رکھ دیتا ہے۔ مگر پاکستان ایئر پورٹ پہ قدم رکھتے ہی رُکی ہوئی فلم پھر سے چلنا شروع ہو جاتی ہے اور ایک نقطہ دھڑام سے نیچے آ گرتا ہے اور پھر ہر منظر فلم سے قلم بن جاتا ہے۔ پاکستان میں

Marfat.com

اس بار چند ماہ قیام کے دوران پچھلے پانچ ماہ میں ایک سو اٹھارہ پروگرامز میں جانا ہوا اور اکثر مقامات پر پہلا سوال ہی یہی ہوا کہ نیا مجموعہ؟ سو پچھلے تین ماہ کی کاوش ''پرچم بلند رکھنا'' کی صورت میں قبول فرمائیے۔ اسیؔ فیصد کتاب دورانِ سفر ہی لکھی ہے۔ عجیب مرحلوں سے گزرا ہوں، نجانے کتنے مقام ایسے آئے کہ پلکیں بھیگی ہوئی ہیں اور قلم چل رہا ہے۔ نجانے کتنی ہی تپتی ہوئی بھٹیوں سے گزرتا ہے یہ احساس اور تب کوئی کلام آپ کی نظرنوازی کی سعادت حاصل کرتا ہے۔

شکر ہے قلم کی قسم اٹھانے والے پروردگار کا! کہ آپ کے ہاتھ اور توجہ اب اس کتاب کی زینت ہیں۔ کہیں کہیں لہجہ کافی سخت ہو گیا ہے مگر جتنا کرب ہے اندر، اُتنا نہیں۔ مجھے اُمیدِ واثق ہے کہ میرا قائد میرے سمیت پوری قوم کی روحوں سے مصطفوی انقلاب بپا کر کے کرب اور اذیت کا یہ کانٹا ضرور نکالے گا۔ اسی بے مثال قیادت کے سائے میں

یقیں ہے ظلمتوں کی اس رَوش نے ہار جانا ہے
جہاں صبحوں کا ڈیرا ہے ہمیں اُس پار جانا ہے

بس اعتماد، یقین اور جذبے سے چلتے رہیں، بڑھتے رہیں آگے ہی آگے اور روح روح بیداریٔ شعور اور فکرِ انقلاب کی خوشبو سے معطر کرتے

Marfat.com

ہوئے اس پیغام کو دھڑکن دھڑکن تک پہنچانے کا فریضہ ادا کرتے رہیں کہ آنے والا دور مصطفوی انقلاب کی جھلملاتی ہوئی روشنیوں سے وطن کے در و دیوار جگمگا دینے کا دور ہے۔

وہ دیکھ چراغوں کے شعلے منزل سے اشارہ کرتے ہیں
تو ہمت ہارے جاتا ہے، ہمت کہیں ہارا کرتے ہیں؟

اللہ حافظ

انوار المصطفیٰ ہمدمی

12.08.2012

Pakistan: 0332-0440170

England: 0044-7440387360

Marfat.com

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ

زندگی کو قریۂ دل کا پتا دیتا ہے وہ
بند دروازوں میں سانسوں کو ہوا دیتا ہے وہ

وہ جو چاہے تو کفِ صحرا پہ بھی رکھ دے گلاب
آبشاریں پتھروں سے بھی بہا دیتا ہے وہ

آندھیاں بھی سر جھکا دیتی ہیں اُن کے روبرو
وقت کی ظلمت میں جو شمعیں جلا دیتا ہے وہ

اُس کی جانب صدقِ دل سے جو بڑھے اس کے لئے
آگ میں بھی گل فشاں رستہ بنا دیتا ہے وہ

دے کے ہم کو یاعبادی کی صدائے دلنواز
آیۂ لاتقنطوا سے حوصلہ دیتا ہے وہ

ڈھال کر اشک ندامت میں گناہوں کا دھواں
پھر خطاؤں پر وہی پانی بہا دیتا ہے وہ

Marfat.com

مہرباں ایسا کہ سب کچھ دیکھتا ہے وہ مگر
جرم اوروں کی نگاہوں سے چھپا دیتا ہے وہ

ممتحن ایسا کہ خود ہی امتحاں سے پیشتر
سلسلہ سارے سوالوں کا بتا دیتا ہے وہ

بجھتی آنکھوں میں جلاتا ہے امیدوں کے دیئے
ظلمتِ شب کو ستاروں کی ردا دیتا ہے وہ

وسعتیں دستِ عطا کی کیا کہوں انوارؔ میں
اپنے سائل کو طلب سے بھی سوا دیتا ہے وہ

Marfat.com

جگ کا اُجالا آ گیا

سوچو تو کیسا تھا سماں!
سر پر دکھوں کی گٹھڑیاں
قدموں سے لپٹی بیڑیاں
کانٹوں سے بھرتی جھولیاں
قسمت سے خالی مٹھیاں
دھرتی پہ خوں کی سرخیاں
گھر گھر میں رقصاں بجلیاں
روحوں سے اُٹھتی ہچکیاں
اشکوں میں لپٹی سسکیاں
خوابوں کی اُڑتی دھجیاں
سانسوں میں ڈوبی تلخیاں
سوچوں میں ڈھلتی پستیاں
آنکھوں میں گڑتی سولیاں
صدموں کی کالی آندھیاں
یوں ہی یہ جیون تھا رواں
پھر بے بسی کو ملی زباں

Marfat.com

کی اُس نے یوں آہ و فغاں
سُن سُن اے ربِّ دو جہاں

مجھے ظلمتوں سے نکال دے
کسی صبحِ نو کا جمال دے
کوئی جام ایسا اُچھال دے
میری زندگی جو سنبھال دے
میرے دل کو رقصِ غزال دے
میری دھڑکنوں کو دھمال دے
مجھے جلترنگ میں ڈھال دے
مجھے قربتوں کا کمال دے
میری فرقتوں کو وصال دے
میری بے حسی کو زوال دے
میری تیرگی کو اُجال دے
مجھے پھر سے عزمِ نہال دے
میری گدڑیوں کو بھی لال دے

Marfat.com

میری سوچ سے وہ دھنک اُٹھے
میرا لمحہ لمحہ چمک اُٹھے
میری سانس سانس مہک اُٹھے
میری ڈال ڈال لہک اُٹھے
میری بوند بوند چہک اُٹھے
میری روح سے نہ کسک اُٹھے
کوئی آگ پھر نہ بھڑک اُٹھے
میری آرزو نہ دہک اُٹھے
میری آنکھ پھر نہ چھلک اُٹھے
جو نگاہ سوئے فلک اُٹھے
میری آہ عرش تلک اُٹھے

یہ جفا کا دور فتن فتن
یہ فضا میں پھیلی گھٹن گھٹن
عجب اضطراب پَون پَون
ذرا دیکھ تشنہ دہن دہن!
یہ ہلاکتوں کی گھٹن گھٹن!

Marfat.com

ہوئی شورشوں کی دھنن دھنن
بجیں تیغ و تیر چھنن چھنن
ہوئے زرد زرد سمن سمن
کہ خزاں خزاں ہے چمن چمن
یہ سخن سخن میں چبھن چبھن
یہ چبھن چبھن میں اگن اگن
یہ اگن اگن میں بدن بدن
یہ بدن بدن میں جلن جلن
یہ تعصبات وطن وطن
ہوئی زخم زخم کرن کرن

یہ سُنا جو کرب کا ماجرا
سرِ آسماں کوئی در کھلا
چلی جنتوں سے حسیں صبا
لئے رحمتوں سے بھری گھٹا
یہ فلک سے آنے لگی صدا
ارے کون تھا محوِ دعا !!!

Marfat.com

سُن سُن یہ مژدہ جاں فزا
ہاں مرحبا صد مرحبا!
لو آرہے ہیں مصطفیٰ!
وہ خوش نما وہ دلربا!
شمسُ الضحیٰ بدرُ الدّجیٰ
صدرُ العلیٰ نُورُ الھدیٰ
کعبے خوشی سے جھوم جا
جبریل تُو جھنڈے لگا
سن عزرائیل اب فیصلہ
مت بانٹنا اِس شب قضا
تم بھی پڑھو ارض و سماء
صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ

یہ بت اُجالو! توڑ دو
ہر شرک کا سر پھوڑ دو
حق سے تعلّق جوڑ دو
دھارے جہاں کے موڑ دو

Marfat.com

دھرتی پہ کرنیں اوڑھ دو
ظلمات رستہ چھوڑ دو
پھولو! لٹا دو نکہتیں!
بانٹو فرشتو راحتیں!
بڑھ کے سجا دو جنتیں
دھرتی کو دے دو رفعتیں
حورو پہن لو خلعتیں
تارو! یہ چھوڑو خلوتیں
مکّے میں کر دو جلوتیں
شعلو بجھا دو حدّتیں
لہرو ڈبو دو شدّتیں
لوگو! جھکا دو گردنیں

اری کائنات سنبھل سنبھل
اے نظامِ کہنہ بدل بدل
یہ پکارتا تھا عمل عمل
اری تیرگی تو نکل نکل

Marfat.com

وہ جو زندگی تھی خجل خجل
گیا وقت جس کو مسل مسل
وہ مہک رہی تھی کنول کنول
اری موج موج اُچھل اُچھل
اے صبا خوشی سے مچل مچل
یہ ہوا ہے کیسا ادل بدل
گئے ظلم سارے دہل دہل

اب وقت ہے میلاد کا
مخلوق کی امداد کا
حق ہے دلِ ناشاد کا
ہر خانماں برباد کا
سننا دبی فریاد کا
ہنسنا لبِ آزاد کا
ہو خاتمہ الحاد کا
ظلمت کی اس رو داد کا
ہر جبر و استبداد کا

Marfat.com

دھرتی کے ہر صیّاد کا
بوجہل اور شدّاد کا
ہر پیکرِ اضداد کا

والفجر کی لاٹیں لئے
واللیل کی زلفیں لئے
مازاغ کی آنکھیں لئے
اسراء کی معراجیں لئے
میثاق کی شانیں لئے
والنجم کی کرنیں لئے
قوسین کی باہیں لئے
اُسوہ کی قندیلیں لئے
رحمت کی وہ موجیں لئے
طٰہٰ کی تنویریں لئے
جگ کا اُجالا آ گیا!
حق کا سنبھالا آ گیا!
نازوں کا پالا آ گیا!

Marfat.com

رحمت میں ڈھالا آگیا
رب کا حوالہ آگیا!
سوچوں سے بالا آگیا
ہاں کملی والاؐ آگیا!

آدمؑ کی عظمت اس میں ہے
سلماںؑ کی شوکت اس میں ہے
موسیٰؑ کی شدت اس میں ہے
یوسفؑ کی زینت اس میں ہے
یحییٰؑ کی عصمت اس میں ہے
عیسیٰؑ کی رفعت اس میں ہے
صالحؑ کی حکمت اس میں ہے
یوشعؑ کی جرأت اس میں ہے

آمد سے جس کی پیشتر
دی انبیاء نے یہ خبر
بجنے ہی والا ہے گجر
اک دیدہ ور اک معتبر

Marfat.com

آئے گا وہ خیر البشر
لائے گا وہ نورِ سحر!
کاٹے گا ظلمت کا جگر
ہو جائے گا گل، ہر شرر
جب بھی کرے گا رخ جدھر
جائیں گی خوشبوئیں اُدھر
مہکے گی ہر اک رہگذر
اے انتظارِ چشمِ تر
کر کے وہ صدیوں کا سفر
آیا ہے میرا چارہ گر
صدقے مری جان و نظر
تجھ پر فِدا لعل و گہر
شجرِ نبوّت کے ثمر
اے مہہ جبیں رشکِ قمر

ہر ہر نگر منکر ترا
جلتا ہے تو جلتا رہے

Marfat.com

شعلہ کدورت کا کوئی
پلتا ہے تو پلتا رہے
غیض و غضب میں ہاتھ وہ
ملتا ہے تو ملتا رہے
فتویٰ غلاموں پر ترے
چلتا ہے تو چلتا رہے
سورج ہماری عمر کا!
ڈھلتا ہے تو ڈھلتا رہے

ہم تو مر کر بھی یہ تیرے
گیت گاتے جائیں گے
قافلہ یہ عشق کا!
دم دم چلاتے جائیں گے
دنیا کو تیرے پیار کے
نغمے سناتے جائیں گے
ہم وفاؤں کے دیئے!
یوں ہی جلاتے جائیں گے
راستے گلیاں سدا

Marfat.com

یوں جگمگاتے جائیں گے
یارسول اللہ کے!
ڈنکے بجاتے جائیں گے
آقا! ترے میلاد کی
دھومیں مچاتے جائیں گے

Marfat.com

آمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اذانیں تھیں نہ تکبیریں
محرّر تھا نہ تحریریں
مقرّر تھا نہ تقریریں
مفسّر تھا نہ تفسیریں
مُعبّر تھا نہ تعبیریں
مصوّر تھا نہ تصویریں
مقدّر تھا نہ تقدیریں
مُدبّر تھا نہ تدبیریں
خطائیں تھیں نہ تقصیریں
سزائیں تھیں نہ تعزیریں

نہ دریا کی روانی تھی
نہ صحرا کی گرانی تھی
نہ جذبوں کی جوانی تھی
نہ اگلوں کی کہانی تھی

Marfat.com

نہ پچھلوں کی نشانی تھی
نہ کوئی رُت سُہانی تھی
نہ گل نہ گل فشانی تھی
ملن تھا نہ جدائی تھی
نہ کوئی خوشنمائی تھی
فلک تھے نہ خدائی تھی
مَلک نہ پیشوائی تھی
نہ کوئی خوش نوائی تھی
نہ کوئی رہنمائی تھی
نہ شاہی نہ گدائی تھی
نہ کوئی آشنائی تھی

پھر اپنے نور سے کچھ نور
مٹھی میں لیا رب نے
محمدؐ نام رکھا اور
لقب احمدؐ دیا رب نے

Marfat.com

زمانے بھر کو دینی تھی
اسی سے پھر ضیاء رب نے
چلانا تھا اسی سے پھر
جہاں کا سلسلہ رب نے
بنا کے نور کا پیکر
محبت سے کہا رب نے

نہ ہوگا تجھ سا خلقت میں
تجھے ایسا بناؤں گا
کرے گی رشک جنت بھی
تجھے ایسا سجاؤں گا
بٹھا کر سامنے تجھ کو
میں نبیوں کو دکھاؤں گا
کہوں گا میں تجھے دلبر
تری شانیں بڑھاؤں گا
فلک قدموں تلے رکھ کے
ستاروں کو بچھاؤں گا

Marfat.com

تجھے چمکا کے آدمؑ میں
فرشتوں کو جھکاؤں گا
نہیں تجھ سا زمانے میں
زمانے کو بتاؤں گا!
ترے چہرے، تری زلفوں
کی قسمیں بھی اٹھاؤں گا
تجھے بھیجوں گا دھرتی پہ
زمیں تجھ سے بساؤں گا
جسے اپنا کہے گا تو
اُسے اپنا بناؤں گا
بھڑکتی آگ دوزخ کی
ترے صدقے بجھاؤں گا
جو تیرا بے ادب ہوگا!
قیامت اُس پہ ڈھاؤں گا
مٹانا جو تجھے چاہے
اُسے میں خود مٹاؤں گا

Marfat.com

تمہارے نام کا کلمہ
میں پتھر سے پڑھاؤں گا
بپھرتی آندھیوں میں بھی
دیا تیرا جلاؤں گا!
کسی شب تجھ کو چپکے سے
میں اپنے ہاں بلاؤں گا
سنوں گا تجھ کو خلوت میں
تجھے اپنی سناؤں گا

تمہارا حسن چھلکے گا
ستارے جب بھی چمکیں گے
تری خوشبو ہی پھیلے گی
جہاں جب پھول مہکیں گے
درودوں کی صدا دیں گے
پرندے جب بھی چہکیں گے
فرشتے حسنِ جنت کو
تری راہوں میں چھڑکیں گے

Marfat.com

یہ میرے عرش کے جلوے
تری نعلین چومیں گے
ملائک کے ہجوم آ کر
تری گلیوں میں گھومیں گے

ترے عشّاق خوش ہوں گے
میں جب اعمال تولوں گا!
ترے صدقے گنہگاروں
کے دامن بھی میں دھولوں گا
جو تیرا بے وفا ہوگا!
اُسے راہوں میں رولوں گا
تری پلکوں کی جنبش پر
میں در جنت کے کھولوں گا
کرے گا گفتگو جب تو
زباں سے تیری بولوں گا
ترے لہجے کی نرمی میں
میں اپنے رنگ گھولوں گا

Marfat.com

جو تیری آرزو ہوگی!
اسے تعمیل کردوں گا
مرے پیارے تجھی پر دین
کی تکمیل کردوں گا
ترے اشکوں کا ہر قطرہ
کرم کی جھیل کردوں گا
تری عظمت کی قرآں میں
بیاں تفصیل کر دوں گا
تری تعریف میں ناطق
زبور انجیل کردوں گا
ترے دشمن کے چہرے کو
میں نیل و نیل کردوں گا
جو تیراواسطہ دے گا
میں دکھ تحلیل کردوں گا
ترا نقشِ کفِ پا، نور
کی قندیل کردوں گا

Marfat.com

ترے جلووں کے آگے خم
سرِ جبریل کردوں گا
تو چاہے گا تو قبلہ بھی
وہیں تبدیل کردوں گا

بتاؤ! اُس سا ہے کوئی؟
ہر اِک آواز سے پوچھا
بلندی اُس سی کس میں ہے؟
ہر اک پرواز سے پوچھا
رسولوں میں صدا گونجی
ہر اک ہمراز سے پوچھا
کہاں ہے اُس سا؟ ہر انجام
ہر آغاز سے پوچھا
حسینوں کی مجالس کے
ہر اک ممتاز سے پوچھا
ہر اک تخلیق سے پوچھا
ہر اک اعجاز سے پوچھا

Marfat.com

اُسے بھیجا جو دنیا میں
خدا نے ناز سے پوچھا

بتا جبریل! زلفوں کا
وہ اک اک بال کیسا ہے
اے میکائیل تو بتلا!
یہ خدوخال کیسا ہے
وہ، اسرافیل! اوڑھے
رحمتوں کی شال کیسا ہے
اے عزرائیل کہہ
میلاد کا یہ سال کیسا ہے
بتا جلتی ہوئی دھرتی!
ترا اب حال کیسا ہے؟
بتا کعبے یہ عزت اور
یہ اقبال کیسا ہے؟

Marfat.com

بتا اے حجرِ اسود!
آمنہؓ کا لال کیسا ہے؟
حلیمہؓ تیری ڈاچی کا!
یہ استقبال کیسا ہے
ترے آنگن میں چلتا نور
کی وہ چال کیسا ہے
بتا اے خوش نصیب اُمّت
ترا لجپال کیسا ہے؟

Marfat.com

دعائے پدر

بھیگی پلکیں، شب کا منظر، صحنِ کعبہ اور پدر
امتِ محبوب کے غم میں سلگتا اک جگر
درد میں ڈوبی ہوئی آواز سے لپٹا اثر
ہاتھ اُٹھائے اور یوں گویا ہوا وہ دیدہ ور
اے خدائے ذوالمنن! دے مجھ کو وہ لختِ جگر
پھونک دے دنیا کی اس ظلمت میں جو رنگِ سحر
پھینک دے کاشانۂ باطل میں جو حق کا شرر
وہ چلے تو سارے جذبے ہوں اُسی کے ہم سفر
وہ جو بولے تو گریں ہونٹوں سے حکمت کے گہر
وقت کی مایوسیوں میں دے اُجالوں کی خبر
ٹال دینا جو بھی راہوں میں کہیں اُلجھے بھنور
سوئے طیبہ جارہی ہو اُس کی ہراک رہگذر

Marfat.com

مصطفیؐ کے عشق سے لبریز وہ آواز ہو
روح کی تسکین ہو وہ دھڑکنوں کا ساز ہو
قدسیوں کے سنگ اُڑتی فکر کی پرواز ہو
وقت کے ماتھے پہ روشن اس کا ہرانداز ہو
برکتوں میں اس کا ہر انجام، ہرآغاز ہو
تیرے دیں کا ترجماں، میرے وطن کاناز ہو
سب سے ہو وہ منفرد اورسب سے وہ ممتاز ہو
علم کا دھارا ہو وہ، دانش کا وہ شہباز ہو
شورِ باطل کو وہ لرزاتا ہوا جاں باز ہو
دیدۂ بینا کے بھی اُس پار کا ہمراز ہو

پھر کرم نے دیکھ لی سوئے فلک اُٹھتی نظر
رکھ دیا دستِ دعا میں، دستِ قدرت نے ثمر
وقت آیا تو زمانے بھر میں ظاہر کر دیا
روح سے نکلی صدا کو رب نے "ظاہر" کردیا

Marfat.com

یومِ قائد

(آج کے دن)

کسی در پر بہاروں کا کوئی پیغام لکھا تھا
دعاؤں کی ہتھیلی پر تمہارا نام لکھا تھا

سنا ہے ڈھانپ رکھا تھا تجھے تاروں کی شالوں نے
سنا ہے پہلے چوما تھا ترا ماتھا اُجالوں نے

تری آواز سے نغموں کا جھرنا کوئی پھُوٹا تھا
تسلّط شب کی دیواروں سے خاموشی کا ٹوٹا تھا

سنا ہے تجھ پہ خود قوسِ قزح نے رنگ چھڑکے تھے
سنا ہے قافلے خوشبو کے تیرے گھر میں اترے تھے

سنہرے موسموں کی آہٹیں تھیں دھڑکنیں تیری
خدا رکھے سلامت جانِ جاناں نکہتیں تیری

اتر کے روزنوں سے تجھ کو کرنیں دیکھنے آئیں
ادائیں خود تری معصومیت میں ڈوبنے آئیں

Marfat.com

قبولیت کی ساعت آرزو سے ملنے آئی تھی
سنا ہے صبح تیرے عارضوں پہ کھلنے آئی تھی

تمہاری بند مٹھی میں، سنا ہے قید تھے جگنو
سنا ہے کہکشاؤں کی علامت تھے ترے ابرو

اداسی میں گھرے ماحول کو تُو نے نکھارا تھا
سنا ہے خود بلاؤں نے ترا صدقہ اُتارا تھا

سلامی دی گلابوں کی رتوں نے تیرے ہونٹوں کو
سنا ہے بُو صبا نے پائی، چھو کے تیری سانسوں کو

سنا ہے تیری پہلی نیند کا منظر کچھ ایسا تھا
پروں پر تتلیوں کے تیرا پہلا خواب رکھا تھا

اِسی دن دستِ قدرت نے، کوئی شمع جلائی تھی
سنا ہے زندگی بس، آج کے دن مسکرائی تھی

Marfat.com

یہ صبح کیوں سجی ہے؟

یہ صبح کیوں سجی ہے
کیسی یہ دلکشی ہے
کلیاں چٹخ رہی ہیں
پھولوں میں تازگی ہے
خوشبو کہاں سے آئی
نگہت سی بٹ رہی ہے
ماحول دلربا ہے
لمحوں میں دلبری ہے
بادِ صبا یہ تیرا
کیوں سانس صندلی ہے
سورج سے کچھ زیادہ
جذبوں میں روشنی ہے

Marfat.com

کیسا حسیں سماں ہے
کیسی حسیں گھڑی ہے
ٹھنڈک جگر میں اُتری
احساس شبنمی ہے
پوچھا یہ خود سے میں نے
دھڑکن سی کیوں کھلی ہے؟
دل نے صدا دی پھر آج
انیس فروری ہے

Marfat.com

جس کی گردن نہ باطل کے آگے جھکی

جس کی گردن نہ باطل کے آگے جھکی
جس کی آواز بُنتی رہی روشنی
علم سے جس کے، بٹتی رہی آگہی
فکر سے جس کے تاباں رہی زندگی

جو تقدس کا، عظمت کا مینار ہے
کاروانِ وفا کا جو سالار ہے
بے مثال و جری جس کا کردار ہے
گلشن زندگی کی جو مہکار ہے

Marfat.com

یہ تصوّر، بس اک خوش گمانی نہیں
لفظ میرے فقط مدح خوانی نہیں
یہ حقیقت ہے لوگو! کہانی نہیں
میرے قائد کا کوئی بھی ثانی نہیں

وہ جو بولے تو موتی کئی رول دے
وہ جو بولے تو اسرارِ دیں کھول دے
بزم میں آئے جو، خوشبوؤں کی طرح
ذہن پہ چھائے جو، جادوؤں کی طرح
جو چلے عشق کے ساگروں کی طرح
جو ملے پیار کے، موسموں کی طرح
جو بہے درد کے آنسوؤں کی طرح
جو گرجتا لگے بادلوں کی طرح
جو برستا لگے بارشوں کی طرح
جو کڑکتا لگے بجلیوں کی طرح
جو چمکتا لگے آئینوں کی طرح

Marfat.com

جس کے جذبے، جواں
جس کا لہجہ، اذاں
جس کی آنکھیں، غزل
جس کی باتیں، کنول
جس کے قصے، دھنک
جس کے چرچے، مہک
حلم جس کا محبت کی برسات ہے
علم جس کا محمدؐ کی خیرات ہے

رہبروں، رہنماؤں کا قائد ہے یہ
بے کسوں بے نواؤں کا قائد ہے یہ
دل سے نکلی صداؤں کا قائد ہے یہ
انقلابی اداؤں کا قائد ہے یہ

اک نئے رنگ سے
سینۂ جھنگ سے
ایک پھوٹی سحر
جس نے کاٹا جگر

Marfat.com

کتنی ظلمات کا
ظلم کی رات کا
گونج اٹھو، گونج اٹھو
اے حسیں ولولو!
اب نہ یوں چپ رہو
مِل کے سارے کہو

رہبر و رہنما، طاہر القادری
دلبر و دلربا، طاہر القادری
تیرے دل کی دعا، طاہر القادری
میرے دل کی صدا، طاہر القادری
ہم سفر ہم قدم، طاہر القادری
مصطفیٰؐ کا کرم، طاہر القادری
اِس وطن کا بھرم، طاہر القادری
دم بہ دم دم بہ دم، طاہر القادری

Marfat.com

رُک نہ پائے گا یہ
ظالموں سے کبھی
دب نہ پائے گا یہ
سازشوں سے کبھی
وقت آنے تو دو
دیکھنا پھر یہاں
ہاں جگر ان اندھیروں کا کٹ جائے گا
جو بھی آیا وہ طوفاں پلٹ جائے گا
اس وطن کی فضائیں مہک جائیں گی
فیض عشقِ محمدؐ کا بٹ جائے گا

Marfat.com

سمندر کیسے روکو گے

ہمیں ظالم سے کہنا ہے
لہو تو اپنا گہنا ہے
ہمیں اب چپ نہیں رہنا
ستم کوئی نہیں سہنا
تم اپنا ظلم دکھلاؤ
ہمارے حوصلے دیکھو!
چٹانوں سے کڑے ہیں جو
وہ سارے ولولے دیکھو
پڑھو شعلوں کی تحریریں
پگھل جائیں گی زنجیریں
کڑے تھے راستے لیکن
ہمارے اونچے جذبوں کے
حوالے اب بھی زندہ ہیں
اُجالے اب بھی زندہ ہیں
جیالے اب بھی زندہ ہیں

Marfat.com

اُجالوں سے نہ ٹکرانا
جیالوں سے نہ ٹکرانا
جو نکلو ظلم کرنے تو
کفن بھی ساتھ لے آنا
کناروں سے نکل آئیں
تو دریا رک نہیں سکتے
سمندر کیسے روکو گے؟
دما دم مست کرتے یہ
قلندر کیسے روکو گے
بکھرتے ڈوبتے تنکو
سہارے ڈھونڈتے جاؤ
تمہارے ساتھ ہو گا کیا؟
اب آگے دیکھتے جاؤ

Marfat.com

دشمن کو پہچان

دشمن کو پہچان
اے ارضِ پاکستان
چھوڑ الیکشن کا یہ دھندہ اور نہ ہو ہلکان
دشمن کو پہچان اے ارضِ پاکستان

تیرے اپنے ووٹ کا خنجر
تیرے دل میں اُترے
اپنے ہاتھوں آپ لٹے تو
پھر بھی تو نہ سوچے
جینا ہے تو کردے آج بغاوت کا اعلان
دشمن کو پہچان ، اے ارضِ پاکستان

Marfat.com

جشن منائے جس میں جہالت
روئے علم، شعور!
اس باطل قانون کے بت کو
کر دو چکنا چور!

سرمائے کے ہاتھ سے بڑھ کے چھین لو یہ ایوان
دشمن کو پہچان، اے ارضِ پاکستان

مُٹھی بھر یہ طبقہ ساری
قوم کا خُون نچوڑے
بے تاثیر نظام یہ اس کا
ہاتھ نہ بڑھ کر توڑے

زر والوں کا ملک ہے یہ، بے زر کا قبرستان
دشمن کو پہچان، اے ارضِ پاکستان

Marfat.com

اپنے ووٹ کے ہاتھوں اپنی
نسلیں کب تک مارو گے
مستقبل کی خاطر اپنی
سانسیں کب تک ہارو گے
کب تک ظلم کے ہاتھ میں دو گے خود ہی تیر کمان
دشمن کو پہچان، اے ارضِ پاکستان

کون مسلط کر جاتا ہے؟
ہم پر کالی رات
کون اُچک کر لے جاتا ہے
سورج والی بات
آ کے الیکشن دے جاتا ہے ایک نیا بحران
دشمن کو پہچان، اے ارضِ پاکستان

Marfat.com

قائد اپنا طاہر جس نے
دی ہے یہ آواز
دھرتی کی تقدیر بدلنے
نکلیں گے جاں باز
ایک اُجالا ہے تحریکِ منہاج القرآن
دشمن کو پہچان، اے ارضِ پاکستان

جمہوریّت کے سائے میں
مرتے ہیں جمہور!
ہر ظالم کو طاقت دیں
خود ہو جائیں مجبور
اگلے الیکشن تک روتے ہیں، پھرتے ہیں حیران
دشمن کو پہچان، اے ارضِ پاکستان

مُلک ملا تھا ہم کو اپنا
جب ہم قوم بنے تھے
منزل پائی جب یہ جذبے
مل کر ساتھ چلے تھے

Marfat.com

پھر اُس قوم کو ڈھونڈ رہا ہے آج یہ پاکستان
دشمن کو پہچان، اے ارضِ پاکستان

سیاست، مذہب، ذات، قبیلہ
کتنے اپنے حصے!
بھول بھی جاؤ مُلک کی خاطر
نفرت کے سب قصے!
پارہ پارہ لوگو اب تو ہو جاؤ یکجان
دشمن کو پہچان، اے ارضِ پاکستان

نرم ہوا کے جھونکوں سے
دیواریں کب گرتی ہیں
ساحل کی بس خواہش ہی سے
لہریں کب پھرتی ہیں
ظلم کی ہر یلغار کے آگے بن جاؤ طوفان
دشمن کو پہچان، اے ارضِ پاکستان

Marfat.com

سیاست

ہر وعدہ جھوٹا ہوتا ہے
ہر بات نرالی ہوتی ہے

منشور، ارادے، منصوبے
ہر چیز خیالی ہوتی ہے

اخباروں اور بیانوں میں
ہر جا خوشحالی ہوتی ہے

ہر لیڈر کی چنگھاڑ تلے
مجمعے کی تالی ہوتی ہے

Marfat.com

پھر حالت تالی ماروں کی
بس دیکھنے والی ہوتی ہے

ہر شب اک سپنا بُنتے ہیں
ہر دن پامالی ہوتی ہے

ہونٹوں پہ دعوے ہوتے ہیں
چہروں پہ لالی ہوتی ہے

کہنے کو قصے اُلفت کے
اور دِل میں گالی ہوتی ہے

جذبوں سے خالی لفظوں کی
ہر روز جگالی ہوتی ہے

آئندہ ساتوں نسلوں تک
اولاد سنبھالی ہوتی ہے

Marfat.com

"کھسماں نوں کھانی" قوم کہیں
کسی بھاڑ میں ڈالی ہوتی ہے

کوئی اِن سے پوچھے، قوموں کی
کیسے دلاّلی ہوتی ہے

کبھی دال میں کالا ہوتا تھا
اَب دال ہی کالی ہوتی ہے

Marfat.com

یہ بستی کیسی بستی ہے؟

یہ بستی کیسی بستی ہے
یہاں مستی ہی مستی ہے

کوئی ہے مست طاقت میں
کوئی ہے مست شہرت میں
کوئی ہے مست دولت میں
کوئی ہے مست غربت میں
یہ دھرتی سب پہ ہنستی ہے
یہ بستی کیسی بستی ہے
یہاں مستی ہی مستی ہے

Marfat.com

طمانچے روز لگتے ہیں
مگر یہ اُف نہیں کرتے
یہ مر جاتے ہیں فاقے سے
یہ غیرت سے نہیں مرتے
یہ جابر کی رگوں میں زہر
وحشت کا نہیں بھرتے

مقدس اُس کی ہستی ہے
یہ بستی کیسی بستی ہے
یہاں مستی ہی مستی ہے

یہ کیسی رات ہے جس سے
سحر اب تک نہیں پھوٹی
یہ کیسی نیند ہے جو!
زلزلوں سے بھی نہیں ٹوٹی
نہ جانے کون سی پی لی ہے
اِس نے گھول کر بُوٹی

بندھی قدموں سے پستی ہے
یہ بستی کیسی بستی ہے
یہاں مستی ہی مستی ہے

Marfat.com

دماغوں سے یہ خالی سر
سجائے جائیں تاج ان پر
جنہیں دِکھتا نہ سنتا ہے
کریں گے اب یہ راج ان پر
جسے لایا تھا، بھیجے گا!
یہ لعنت بھی سماج اِن پر

یہ خود ہی خود کو ڈستی ہے
یہ بستی کیسی بستی ہے
یہاں مستی ہی مستی ہے

وطن کی گونجتی چیخیں!
جگا سکتی نہیں ان کو
وہ پتھر ہیں کہ آندھی بھی
ہلا سکتی نہیں ان کو
کوئی تذلیل بھی شاید
اٹھا سکتی نہیں ان کو

یہاں ظلمت برستی ہے
یہ بستی کیسی بستی ہے
یہاں مستی ہی مستی ہے

Marfat.com

اسے اتنا نہیں معلوم
ظالم کتنا بزدل ہے
بس اک یلغار کے اُس پار
اُمیدوں کا ساحل ہے
پگھل سکتی ہیں زنجیریں
مگر یہ اب بھی غافل ہے

جسے منزل ترستی ہے
یہ بستی کیسی بستی ہے
یہاں مستی ہی مستی ہے

عجب ہے بے حسی ان کی
یہ انساں ہیں کہ پتھر ہیں
اندھیروں کے یہ سوداگر
اِسی بستی کے رہبر ہیں
جہاں ہر چیز مہنگی ہے!
رگوں میں سب کی خنجر ہیں

جہاں بس جان سستی ہے
یہ بستی کیسی بستی ہے
یہاں مستی ہی مستی ہے

Marfat.com

قوم کے شکاریو عالمی بھکاریو

قوم کے شکاریو، عالمی بھکاریو!
ذلتوں کی آخری حدوں کی شرمساریو!
راہداریوں میں ملک بیچتے مداریو!
شرم کب کرو گے؟ کب یہ غیرتیں جگاؤ گے؟
ورنہ مر کے اس زمیں سے بوجھ کب ہٹاؤ گے؟

تم کرو تجارتیں، سیاستوں کی آڑ میں
ملک چیختا پھرے، قوم جائے بھاڑ میں
ایک سی ہے زندگی، شہریا اُجاڑ میں
خوف، بھوک، جبر، ظلمتوں سے کب چھڑاؤ گے؟
ورنہ مر کے اس زمیں سے بوجھ کب ہٹاؤ گے؟

Marfat.com

رہبرو! اطاعتِ یزید کر رہے ہو تم
ہم کو دے کے کربلا، عید کر رہے ہو تم
پاک سر زمین کو، پلید کر رہے ہو تم
اس سلگتی ریت پر، فرات کب بہاؤ گے؟
ورنہ مر کے اس زمیں سے بوجھ کب ہٹاؤ گے؟

سوٹ، بوٹ، ٹائیاں، یہ ریلیاں یہ تالیاں
خطاب کی جگالیاں، بھرم کی پائمالیاں
وطن کو کہہ کے ماں تو نوچتے ہو ماں کی لالیاں
کھاؤ گے زمین کا کہ قرض بھی چکاؤ گے؟
ورنہ مر کے اس زمیں سے بوجھ کب ہٹاؤ گے؟

بے بسوں کی سانس میں دراڑ ڈالتے ہو تم
سوچ سوچ نفرتوں کی آگ پالتے ہو تم
تاج و تخت لے کے ہم پہ دُکھ اچھالتے ہو تم
کیا کبھی غریب کی بھی آبرو بڑھاؤ گے؟
ورنہ مر کے اس زمیں سے بوجھ کب ہٹاؤ گے؟

Marfat.com

جب میرا قائد بولتا ہے

اب اپنے دامن پھیلا لو
اے عشقِ نبیؐ کے دیوانو!
گہری خاموش فضاؤں سے
آواز ابھی اک اُبھرے گی
جو روح تلک چھا جائے گی
فیضان نبیؐ کا بٹتا ہے
رب رحمت کے در کھولتا ہے
اک جادو سا چھا جاتا ہے
جب میرا قائد بولتا ہے

یہ قائد میرا قائد ہے!
جو دھڑکن دھڑکن الفت کی
قندیل جلائے رہتا ہے
جو سینہ سینہ طیبہ کی
تصویر سجائے رہتا ہے

Marfat.com

جو بکھری بکھری ظلمت کو
پُر نور اُجالا دیتا ہے
جو لرزاں لرزاں کشتی کو
بڑھ بڑھ کے سنبھالا دیتا ہے
جو عاشق کملی والےؐ کا
جو آقا کا متوالا ہے
یہ دُنیا والے کیا جانیں
اِسے ناز سے کس نے پالا ہے

ہم لوگ بہت خوش قسمت ہیں
جو اپنی اپنی روحوں میں
قندیل جلانے آئے ہیں
کچھ اشک لٹانے آئے ہیں
کچھ درد سنانے آئے ہیں
وہ لوگ حسد جو کرتے ہیں
گر روک سکیں تو روک بھی لیں
پر خوشبو بھی کب رُکتی ہے

Marfat.com

جو آقا آقا بولتے ہیں
وہ طوفاں سے کب ڈولتے ہیں
یہ جذبے بڑھتے جائیں گے
یہ رستے کٹتے جائیں گے
ہر دل کی دھڑکن دھڑکن میں
ہر گھر کے آنگن آنگن میں
ان قریہ قریہ شہروں میں
ہر سوچ سے اُٹھتی لہروں میں
آفاق کی پھیلی ظلمت میں
ہر جانب چھائی وحشت میں
مستقبل کے ایوانوں میں
افکار کے چمنستانوں میں

ہم دیکھیں گے، سب دیکھیں گے
جب باطن ظاہر چمکے گا!
ہاں مشرق مغرب ہر جانب!
جب میرا طاہر چمکے گا!

Marfat.com

یہ نوازشوں میں لپٹے میرے حکمراں نہیں ہیں
میں غریب یہ وڈیرے میرے ترجماں نہیں ہیں

اے وطن کی سرزمیں تو اب اِنہی پہ تنگ ہو جا
تیرے حسن کے لٹیرے، تیرے پاسباں نہیں ہیں

بدلی ہوئی ہواؤ! ان رہبروں سے کہہ دو!
شعلہ فشاں یہ جذبے، اب گل فشاں نہیں ہیں

میرے آنسوؤں کی چیخیں، انہیں کیا سنائی دیں گی
تیرے گھر کے یہ اُجالے، میرے رازداں نہیں ہیں

Marfat.com

میری بے بسی کو مولا! کس جا اماں ملے گی
کالی سیاستوں کے سائے کہاں نہیں ہیں

میں وطن کے زخم چوموں، یہ وطن کا خون بیچیں
ان کے سیہ عزائم، میرے ہم زباں نہیں ہیں

تکنا شعور کی اب، بیداریوں کے منظر
ظاہر وہ ہوں گے طوفاں جو ابھی عیاں نہیں ہیں

تاریخ کے ورق کا، تحریک ہوگی جھومر
قائد ہمارا طاہر، ہم بے نشاں نہیں ہیں

Marfat.com

کہاں گُل دیکھتا ہے جو زمیں میں خار بوتا ہے
ہم اِس کے مستحق ہیں جو ہمارے ساتھ ہوتا ہے

اندھیرے ہم نے پالے ہیں، اُجالے ہم نے ٹھکرائے
سیاہی سے بھرے پیکر، یہ رہبر ہم نے چمکائے
کوئی شیطاں، کوئی شیطاں کا دادا، کوئی پوتا ہے
ہم اس کے مستحق ہیں جو ہمارے ساتھ ہوتا ہے

نہیں اُٹھنا بغاوت کو تو مرجاؤ کہیں جا کر
یہ سہنا روز کی ذلت، یہ جینا روز گھبرا کر
جو بُزدل رہ کے زندہ ہوں مقدر اُن کا سوتا ہے
ہم اس کے مستحق ہیں جو ہمارے ساتھ ہوتا ہے

Marfat.com

عجب سا اک عجوبہ ہیں کہ دُنیا ہم پہ ہنستی ہے
بنائے چور کو رہبر، یہ بستی کیسی بستی ہے
غلاظت سے بھرا پانی، کہاں داغوں کو دھوتا ہے
ہم اس کے مستحق ہیں جو ہمارے ساتھ ہوتا ہے

وفا کا کارکن کو بھی نہیں ملتا صلہ لوگو!
فقط مخصوص لوگوں پر برستی ہے گھٹا لوگو
جو مارے عمر بھر نعرے، وہی چھپ چھپ کے روتا ہے
ہم اس کے مستحق ہیں جو ہمارے ساتھ ہوتا ہے

جنہیں چنتے ہیں، سالوں تک اُنہی سے زخم کھاتے ہیں
تو پھر اگلے الیکشن پر اُنہی کے گیت گاتے ہیں
پرانا ہر مداری پھر نیا نشتر چبھوتا ہے
ہم اس کے مستحق ہیں جو ہمارے ساتھ ہوتا ہے

Marfat.com

جفائیں رقص کرتی ہیں، وفائیں ٹوٹ جاتی ہیں
صدائیں ڈوب جاتی ہیں، گھٹائیں روٹھ جاتی ہیں
یہاں بنتا ہے جو رہبر وہی کشتی ڈبوتا ہے
ہم اس کے مستحق ہیں جو ہمارے ساتھ ہوتا ہے

سیہ باطن کے چہرے کو بہت تابندہ کرتا ہے
ڈبونا ہو جسے یہ ووٹ اُس کو زندہ کرتا ہے
وطن کی سانس میں یہ ووٹ ہی کانٹے پروتا ہے
ہم اس کے مستحق ہیں جو ہمارے ساتھ ہوتا ہے

Marfat.com

حکمرانو!

وطن کے رستوں، ہماری گلیوں میں، کیسی دلدل بچھا رہے ہو
وہ ہم کو پاگل بنا رہا ہے نظام جو تُم بچا رہے ہو
وطن کی تقدیر کو بھی طاغوت کی ہتھیلی پہ رکھنے والو!
وہیں پہ کٹتی ہیں شہ رگیں بھی جہاں پہ گردن جھکا رہے ہو

Marfat.com

یہ وہ تو پاکستان نہیں

تذلیل سہیں گے ہم کب تک
کیوں جینا یہاں آسان نہیں
جو خواب تھا لاکھوں آنکھوں کا
یہ وہ تو پاکستان نہیں

یاں قوم کو بیچنے والے بھی
سونے میں تولے جاتے ہیں
دروازے اُن کی پلکوں کی
جنبش پر کھولے جاتے ہیں
ہم پوچھتے ہیں زر والوں سے
کیا ہم مفلس انسان نہیں؟

جو خواب تھا لاکھوں آنکھوں کا
یہ وہ تو پاکستان نہیں

Marfat.com

دن کاٹ کے ذلّت میں، شب کو
جا گرتے ہیں فٹ پاتھوں پر
کچھ ٹوٹی آس کے ٹکڑے ہیں
کچھ پھوٹے چھالے ہاتھوں پر
جو لوگ وطن کی جان ہیں، کیوں؟
اُن ہی کے بدن میں جان نہیں!

جو خواب تھا لاکھوں آنکھوں کا
یہ وہ تو پاکستان نہیں

یہ نگری دہشت والوں کی!
یہ دیس نہیں مجبوروں کا
جہاں ذلت ہو ناداروں کی
جہاں غلبہ ہو ناسوروں کا
یہاں سکہ جھوٹ کا چلتا ہے
سچ کی کوئی پہچان نہیں

جو خواب تھا لاکھوں آنکھوں کا
یہ وہ تو پاکستان نہیں

Marfat.com

کیا تُم نے منظر دیکھا ہے!
اُن لٹتی بیٹیوں ماؤں کا
اک جذبہ خوشبو جیسا تھا
اک خواب تھا ٹھنڈی چھاؤں کا
جیون کی سلگتی راہوں پہ
اب کون یہاں ہلکان نہیں

جو خواب تھا لاکھوں آنکھوں کا
یہ وہ تو پاکستان نہیں

Marfat.com

کیسا منظر ہے یہ

اے مری سرزمیں
اے مری مہ جبیں!
کیا سماں ہے یہاں
کیسا منظر ہے یہ
میں بھی انسان ہوں
جو دبا ہوں مسائل کے انبار میں
جیسے زندہ چنا ہوں میں دیوار میں
وہ بھی انسان ہے
جس کا جیون ہے آسائشوں کا چمن
دیکھ کر یہ تضادِ نظامِ کہن!
دیکھ کر آنکھ منظر یہ حیران ہے
دل پریشان ہے
میں بھی انسان ہوں
وہ بھی انسان ہے
اک دیا بھی مرے گھر میں جلتا نہیں

Marfat.com

اور کسی گھر میں سورج بھی ڈھلتا نہیں

میرے سپنے

مرے بھی تو کچھ خواب تھے

کتنے نایاب تھے

میری دھڑکن میں جذبوں کے مہتاب تھے

میری سوچوں کے گلشن بھی شاداب تھے

زندگی کے لئے

روشنی کے لئے

میرے سارے ہی غارت ہوئے ہیں جتن

ہم تھے پہلے ہی

غربت کے مارے ہوئے

درد جیتے ہوئے

خواب ہارے ہوئے

اب تو ہر سانس وحشت کے قبضے میں ہے

اب تو فردا بھی دہشت کے قبضے میں ہے

اے نگارِ وطن

دیکھ کٹتے بدن

Marfat.com

دیکھ بٹتے کفن
دیکھ مرتے سخن
دیکھ جلتے چمن
خون کے پیرہن
اک طرف اُن کی چیخوں کے انبار ہیں
باپ جن کا دھماکے میں مارا گیا
دیکھ اُس پار
بوڑھے لرزتے بدن
جن کے جینے کا واحد سہارا گیا
دیکھ اُس پار غربت کی ماری وہ ماں
جس پہ روتے ہیں گھر ہی کے بجھتے دیئے
وہ جو زندہ ہے آنکھوں میں حسرت لئے
جس کے گھر میں دوا بھی، غذا بھی نہیں
دستِ دختر میں رنگِ حنا بھی نہیں
اے نگارِ وطن
رنگِ صبحِ چمن
کیسے دیکھوں میں منظر وہ اُس پار کا

Marfat.com

مفلسوں کی کڑکتی ہوئی ہڈیاں
بجھتے چولہوں میں گڑتی ہوئی سولیاں
آرزوؤں پہ گرتی ہوئی بجلیاں
آبروؤں کی اڑتی ہوئی دھجیاں
اور لبوں پر لرزتی ہوئی ہچکیاں
پا برہنہ کھڑی تیری شہزادیاں
دہشتوں سے لرزتی ہوئی وادیاں
اپنے سپنے تھے
اپنے بھی کچھ خواب تھے
کتنے نایاب تھے
اب تو آزار ہیں
اے وطن تیری گلیوں میں ہم خوار ہیں
دیکھ تو اک نظر
یہ مری چشم تر
میرا کٹتا جگر!
میری کالی سحر
ایک کچا سا گھر

Marfat.com

اس کا ٹوٹا سا در
ڈوبتی سی نظر
ہر نوا بے ثمر
ہر صدا بے اثر
حکمراں بے خبر
اک طرف عیش و عشرت کا بازار ہے
اک طرف ہم سے روٹھی ہوئی روشنی
اک طرف تو ہر اک شام، تہوار ہے
اک طرف ظلمتیں پھانکتی زندگی!
بھوک کے ڈر سے بچوں کی نیلامیاں
جو بلکتے تھے پہلے، وہ بکنے لگے
وہ جو لڑتے تھے جن کے لئے موت سے
اپنے ہاتھوں انہیں زہر دینے لگے
ہم ہیں نفرت زدہ
ہم ہیں وحشت زدہ
ہم ہیں ظلمت زدہ
ہم ہیں غربت زدہ

Marfat.com

اے خدا المدد

المدد اے خدا

تو ہی سن لے دُعا

صدقۂ مصطفیٰؐ

بھیج دے اب تو کوئی مسیحا اِدھر

ہاں کوئی چارہ گر، ہاں کوئی دیدہ ور

جس کے بولوں میں

چاہت کی برسات ہو

جس کے ہاتھوں میں

رحمت کی خیرات ہو

دیکھ کر ہی جسے، حوصلہ سر دُھنے

جس کا احساس، اشکوں کی چیخیں سنے

وہ مسیحا جو راہوں کے کانٹے چُنے

بے ردا بیٹیوں کے جو آنچل بُنے

لے گا لاکھوں دعائیں، وہ جب آئے گا

میری بستی میں لیکن، وہ کب آئے گا؟

☆☆☆

Marfat.com

نذرِ قائد

اُڑتا جا شہباز فضا میں، اُڑتا جا شہباز
کملی والاؐ اور بڑھائے تیری یہ پرواز
اُڑتا جا شہباز فضا میں، اڑتا جا شہباز

ناپ رہے ہیں تیرے قد کو، بونے علم، ہنر کے
تیری اڑانیں روک نہ پائے، مل کر فتنے شر کے
شب کے خوگر دیکھ نہ پائے، پھیلے رنگ سحر کے
تیری پشت پہ ہاتھ ہے کس کا، جان نہ پائے راز
اُڑتا جا شہباز فضا میں، اڑتا جا شہباز

تو بولے تو جیسے جھرنا، نور کا کوئی پھوٹے!
تو ہے تو کب جہل میں ہمت، اب ایمان کو لُوٹے
تیری دھمک سے سوچ سے لپٹے، کتنے جادو ٹُوٹے
صدیوں کے زخموں کا مرہم، اک تیری آواز
اُڑتا جا شہباز فضا میں، اڑتا جا شہباز

Marfat.com

فتوے ریت گھروندے ہیں، تُو عظمت کا کہسار
ہر سازش کے بعد بڑھی ہے، اور تری رفتار
پانی پانی ہو جاتا ہے، دشمن کا ہر وار
تیری گرد بھی چھو نہ پائے، مُلاں فتویٰ باز
اُڑتا جا شہباز فضا میں اڑتا جا شہباز

علم و نظم، قیادت، حکمت، تفسیر و تحریر
دھرتی پہ بے مثل خطابت، جذبہ عالم گیر
تو ہی مجدّد، تو ہی محدّث، امن کا ایک سفیر
وقت کے ماتھے پر روشن ہے، تیرا ہر انداز
اُڑتا جا شہباز فضا میں اڑتا جا شہباز

بانٹ رہا ہے سینہ سینہ، تیرا درد اُجالے
طاہر طاہر بول رہے ہیں، آج بھی یہ متوالے
ہاں زندہ ہیں، دھڑکن دھڑکن تیرا پیار سنبھالے
منہاج القرآن کے بیٹے، ہم تیرے جاں باز
اُڑتا جا شہباز فضا میں، اڑتا جا شہباز

Marfat.com

میرے ہاتھ میں سُوت کی اَٹی تو گوہر انمول
تجھ کو تیرے رنگ مبارک، اک رنگ مجھ میں گھول
میری جانب کھلنے والا ایک دریچہ کھول

میرے ہاتھ میں رقصاں دل ہے، تیرے ہاتھ میں ساز
اُڑتا جا شہباز فضا میں اڑتا جا شہباز

Marfat.com

کیسے تیرا قرض اُتاروں؟

میرے سائیں
سچے سائیں
دھڑکن دھڑکن میری
تیرے پیار کا مسکن
سانسیں تجھ سے روشن
آنکھیں میری
تیرے اُجلے روپ کا ڈیرا
جیون تیرے نام یہ میرا

Marfat.com

سوچ رہا ہوں
کیسے تیری
اس چاہت کا قرض اُتاروں
جی کرتا ہے جسم سے اپنے
خون کی اِک اِک بوند نچوڑوں
اُن بوندوں کے پھول بناؤں
پھول بنا کے تجھ پہ واروں
کیسے تیرا قرض اُتاروں؟

Marfat.com

انتظار

وہ آئیں گے اے دلِ حزیں تُو غریب خانہ سجائے رکھنا
اداس رستوں میں آنسوؤں کے چراغ شب بھر جلائے رکھنا

نہ بھول جانا وہ احترامِ غبارِ رہ کے حسیں تقاضے
گلاب کی سرخ پتیوں کو، بنا کے آنچل بچھائے رکھنا

چھپا کے رکھنا مہک تمنا کی، اپنے سانسوں کی مٹھیوں میں
مچلتے لفظوں کی سبز خوشبو، ہوا کی زد سے بچائے رکھنا

گلہ بھی ہونے نہ پائے اُن سے اے یادِ ماضی خیال رکھنا
وہ رُوبرو ہوں تو ہجر کی رُت کے، سارے صدمے بھلائے رکھنا

کہیں چٹخ ہی نہ جائیں حالات کی چٹخ سے یہ آبگینے
تمام خوابوں کے سر پہ اُن کی دراز پلکوں کے سائے رکھنا

Marfat.com

انہی کے دامن کی ہیں امانت یہ درد ریزے یہ اشک تارے
اِنہیں جہاں کی نظر سے پلکوں کی جھالروں میں چھپائے رکھنا

یہ اپنا اپنا ہے کام دنیا، نہ میں رکوں گا نہ تو ٹلے گی!
مجھے بھی چلنا ہے نام رانجھن کا، تُو بھی پتھر اُٹھائے رکھنا

رہِ وفا میں یہی ہے جینا، ستم کو سہنا لبوں کو سینا
اذیّتوں کو جگائے رکھنا، شکایتوں کو سلائے رکھنا

Marfat.com

ابھی

میری شام شام نگاہ میں
ابھی چاندنی ہے گھُلی ہوئی
میرے گرد گرد وجود میں
کوئی آرزو ہے ڈھلی ہوئی
ابھی سانس زرد نہیں ہوئے
ابھی دھڑکنوں میں کسک بھی ہے
میرے زخم زخم شعور میں
ابھی منزلوں کی چمک بھی ہے
یہ نشانِ مرگِ صدا نہیں
جو لبوں پہ مہرِ سکوت ہے
میرے آنسوؤں میں گھلا لہو
میری زندگی کا ثبوت ہے

Marfat.com

یہ جو چند لوگ ہیں

یہ جو چند لوگ ہیں
تیرا میرا روگ ہیں
زندگی ہیں وہ، تو ہم
زندگی کا سوگ ہیں
تیری میری بے حسی سے
اِن کی جان میں ہے جان

پوری قوم یرغمال
شاہ چند خاندان

Marfat.com

جو چُنے جہالتیں
آ گہی کو رول دے
در اذیتوں کے جو
ہر قدم پہ کھول دے
اُس نظامِ انتخاب
کے یہی ہیں پاسبان

پوری قوم یرغمال
شاہ چند خاندان

بس یہی ہیں خاص، ہم
عام ہیں ، عوام ہیں
یہ سنہری دھوپ، ہم
زرد زرد شام ہیں
وقت کی بساط پر
یہ یقین، ہم گمان

پوری قوم یرغمال
شاہ چند خاندان

Marfat.com

عزم صرف اقتدار
جیت ہی اصول ہے
بیچنا ضمیر کا!
خرید بھی قبول ہے
بس نہ جائے ہاتھ سے
ٹھاٹھ باٹھ، آن بان

پوری قوم یرغمال
شاہ چند خاندان

ان کی پاک دامنی
کی تُو نہ دے شہادتیں
زہر بانٹنا دکھا کے
شہد، ان کی عادتیں
اپنی نسل کو بچا
بن نہ ان کا ترجمان

پوری قوم یرغمال
شاہ چند خاندان

Marfat.com

❁

ہمدرد بن کے آئے ہو دھوکا نہ دو مجھے
دو زخم مجھ کو اور، دلاسا نہ دو مجھے

مجھ کو تو اپنی دھوپ کے آنچل سے پیار ہے
لے جاؤ اپنی زلف کا سایہ نہ دو مجھے

تم نے کہاں سنی تھی مری بے بسی کی چیخ
تم بھی تو ایک لاش ہو کاندھا نہ دو مجھے

اس جبر کی ہنسی کا تکلف ہے کس لئے؟
میلا ہے دل تو عکس بھی اُجلا نہ دو مجھے

کہنا ہے جو وہ آج کہو اور ابھی کہو!
وعدہ برائے وعدۂ فردا نہ دو مجھے!

Marfat.com

ہاتھوں میں ہاتھ دے کہ جو چلتے ہو تو چلو!
آنکھوں میں آنکھ ڈال کے سپنا نہ دو مجھے

دو اُتنا پیار جس کی کسک بھی میں سہ سکوں
دینا ہے دکھ تو پیار بھی گہرا نہ دو مجھے

جس کی جڑوں کو میں نے جگر کا لہو دیا
پھل اُس شجر کا موسمو! کڑوا نہ دو مجھے

Marfat.com

یہ نظام دفن ہوگا

جمہوریت کے ہاتھوں
جمہور مر رہے ہیں
زندہ ہیں صرف نعرے
منشور مر رہے ہیں
نوکیلے پتھروں پر
مزدور مر رہے ہیں
محرومیاں نگل کے
مجبور مر رہے ہیں
پلٹے گا وقت دھارا
دیکھے گا جگ یہ سارا
ظلمت کی چلمنوں سے
نکلے گا اِک ستارا

Marfat.com

روندے ہوؤں کے اندر
پھونکے گا پھر شرارا
یہ نظام دفن ہوگا
نئی روشنی کے ہاتھوں
پھر گونج یہ اٹھے گی
جمہور ہی کے ہاتھوں
دیکھو! وطن کے سارے
ناسور مر رہے ہیں
کچلے ہوئے ہیں زندہ
مغرور مر رہے ہیں

Marfat.com

مکافاتِ عمل

جب کبھی ہم دعا یہ کرتے ہیں
یا الٰہی قرار دے ہم کو
توڑ دے اب خزاں کی زنجیریں
اب تو رنگِ بہار دے ہم کو

سانس مہنگے، لہو ہوا سستا
ایسے حالات میں جیئیں کیسے!
چاک ہے دامن و گریباں اب
روح کی دھجیاں سیئیں کیسے؟

بھوک ہے، گولیاں ہیں، چیخیں ہیں
جبر ہے، آفتیں ہیں ، وحشت ہے
رقص میں تیرگی کے موسم ہیں
زندگی بے بسی ہے، خِفّت ہے

Marfat.com

پھر فلک سے صدا یہ آتی ہے
بُزدِلوں کو میں رول دیتا ہوں
عہد کر کے مکرنے والوں پر
در اذیّت کے کھول دیتا ہوں

تم نے نعرہ بنا کے کلمے کو
مجھ سے مانگا تھا اک وطن لوگو!
بھول کر مجھ کو کھو گئے ہو تم
بت گری میں اے بُت شکن لوگو

رہ کے حرص و ہوس کے سائے میں
خواہشوں کے بتوں کو پوجتے ہو
چھوڑ کر بندگی مرے در کی
کیسے کیسے بتوں کو پوجتے ہو

Marfat.com

کر کے محدود مجھ کو مسجد میں
زندگی سے نکال دیتے ہو
اپنے ہاتھوں سے آگ کے اندر
اپنی ہستی اُچھال دیتے ہو

کب ہماری عطاء کی گلیوں میں
مصطفیٰ کا نظام لاؤ گے؟
جب تلک تم سے یہ نہیں ہوتا
ہم سے ہرگز نہ خیر پاؤ گے

منزلوں، راستوں کا مالک میں
تم ہی تیار کب ہو چلنے کو؟
اس بدی کے نظام کو لوگو!
کب نکلتے ہو تم بدلنے کو؟

Marfat.com

جب بدلنے کا وقت آتا ہے
تم ہی ظالم کا ساتھ دیتے ہو
منزلوں سے تمہیں جو بہکا دے
اس کے ہاتھوں میں ہاتھ دیتے ہو

لے کے آدھا وطن سزا جو دی
ہم بھی اپنا حساب رکھتے ہیں
آج بھی وقت ہے سمجھ جاؤ
ورنہ باقی بھی چھین سکتے ہیں

جانتے ہو؟ اصول ہے میرا
خار بوؤ گے، خار پاؤ گے
ہارنا خود ہی تم اگر چاہو
جیت کھو دو گے، ہار پاؤ گے

Marfat.com

خود جو بوتا ہے ہاتھ سے کانٹے
ہم کہاں پھر گلاب دیتے ہیں
ظلم خود پر اگر کرے کوئی
ہم بھی اس کو عذاب دیتے ہیں

فیصلوں میں کرو مجھے شامل
ظلم کرنے سے خود پہ رُک جاؤ
چوم لے گی قدم ہر اک منزل
بس درِ مصطفٰیؐ پہ جھک جاؤ

Marfat.com

الیکشن کے بعد

بستیوں میں کھل گئے پھر
ظُلم کے کچھ در نئے
سر وہی، پتھر نئے
لوگ سمجھے تھے کہ اب ہم
آرزوؤں کے برگ ریزے سمیٹ لیں گے
فضاء میں لہرا رہے ہیں جو، وہ
تمام نیزے سمیٹ لیں گے
مگر ابھی تک
وہی صلیبیں، عذاب بن کر
فصیل جاں پہ جڑی ہوئی ہیں
قدم قدم پہ
گڑی ہوئی ہیں

Marfat.com

نئے جزیروں کے سارے ارماں بکھر چکے ہیں
تمام نیزے، تمام خنجر
دلوں میں پھر سے اُتر چکے ہیں
ابھی حکومت ہے اندھی شب کی
ہلاکتوں کے سیاہ غاروں میں
آج پھر سے
طلوعِ فردا کی منتظر ہے نگاہ سب کی
لبوں پہ امڈی ہیں
پھر دُعائیں
دلوں سے نکلی ہیں پھر صدائیں
ہر اک دُعا انقلاب کی ہے
ہر ایک صدا انقلاب کی ہے

Marfat.com

پیغام
دہشت گردوں کے نام

انداز یہ دہشت گردی کے
کسی طور ہمیں منظور نہیں
اس امن کی پیاسی دھرتی پر
انسان بنو! ناسور نہیں

حوروں کی خواہش میں مرتے
اور جنت جنت کرتے ہو
مخلوقِ خدا کی رگ رگ میں
خود کتنے جہنم بھرتے ہو

ہو ظلم کرم کے سائے میں؟
مولا کا یہ دستور نہیں
اس امن کی پیاسی دھرتی پر
انسان بنو! ناسور نہیں

Marfat.com

شیطان کو دشمن جانتے ہو
شیطانوں کے ہتھیار ہو تم
جو خود سے خود پر چل جائے
وہ ظلم و ستم کا وار ہو تم

شیطان کہے ہر خودکش سے
وہ دیکھ جہنم دُور نہیں
اس امن کی پیاسی دھرتی پر
انسان بنو، ناسور نہیں

خود ساختہ دین پہ محشر میں
اِک قتل بھی بھاری نکلے گا
معصوم لہو کا ہر قطرہ
جب لے کے کٹاری نکلے گا

بارود کی طاقت لرزے گی!
مظلوم وہاں مجبور نہیں
اس امن کی پیاسی دھرتی پر
انسان بنو ناسور نہیں

Marfat.com

کیا تم یہ چیخیں سنتے ہو؟
معصوم، یتیم اُجالوں کی
سن پاؤ تو کچھ کہتی ہیں
یہ لاشیں مرنے والوں کی

کچھ لُقمے ڈھونڈنے نکلا تھا!
میرا کچھ اور قصور نہیں
اس امن کی پیاسی دھرتی پر
انسان بنو، ناسور نہیں

میری گڑیا بھوک سے بلکے گی
پھر پاپا پاپا بولے گی
میرا بچہ درد سے روئے گا
میری روح فلک میں ڈولے گی

میرے بچو! مجھ کو معاف کرو
میں لاش ہُوں اب، مزدور نہیں
اس امن کی پیاسی دھرتی پر
انسان بنو، ناسور نہیں

Marfat.com

کچھ کرنا ہے تو خار چنو
اس دیس کی جلتی راہوں سے
لپٹی ہیں کتنی زنجیریں
اشکوں میں ڈھلتی آہوں سے

ہر سانس ہے لرزاں جیون سے
یاں کون تھکن سے چُور نہیں
اس امن کی پیاسی دھرتی پر
انسان بنو، ناسور نہیں

Marfat.com

”سفیرِ امن“

سفیرِ امن عالم تم
محبت کی اذاں تم ہو
ہر اِک وحشت میں، نفرت میں
اخوت کا بیاں تم ہو

سفیرِ امن عالم تم
محبت کی اذاں تم ہو

جہاں مسند نشیں ہو تم
وہیں سے روشنی پھوٹے
ترا جذبہ کہ دنیا سے
یہ زنجیرِ ستم ٹوٹے

جفا کی تیز آندھی میں
وفا کا کارواں تم ہو
سفیرِ امن عالم تم
محبت کی اذاں تم ہو

Marfat.com

بھڑکتے جا رہے ہیں
آتش نمرود کے شعلے
کہیں بادل غضب کے اور
کہیں بارود کے شعلے

بجھانے میں یہ شُعلے
جہد کی اک داستاں تم ہو
سفیرِ امن عالم تم!
محبت کی اذاں تم ہو

مقیدّ روحِ آزادی!
ہو جب سانسوں کے زنداں میں
خموشی سر کو ٹکرائے!
جہاں سوچوں کے طوفاں میں

بہت گھمبیر سنّاٹوں میں
حق کے ہم زباں تم ہو
سفیرِ امن عالم تم!
محبت کی اذاں تم ہو

Marfat.com

سجے نہ اب کس سر پر
خدایا خون کا سہرا
نہ روندے بربریت اب
کسی انسان کا چہرہ

بھلائی مانگتا سب کی
دعا کا سائباں تم ہو
سفیرِ امن عالم تم!
محبت کی اذاں تم ہو

کوئی مذہب نہیں کہتا
کہ نفرت عام ہو جائے
سیاست کی تجارت میں
سکوں نیلام ہو جائے

یہی پیغام ہے تیرا
اِسی کے ترجماں تم ہو
سفیرِ امن عالم تم!
محبت کی اذاں تم ہو

Marfat.com

دعا گو ہے ہر اک بیٹا
یہاں منہاجِ قرآں کا
خدا خود ہو نگہباں!
امنِ عالم کے نگہباں کا

وہیں ہو خیر کی بارش
مرے قائد! جہاں تم ہو
سفیرِ امن عالم تُم!
محبت کی اذاں تم ہو

Marfat.com

یہ قائد کیسا قائد ہے

یہ قائد کیسا قائد ہے؟
یہ قائد ایسا قائد ہے
ان سب تاریک فضاؤں کو
جو روشن کرتا جاتا ہے
جو عشقِ نبیؐ کے جذبوں سے
ہر دامن بھرتا جاتا ہے

جو اُن جذبوں کا وارث ہے
جو سورج بن کر چمکے تھے
جو اُن لہجوں کا حامل ہے
جو خوشبو خوشبو بکھرے تھے
جو ٹکرایا طوفانوں سے
ہر آندھی اور چٹانوں سے

Marfat.com

جو پیار کرے انسانوں سے
جو لڑتا ہے بحرانوں سے
مستقبل کا وجدان ہے یہ
ہر دھڑکن کا ارمان ہے یہ
اک عظمت کا عنوان ہے یہ
ہر رہرو کا سامان ہے یہ
اِک منزل کا اعلان ہے یہ

احسان یہ رحمتِ عالمؐ کا
فیضان یہ غوث الاعظمؓ کا
یہ پیکر پیار وفاؤں کا!
یہ حاصل لاکھ دعاؤں کا
یہ نغمہ درد صداؤں کا!
یہ طائر عشق فضاؤں کا
یہ رہبر راہنماؤں کا!
یہ اُجلا روپ حیاؤں کا

Marfat.com

یہ فخر وطن کی بہنوں کا
یہ نور سحر کے گہنوں کا

یہ آنچل بیٹی بیٹی کا!
یہ ناز ہماری دھرتی کا
یہ عزم تمام جوانوں کا
مزدوروں اور کسانوں کا

یہ قائد کیسا قائد ہے؟
یہ قائد ایسا قائد ہے
جو رحمت بانٹنے آیا ہے
ہر لمحہ اس کا سرمایہ
نعلین نبیؐ کا سایا ہے
اے جبر کی اندھی دیوارو
تم روکو رستے خوشبو کے
تم موڑو دھارے جادو کے

Marfat.com

یہ خوشبو پھر بھی پھیلے گی!
یہ جادو پھر بھی بولے گا
یہ ایک مسافر کربل کا
اسے باطل سے ٹکرانا ہے
اسلام ہی غالب آیا تھا
اسلام ہی غالب آنا ہے

اے ظلم و ستم کے پروردو
فیضانِ نبیؐ کے صدقے میں
اُس پاک سخی کے صدقے میں
اور غوثِ جلیؓ کے صدقے میں
اب وقت وہ آنے والا ہے
جب جھنڈا میرے قائد کا
گھر گھر لہرانے والا ہے

اے ظلم وستم کے پروردو
ان لاکھوں روشن آنکھوں کے

Marfat.com

جذبات پڑھو پیغام سنو
جن جذبوں کا اعلان ہے یہ
یہ ساری آنکھیں قائد کی!
یہ سارے بازو قائد کے
یہ سارے جذبے قائد کے
یہ سارے شعلے قائد کے!

جند جان جوانی قائد کی!
یہ پیار نشانی قائد کی
ہم چاہنے والے قائد کے
ہم لوگ جیالے قائد کے
بے داغ اُجالے قائد کے
ہر سانس حوالے قائد کے
انداز نرالے قائد کے
ہر ہونٹ پہ قصے قائد کے
ہر روح میں نغمے قائد کے
ہر بات میں لہجے قائد کے
ہم لوگ ستارے قائد کے

Marfat.com

اے قوم کے جھوٹے غم خوارو
اے ارضِ وطن کے غدارو
ہم بپھری تند ہواؤں سے
ہر لمحہ لڑتے جائیں گے
تم پیچھے ہٹتے جاؤ گے
ہم آگے بڑھتے جائیں گے

Marfat.com

شبنم سے وضو کر کے
گلنار گلابوں سے
خوشبو جو نکلتی ہے

اے ماہ جبیں تیرے
لہجے میں مہکتی ہے
الفاظ میں ڈھلتی ہے

Marfat.com

''ایوان''

جہاں سے رات تو آئے سحر نہیں آتی
جہاں سے کوئی خوشی کی خبر نہیں آتی
جہاں سے قوم کسی کو نظر نہیں آتی!
جہاں سے کوئی صدا لَوٹ کر نہیں آتی

جہاں کے بانٹے ہوئے زخم لوگ سہتے ہیں
ہمارے مُلک میں ایوان اُس کو کہتے ہیں

جو پالتا ہے وزیروں کو اور مشیروں کو
جو دے بہت سی مراعات رسہ گیروں کو
جو خود سے دور ہی رکھے سدا فقیروں کو
کبھی نہ پوچھے جو دھرتی کی بے نظیروں کو

مرے وطن کے جہاں بے ضمیر رہتے ہیں
ہمارے ملک میں ایوان اُس کو کہتے ہیں

Marfat.com

جہاں پہ لڑتے جھگڑتے ہیں قوم کے رہبر
خدایا کیسے ہیں رہبر جو خود نہیں رہ پر
جو مشترک ہوں مفادات تو چلیں مِل کر
نہ ہوں تو لگتے ہیں سب زہر میں بجھے نشتر
ہمیں جہاں پہ یہ ڈسنے کو سانپ پلتے ہیں
ہمارے مُلک میں ایوان اُس کو کہتے ہیں

یہ چور کہتے ہیں اک دوسرے کو چور جہاں
یہ چور چور کا تھمتا نہیں ہے شور جہاں
کسی بھی ظلم پہ چلتا نہیں ہے زور جہاں
کچھ اور سمت سے ہلتی ہے ان کی ڈور جہاں
جہاں یہ روز نئے پینترے بدلتے ہیں
ہمارے مُلک میں ایوان اُس کو کہتے ہیں

Marfat.com

جہاں مفاد پہ قانون بدلے جاتے ہیں
چھپا کے ذات جہاں خون بدلے جاتے ہیں
نئے مرض سے یہ طاعون بدلے جاتے ہیں
خزانہ ایک ہے، قارون بدلے جاتے ہیں
جہاں یہ لڑ کے بھی اندر سے ایک رہتے ہیں
ہمارے مُلک میں ایوان اُس کو کہتے ہیں

جہاں سے کوئی بھی ٹھنڈی ہوا نہیں چلتی
ہماری سمت کوئی بھی گھٹا نہیں چلتی
وہیں برستی ہے، آگے عطا نہیں چلتی
جہاں کسی کی کوئی التجا نہیں چلتی!
وہاں سے نکلیں جو دریا وہیں پہ بہتے ہیں
ہمارے مُلک میں ایوان اُس کو کہتے ہیں

Marfat.com

آمریّت اور جمہوریّت

کھیل رہے گا کب تک جاری، باری باری
قوم کی دونوں نے مت ماری، باری باری

مُلک بنا کے جنگل، کب تک نکلیں گے؟
لے کر اپنے تیر شکاری، باری باری

اپنے اپنے ڈھول، تماشا اِک جیسا
بھگتے کتنی بار مداری، باری باری

زخموں کے بازار سجے ہیں راہوں میں
گھونپ رہے ہیں تیز کٹاری، باری باری

خواب سہانے باندھ کے سب کی پلکوں سے
کرتے ہیں پھر لرزہ طاری، باری باری

Marfat.com

لے کر ساتھ ہجوم یہ چیلوں چمچوں کے
کرتے ہیں دورے سرکاری، باری باری

صف بستہ ہیں طاغوتی درباروں میں
مانگ رہے ہیں بھیک بھکاری، باری باری

خود کو کب تک قتل کرو گے لوگو! تم
دے کر ان کے ہاتھ میں آری، باری باری

چارہ گر کے روپ میں آنے والے یہ
دے جاتے ہیں نئی بیماری، باری باری

بستی بستی، بانٹ رہے ہیں یہ رہزن
ذلت، پستی، غربت، خواری باری باری

Marfat.com

جیالا

بُھٹو بُھٹو کرتا ہوں میں
بھٹو کا دم بھرتا ہوں میں
بھٹو بھٹو کرتے کرتے
بھٹو کا دم بھرتے بھرتے
گہری سوچ میں کھو جاتا ہوں
دیوانہ سا ہو جاتا ہوں
جس نے فکر دیا تھا ہم کو
روٹی، کپڑے اور مکاں کا
جس کی آنکھ میں خواب تھا روشن
بچے، بوڑھے اور جواں کا
اب وہ اک خاموش کفن میں
لپٹا قبر میں جا سویا ہے

Marfat.com

رفتہ رفتہ فکر بھی اس کا
گردِ سیاست میں کھویا ہے
فکر سلامت، قائد زندہ
فکر مرے تو قائد مردہ

فکر کو مارا، نعرے بیچے!
خواب وہ روشن سارے بیچے!
اس کے نام کی مالا جپتے!
غول کے غول شکاری نکلے
قبر پہ اس کی سیاست کرنے
رنگ بہ رنگ مداری نکلے

اس کا فکر جو ہوتا رہبر
گھر گھر میں خوشحالی ہوتی
عزت، آنچل، غیرت کی یوں
ہرگز نہ پامالی ہوتی!
اسکے نام پہ پلنے والا
ایک بھی اس کا عکس نہیں ہے

Marfat.com

جو کچھ اب ہم دیکھ رہے ہیں
کیا اُس کے برعکس نہیں ہے؟

جی کرتا ہے قبر پہ اس کی
رو کر، دھاڑیں مار کے بولوں
دیکھ اے بھٹو! اپنے وارث
تیرے نام کے یہ سوداگر
کب سے تجھ کو بیچ رہے ہیں
خواب ترے سب بیچ رہے ہیں

بھوک کی آگ لگاتے یہ ہیں
وحشت کو پھیلاتے یہ ہیں
آس امید مٹاتے یہ ہیں
گھر گھر اشک رُلاتے یہ ہیں
مہنگائی کے جال یہ پھینکیں
ہر شہ رگ کو کٹتے جائیں
حرص وہوس کے زہر میں ڈوبے
سانپ یہ ہم کو ڈستے جائیں

Marfat.com

بجلی کا وہ کال پڑا ہے
گھر گھر میں اندھیر مچا ہے
میری بیٹی پوچھ رہی ہے
عمر گزاری تو نے بابا!
بھٹو بھٹو کرتے کرتے
میرے ہاتھ یہ پیلے کرنے
بھٹو والے کب آئیں گے؟

میرا بیٹا پوچھ رہا ہے!
ڈگری کس چولہے میں پھینکوں؟
گھر میں لیٹی بوڑھی ماں کی
نوچ رہی ہیں آہیں مجھ کو
دھیرے دھیرے گھور رہی ہیں
قبرستان کی راہیں مجھ کو

اُٹھ بھٹو! اُٹھ قبر سے اپنی
تجھ کو تیرا مُلک دکھاؤں

Marfat.com

اک اک بستی اک اک قریہ
اک اک نگری میں لے جاؤں
داغوں والی صبحیں، ہم کو
شام بھی شامِ جبر ملی ہے
روٹی، کپڑا اور مکاں کیا؟
فاقے، ننگ اور قبر ملی ہے

گالی، گولی، ہڑتالیں ہیں
خودکش ہیں یا خودکشیاں ہیں
ووٹر کے گھر خوف مسلّط
گھر میں لیڈر کے خوشیاں ہیں

لوٹ کھسوٹ سے دامن بھر کے
بھٹو بھٹو کہتے ہیں!
بھٹو بھٹو کہہ کے ہم بھی
جلنے کے دکھ سہتے ہیں

Marfat.com

اِن کا بھٹو اور ہے جو!
رکھوالا ہے زرداروں کا
میرا بھٹو اور تھا جو!
تھا ساتھی ہم ناداروں کا

کیا اب بھی بھٹو زندہ ہے؟
کیا اُس نے یہ کردار دیا؟
اِس لُوٹ کھسوٹ کے بھٹو نے
وہ میرا بھٹو مار دیا

اے راہ سے بھٹکے، راہبرو
اُس فکر کو تم نے قتل کیا
تم بھی ہو قاتل بھٹو کے
میں تم سے نفرت کرتا ہوں
ہر زندہ جھوٹے بھٹو سے
میں آج بغاوت کرتا ہوں

Marfat.com

”ریاست ہوگی ماں کے جیسی“

کالے کوٹ کا نعرہ کیا تھا؟
ریاست ہوگی ماں کے جیسی
کاش کبھی ہم سوچتے یوں بھی
سیاست ہوگی ماں کے جیسی
اُجلی اُجلی، نکھری نکھری!
جھوٹ سے پاک، اخلاص میں ڈوبی
دیس میں سب کی خیر مناتی!
کانٹے چُنتی، پھول سجاتی
اُلٹے یہ احوال ہوئے ہیں
اور بھی لوگ نڈھال ہوئے ہیں

Marfat.com

سیاست میں بھی نفرت اُتری
ریاست میں بھی وحشت پھیلی
گلیوں گلیوں خوف کا پہرا
زرد ہوا ہر رنگ سنہرا!
بھوک شکنجے کستی جائے!
مہنگائی یہ ڈستی جائے
اب تو ماں بھی ڈر جاتی ہے
کس کے ہاتھ کی اندھی گولی!
کس کے خواب کا خوں چاٹے گی!
بچے گھر سے کیسے بھیجوں؟
زندہ لوٹ کے آجائیں گے؟
سر کا تاج پلٹ آئے گا؟
بیٹا میرا بچ پائے گا؟
بیٹی کیسے رُخصت ہوگی؟
دکھ سے بوجھل سوچ سے لپٹی
خدشوں کی منڈیر پہ بیٹھی

Marfat.com

اُلجھی اُلجھی، بکھری بکھری
مستقبل کے خوف سے لرزاں
ماں کی آنکھ میں آ اُتری ہے
درد کی لمبی کالی رات
دھرتی کی اس سیاست جیسی
گم سم بیٹھا سوچ رہا ہوں
ماں کے جیسی کہاں ریاست؟
اب تو ماں ہے ریاست جیسی

Marfat.com

قسمتوں کو رو رہے ہیں، رہبروں کی بھیڑ میں
منزلوں کو کھو رہے ہیں، رہبروں کی بھیڑ میں

اپنی اپنی ٹولیاں ہیں، اپنی اپنی بولیاں
لوگ پاگل ہو رہے ہیں، رہبروں کی بھیڑ میں

اب نہیں ہمت خدایا، جائیں تو جائیں کہاں
کب سے لاشیں ڈھو رہے ہیں، رہبروں کی بھیڑ میں

Marfat.com

بے بسی کی گرد میں، لپٹے یہ چہرے اب بھی ہم
آنسوؤں سے دھو رہے ہیں، رہبروں کی بھیڑ میں

اپنے اپنے وقت پر نکلیں گے ٹیسیں اوڑھ کر
درد اب جو سو رہے ہیں، رہبروں کی بھیڑ میں

ہے صدا دھرتی کی، لوگو! پھر مرے سینے میں اب
غیر کانٹے بو رہے ہیں، رہبروں کی بھیڑ میں

اک ہی اُٹھتا ہے بدل دیتا ہے قوموں کا نصیب
مر مٹے ہیں جو رہے ہیں رہبروں کی بھیڑ میں

Marfat.com

جرأت و بہادری، طاہر القادری

بڑھ رہی ہے روشنی
بٹ رہی ہے آگہی
سازِ انقلاب سے
جھوم اٹھی ہے زندگی
وقت وہ بھی آئے گا
ختم ہوگی بے بسی

اک صدائے دلنواز اب لہو میں گھل گئی
جرأت و بہادری، طاہر القادری

Marfat.com

چوم لیں گے بڑھ کے ہم
ہر صلیب و دار کو
سونپ دیں گے دھڑکنیں
روح کی پکار کو
یوں قرار آئے گا
قلب بے قرار کو
اب خدا نے بخش دی ہے رہرووں کو رہبری
جرأت و بہادری، طاہر القادری

انقلاب کے لئے
جان ہم لٹائیں گے
مصطفیٰؐ کے دین کا
ہم علم اٹھائیں گے
ہر فصیلِ ظلم کو!
توڑ کر دکھائیں گے
گونج اٹھے گی اس صدا سے اس وطن کی ہر گلی
جرأت و بہادری، طاہر القادری

Marfat.com

راستوں کی سختیاں
ہم سہیں گے صبر سے
ہم نہ خوف کھائیں گے
موت اور قبر سے
ظالموں کے ظلم سے
جابروں کے جبر سے
کر چکے ہیں ہم کسی کے نام اپنی زندگی
جرأت و بہادری، طاہر القادری

Marfat.com

ہم آگے بڑھتے جائیں گے

ہم آگے بڑھتے جائیں گے

ہر ظالم سے، ہر جابر سے، ہر موڑ پہ لڑتے جائیں گے

ہم آگے بڑھتے جائیں گے

اب دیوانے ٹکرائیں گے

ہر زنداں کی دیواروں سے

اب ڈرنا کیا، گھبرانا کیا!!

طوفان کے بہتے دھاروں سے

ہم مصطفوی ہیں، دُنیا میں ہم زور پکڑتے جائیں گے

ہم آگے بڑھتے جائیں گے

Marfat.com

ان سناٹوں کو چیریں گے!
ہم جذبوں کی شمشیروں سے
یہ رستے رُک، نہ پائیں گے!
ان نیزوں سے، ان تیروں سے
ہم عظمت کے میناروں پہ، ہر لمحہ چڑھتے جائیں گے
ہم آگے بڑھتے جائیں گے

سنسار کی ساری دُنیا کو
اک روز خبر ہو جائے گی
دم توڑے گی ہر تاریکی
پر نُور سحر ہو جائے گی!
ہم لوگ جدھر سے گزریں گے، یُوں تارے جڑتے جائیں گے
ہم آگے بڑھتے جائیں گے

Marfat.com

ہم جیسے خستہ حالوں کا!
اب ایک سہارا نکلا ہے
اس اُمت کی اُمیدوں کا
وہ دیکھ ستارا نکلا ہے!!
اے طاہر تیرے ہر قریہ میں، پرچم گڑتے جائیں گے
ہم آگے بڑھتے جائیں گے

Marfat.com

مگر کب تلک

کب تلک

رُوح کے ان دریچوں میں یُوں

آن ہر آن، ہر لمحہ لہرائیں گے

دہشتوں کے علم

اور جسموں کے ان تپتے صحراؤں میں

یُوں ہی جُھلسے گا خوں

کب تلک

اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے ہم

اپنے اذہان میں

قلب میں اور ہر ایک شریان میں

خوف کی سازشیں

کب تلک یُونہی اُلجھی رہیں گی یہاں

چشمِ بےخواب سے

غم کے گرداب سے

سانس کی ڈوریاں

Marfat.com

کب تلک ان مسائل کے انبار سے
دوستو! یہ خمیدہ رہے گی کمر!
کب ملے گا ثمر

آرزوؤں، تمناؤں میں کاٹ دی
ہم نے یہ زندگی
ہم جو آلام کے سنگ کھاتے رہے
سنگ کھاتے مگر مسکراتے رہے

دے رہی ہے شہادت زمینِ وطن

ہم بھی ہارے نہیں

ڈوب جائیں گے جو ہم وہ تارے نہیں
ہم کو معلوم ہے یہ گھنی رات ہے
پر یہ رو کے رہے گی سحر کب تلک؟
ملک کی اس سیاست کے پردے میں یوں
ظلم پلتا رہے گا، مگر کب تلک؟

Marfat.com

ہم طاہر طاہر بولیں گے

اس سونی سونی دھرتی پر
ظلمات نے پنجے گاڑے تھے
اس حبس کی ماری دنیا میں
دم گھٹتا تھا انسانوں کا
ہر سانس میں خنجر رقصاں تھے
جو سینہ سینہ چلتے تھے
ہر آنکھ میں آنسو پلتے تھے
جو قریہ قریہ بہتے تھے
ہر دھڑکن دھڑکن مردہ تھی
ہر لمحہ زہر اگلتا تھا!
ہر روح کا موسم اُجڑا تھا
ہر سمت خزاں کی وحشت تھی

Marfat.com

پھر ظلمت کے اندھیاروں میں
اک دیپ جلایا قدرت نے
وہ دیپ محمدؐ کہلایا
دنیا کے ہر ہر گوشے میں
اس دیپ کی کرنیں پھیل گئیں

یہ دیکھ کے ظلمت گاہوں سے
ظلمات کے خوگر بھی نکلے
وہ سانپ سپولے سب مل کر
اس تنہا دیپ پہ ٹوٹ پڑے
اتنے میں کچھ پروانے بھی
اس دیپ کی عظمت کی خاطر
گھر بار لٹانے آ پہنچے!
ان پروانوں کے جذبوں سے
ٹکرا کر پاش ہوئے طوفاں
دم ٹوٹا سانپ سپولوں کا
وہ دیپ جلا جو مکّے میں
اُس دیپ سے کتنے دیپ جلے

Marfat.com

وہ دیپ صحابہؓ کہلائے
اک دیپ جلا بغداد میں بھی
جو غوث الاعظمؓ کہلایا
اک دیپ ہے جو ہجویری ہے
اُسے داتا داتا کہتے ہیں
اک دیپ ہے جو اجمیری ہے
اسے خواجہ خواجہ کہتے ہیں
اک دیپ ہے پاک پتن والا
جسے بابا بابا کہتے ہیں
اک دیپ نے کوئٹہ سے آ کر
لاہور کی دھرتی چمکائی
اک دیپ کو طاہر کہتے ہیں
یہ دیپ ادارہ منہاج القرآن
کی صورت روشن ہے
جو بستی بستی بستا ہے!
جو قریہ قریہ جلتا ہے!

Marfat.com

اِس دیپ کو میرے آقا کی
رحمت نے ہم میں چمکایا
اس دیپ نے کملی والے کی
نگری کا رستہ دکھلایا
وہ وقت یقینا آئے گا
جب ظلم کے خوگر ڈولیں گے
پیغام بنے گا نقّارہ
ہر خون میں جذبے گھولیں گے
ہم پروانے اس دیپ کے ہیں
ظلمات کے بندھن کھولیں گے
یہ دھڑکن جب تک زندہ ہے
ہم طاہر طاہر بولیں گے

Marfat.com

ہر ظُلم کو مٹا دو

رحمت کا ہے اشارا
منزل نے پھر پکارا
لوگو قدم بڑھا دو
ہر ظلم کو مٹا دو!!

ذہنوں میں ارتقاء کی ہر سوچ جل رہی ہے
ہر دل میں وحشتوں کی اک آگ پل رہی ہے
میرے وطن کے بیٹو اب خاک پر نہ لیٹو
دھرتی فلک بنا دو
ہر ظلم کو مٹا دو!

طاغوت کا مقدر تاریک ہو چکا ہے
اب ہر چراغ وقفِ تحریک ہو چکا ہے
تاروں کی جگمگاہٹ کلیوں کی مسکراہٹ
ہر ہونٹ پر سجا دو
ہر ظلم کو مٹا دو

Marfat.com

بہتے رہیں ہمیشہ جھرنے یہ ولولوں کے
اب ختم ہو رہے ہیں آزار فاصلوں کے
آئے گا سبز موسم بڑھتے چلو یُوں پیہم
گرتوں کو حوصلہ دو
ہر ظلم کو مٹا دو

میدانِ کربلا سے اُٹھتی ہیں پھر صدائیں
آؤ یزیدیت کی دیوار کو گرائیں
ملت کے نوجوانو! قرآں کے پاسبانو!
کچھ کر کے اب دکھادو
ہر ظلم کو مٹا دو

گونجے گا اب عوامی تحریک کا ترانہ
دے گا اسے سلامی اک روز یہ زمانہ
آگے قدم بڑھا کر اس کا علم اٹھا کر
ہر بام پر سجا دو
ہر ظلم کو مٹا دو

Marfat.com

جوانیاں لٹائیں گے، انقلاب لائیں گے

اے وطن کی وادیو اے اداس بستیو
اک نوید جاں فزا آرہی ہے اب سنو
ابر کرب و درد کے اب یہاں نہ چھائیں گے
جوانیاں لٹائیں گے انقلاب لائیں گے

لے کے چل دیئے ہیں ہم، انقلاب کا علم
سب جوان ولولے، ہو رہے ہیں ہم قدم
بڑھ رہا ہے قافلہ، آج سوئے کربلا
خاک میں ملائیں گے، مان ہر یزید کا

پھر زمیں پہ ہم لہو کی کہکشاں سجائیں گے
جوانیاں لٹائیں گے انقلاب لائیں گے

Marfat.com

کتنے گھر جلا دیئے ہیں نفرتوں کی آگ نے
اُلفتوں کو ڈس لیا ہے وحشتوں کے ناگ نے
قریہ قریہ کو بہ کو ناچتی ہیں ظلمتیں
گونجتی ہیں سسکیاں جل رہی ہیں حُرمتیں

اس وطن میں راحتوں کے دیپ ہم جلائیں گے
جوانیاں لٹائیں گے انقلاب لائیں گے

رو رہی ہے ہر نگر تار تار زندگی
ڈھونڈتی ہے منزلیں بے قرار زندگی
ولولے حیات کے سرد ہیں، نڈھال ہیں
آج ہر نگاہ میں کس قدر سوال ہیں

غمزدوں کو زندگی کا رُخ نیا دکھائیں گے
جوانیاں لٹائیں گے انقلاب لائیں گے

Marfat.com

رہبروں کی بھیڑ میں اک عظیم راہبر
انقلاب کی صدا دے رہا ہے ہر نگر
ہر فصیل ظلم کو بڑھ کے توڑ دیں گے ہم
رُخ ہوائے تند کا، بڑھ کے موڑ دیں گے

ہم وفا کے راستوں سے، لوٹ کر نہ جائیں گے
جوانیاں لٹائیں گے، انقلاب لائیں گے

مشکلیں، اذیّتیں، راستوں کی گرد ہیں
جان لے عدو کہ ہم معرکوں کے مرد ہیں
طے کریں گے عزم سے پتھروں کی رہگذر
ہم قدم ہے روشنی، ولولے ہیں ہم سفر

جراتوں سے پربتوں میں راستے بنائیں گے
جوانیاں لٹائیں گے انقلاب لائیں گے

Marfat.com

طوفان

ہم کو چاہئے روٹی پانی، تم مانگو ایوان
اپنا جیون آگ کی دھونی، تم اِس سے انجان
ریزہ ریزہ خواب ہمارے، سُکھ تم پہ قربان
کیسے اپنے اور تمہارے رستے ہوں یکجان
ہو جاؤ تم ہم جیسے یا ہم کو ملے اڑان
ورنہ اونچ اور نیچ یہ بننے والی ہے طوفان

تیرا ہر پل تیری ہر خواہش کا ہو جلاد
بیٹھے بیٹھے آن پڑے گر تم پر بھی اُفتاد
چوراہے پر ماری جائے تیری بھی اولاد
پھر تجھ کو معلوم ہو کیا ہے غربت کی رو داد
چھوڑ سکے تو چھوڑ دے خود ہی آج ہماری جان
ورنہ اونچ اور نیچ یہ بننے والی ہے طوفان

Marfat.com

تیرے گھر بھی بجلی جائے، گیس کو تُو بھی روئے
خدشے شب بھر کاٹیں تجھ کو، چین کی نیند نہ سوئے
فٹ پاتھوں کی خاک تُو چھانے، سر پہ پتھر ڈھوئے
پھر رہزن کے ہاتھوں اپنی ساری پُونجی کھوئے
ہمّت ہے تو جھیل اسے، محسوس تو کر بحران
ورنہ اونچ اور نیچ یہ بننے والی ہے طوفان

چھوڑ کے اپنا عیش کدہ، یہ اپنا تاج محل
تپتی دُھوپ میں تُو بھی اک دن رزق کمانے چل!
خالی مُٹھی، دیکھ کے ڈھلتا سورج، تو بھی ڈھل
گھر کا بجھتا چولہا دیکھ کے ہو جائے تُو شل
جی کے دیکھ غریب کے جیسا چھوڑ کے جھوٹی شان
ورنہ اونچ اور نیچ یہ بننے والی ہے طوفان

Marfat.com

تنکا تنکا جوڑ کے بیٹی رخصت کر کے دیکھ
اک جیون کی خاطر تو بھی برسوں مر کے دیکھ
جن حالات سے مفلس گزرے تو بھی گزر کے دیکھ
آئینوں میں چھپ چھپ جلوے چشمِ تر کے دیکھ
پھیر دے ظلم کی جانب اپنے سارے تیر کمان
ورنہ اونچ اور نیچ یہ بننے والی ہے طوفان

بدمعاشوں کے ٹولے کو ہم راہنما کیوں مانیں
سانپوں کی پھنکار کو لوگو، حق کی صدا کیوں مانیں
بدبودار ہواؤں کو ہم بادِ صبا کیوں مانیں
زہر میں ڈوبی راکھ کو ہم، مرضوں کی دوا کیوں مانیں
ہر فرعون کو بتلا دو اب بن جائے انسان
ورنہ اونچ اور نیچ یہ بننے والی ہے طوفان

Marfat.com

انتخابی نظام

یہ انتخابی نظام ایسا سفر ہے جس میں
نہ کوئی منزل نہ منزلوں کا سراغ کوئی
کہ جس کے ہر سنگِ میل پر ہیں گڑی صلیبیں
جہاں سے چلتے ہیں لوٹ آتے ہیں پھر وہیں پر
عجب سفر ہے یہ دائروں کی مسافتوں کا
قدم قدم پر بچھے ہوئے ہیں بھنور زمیں پر

یہ انتخابی نظام ایسا گڑھا ہے جس میں
لگا کے نعرے یہ کود جاتی ہے قوم ایسے
کہ سالہا سال تک چٹختی ہیں ہڈیاں پھر
نہ کوئی مرہم، نہ کچھ مداوا اذیتوں کا
غبار چھٹتا ہے خوش گمانی کا جب نظر سے
تو بھید کھلتا ہے حکمرانوں کی نیّتوں کا

Marfat.com

یہ انتخابی نظام ہے سبز باغ ایسا
جو مفلسوں کے لئے اگاتا ہے بس امیدیں
کہ جس کا پھل چند خاندانوں کا رزق ٹھہرے
جو قوم کی سمت صرف چھلکے اُچھالتے ہیں
نچوڑ لیتے ہیں قطرہ قطرہ لہو رگوں سے
اور اس سے اپنی غلیظ نسلوں کو پالتے ہیں

یہ انتخابی نظام ہے ایک کھیل ایسا
جو زور سے زر کے زیر کرتا ہے ہر زبر کو
جو قابلیّت کو دے کفن، جاہلوں کو رُتبہ
جو تاجروں کو کرے مسلّط بنا کے رہبر
قسم خدا کی، جو بس چلے اپنی بے بسی کا
ڈبو دے دریا میں ایسے سارے اٹھا کے رہبر

Marfat.com

یہ انتخابی نظام ہے اک سراب جیسا
کہ ریت ہو کر دکھائے تشنہ دہن کو پانی
یہ کیسے قانون اور کیسے یہ ضابطے ہیں
جو غاصبوں اور جابروں کو نہ روک پائیں
یہ کیسا منحوس، وحشیانہ ہے فیض اس کا
کہ لُوٹنے والے راہزن پھر سے لوٹ آئیں

Marfat.com

ایسی جمہوریت ہم نہیں مانتے

ہر گھٹا چند لوگوں پہ برسے جہاں
اپنے حق کو ہر اک شخص ترسے جہاں
جس میں حاکم، ہتھیلی پہ افلاس کی
آنسوؤں کا یہ ماتم نہیں جانتے
ایسی جمہوریت ہم نہیں مانتے

ان کا چلتا اسی دور میں کام ہے
یہ تو ان کے مفادات کا نام ہے
اس کے پروردہ دھرتی سے رستا لہو
اور وحشت کا عالم نہیں جانتے
ایسی جمہوریت ہم نہیں مانتے

Marfat.com

ووٹ کا ایک دن، یہ ترے ساتھ ہے
پھر یہ اونچے محلوں کی سوغات ہے
روتے روتے پھر اگلے الیکشن تلک
کب نکل جائے گا دم، نہیں جانتے
ایسی جمہوریت ہم نہیں مانتے

جس میں گھوڑے گدھے سب برابر رہیں
ہوں جو کثرت میں جاہل تو برتر رہیں
جس میں علم و ہنر کا جنازہ اُٹھے
کوئی جانے مگر ہم نہیں جانتے
ایسی جمہوریت ہم نہیں مانتے

آمریت میں بھی خوں سے تر ہو گئے
یہ جو آئی تو تاریک گھر ہو گئے
کب تلک زخم کھائیں گے اہلِ وطن
اور کتنا ہے دم خم، نہیں جانتے
ایسی جمہوریت ہم نہیں مانتے

Marfat.com

مان لے اب کہ تیری نہ میری ہے یہ
ایک عیاش طبقے کی لونڈی ہے یہ
ہاں فقط انقلاب اپنا دمساز ہے
حکمراں یہ دمادم نہیں جانتے
ایسی جمہوریت ہم نہیں مانتے

Marfat.com

بول فقیرا بول

ہاتھ ہیں دو، اِک ہاتھ میں ایٹم، ایک میں ہے کشکول

کیا ہے تیرا مول
بول فقیرا بول

دو آنکھیں، اِک آنکھ میں غیرت، دُوجی کجھ ناں پھول

کیا ہے تیرا مول
بول فقیرا بول

تاباں تاباں، روشن روشن تیرے محل منارے
دُکھ سے عاری چہرہ تیرا، شاد ترے ہر کارے
تو کُرسی پر، کرسی نیچے دفن خزانے سارے
پھر بھی تیری حرص نہ ٹوٹے، نیت جائے ڈول

کیا ہے تیرا مول
بول فقیرا بول

Marfat.com

سیاست تیری صرف تجارت، بس اِک کالا دھندہ
مار کے غیرت اپنی مانگے مُلکوں مُلکوں چندہ
تجھ کو اس سے مطلب ہی کیا دھندہ ہے گر گندہ
قوم کی عزت کے بدلے تو سونا چاندی تول
کیا ہے تیرا مول
بول فقیرا بول

قوم نے تجھ کو تخت دیا اور تو نے زخم چٹائے
غیر کو تم نے اپنا سمجھا اور اپنے ٹھکرائے
لہرائے جو ڈالر اُس کے آگے جھک جُھک جائے
اُڑتی جائے گڈی تیری، کھاتی جائے جھول
کیا ہے تیرا مول
بول فقیرا بول

Marfat.com

پھیلے ہاتھ، ہوس میں ڈوبی آنکھیں، دل بے تاب
قرضوں، بھیک، امداد کا مانگے روز نیا سیلاب
کب یہ تیرا پیٹ بھرے گا، کب ہوگا سیراب
زہر کرپشن کا اِس دیس کے خون میں اور نہ گھول

کیا ہے تیرا مول
بول فقیرا بول

Marfat.com

چراغ تلے اندھیرا

عجیب ہے یہ نظام لیکن
عجیب تر ہے تضاد اس کا
کہ وہ کساں جو زمیں کا چہرہ نکھارتا ہے
گُل تمنا کی سبز خوشبو
جو وادیوں میں اُتارتا ہے
اسی کا چہرہ
بجھا ہوا ہے
غبارِ غم سے اٹا ہوا ہے
جو خشک مٹی کی تشنگی کو لہو سے سیراب کر رہا ہے
پیاس سے آپ مر رہا ہے
جو بکھرے دانے سمیٹتا ہے
وہ رفتہ رفتہ بکھر رہا ہے
اور مزدور
جس کے دم سے

Marfat.com

جبین روشن ہے اس وطن کی
وہ آپ ظلمت میں جی رہا ہے
بُھوک کا زہر پی رہا ہے
ہر اک ہُنر بے مراد اس کا،
عجیب ہے یہ نظام لیکن
عجیب تر ہے تضاد اس کا

Marfat.com

دور اِک ٹکڑا بدلی کا

بٹ ملک جٹ رانے گجر، چیٹھے ڈوگر ملّھی ہم
خان ارائیں راجے کھوسے، مغل ٹوانے لودھی ہم
اہل حدیث، دیو بندی ہم، شیعہ ہم اور سُنّی ہم
پنجابی، پختون، سرائیکی، سندھی اور بلوچی ہم
پیپلیئے اور مہاجر، مسلم لیگی اور سونامی ہم
اتنی تقسیموں میں بولیں، کیسی کیسی بولی ہم!

رحم خدایا، رحم خدایا، تو ہے مالک رب رحمان
کب اپنی پہچان بنیں گے اِک اسلام اور پاکستان

ہم میں سے ہر شخص ہے ذمہ دار ہر اِک انہونی کا
پوچھے رہبر حال نہ دیکھا دیس یہ زخمی زخمی کا

Marfat.com

سایا ساتھ لئے پھرتے ہیں، اپنی اپنی سولی کا
سب دعوے، منشور کہ جیسے، دور اک ٹکڑا بدلی کا
علم، ہنر اور ملّی وحدت، بھولے راز ترقی کا
ہم نے دیکھے ذات، قبیلے، کب سوچا ہے دھرتی کا؟

غربت، دہشت اور جہالت کیوں نہ بنتے پھر پہچان
کب اپنی پہچان بنیں گے اِک اسلام اور پاکستان

قریہ قریہ، خانہ خانہ، کیسے کیسے بکھرے ہیں!
اک دوجے پر ہنستے ہیں ہم، اک دوجے کو ڈستے ہیں
اپنے آپ کو مارا ہم نے، اپنے آپ سے الجھے ہیں
اپنے نام نمود کی خاطر، جیتے ہیں ہم مرتے ہیں
ساری دنیا آج تماشائی، ہم لوگ تماشے ہیں
قد آور کب قوم ہوئی وہ، لیڈر جس کے بونے ہیں

کب تک ذلت کے رستوں پر، ہم کو ہونا ہے ہلکان
کب اپنی پہچان بنیں گے اِک اسلام اور پاکستان

Marfat.com

مِرا قائد

مرا قائد خدا کی رحمتوں کا خاص سایا ہے
ہوئی ہوگی کرم کی خاص بارش اس جگہ لوگو!
وہ جس مٹی سے قدرت نے مرا قائد بنایا ہے
مرا قائد خدا کی رحمتوں کا خاص سایا ہے

میں اُن قدموں سے لپٹی اپنی سانسیں دیکھ لیتا ہوں
جنہوں نے مصطفیؐ دیکھا، وہ آنکھیں دیکھ لیتا ہوں
اسی ماتھے پہ بوسہ مصطفیؐ کا جگمگایا ہے
مرا قائد خدا کی رحمتوں کا خاص سایا ہے

Marfat.com

اُجالا زندگی کا ہے، وہ صبحِ نو کی صورت ہے
وہ ایسا رنگ ہے جو، ہر گلستاں کی ضرورت ہے
اسے خوشبو نے چاہا ہے، صبا نے گنگنایا ہے
مرا قائد خدا کی رحمتوں کا خاص سایا ہے

وہ جس کے فکر نے تاباں کئے گوشے زمانے کے
بنے پیغام جس کے دن، نیا خورشید آنے کے
وہ جس کے رتجگوں نے ایک عالم کو جگایا ہے
مرا قائد خدا کی رحمتوں کا خاص سایا ہے

وہ جس عنوان میں چمکے، اُسے تابندہ کر جائے!
وہ جس مضمون کو چھُو لے، اسی میں سانس بھر جائے
کہیں ایسا بھی دیکھا ہے؟ کہیں ایسا بھی پایا ہے؟
مرا قائد خدا کی رحمتوں کا خاص سایا ہے

Marfat.com

وہ اپنے وقت کا رُومی ہے، رازی ہے، غزالی ہے
پرانی روشنی اس دور پر قدرت نے ڈالی ہے
وہ رنگ اسلاف کا ہم کو خدا نے پھر دکھایا ہے
مرا قائد خدا کی رحمتوں کا خاص سایا ہے

ہم اس کے دور میں زندہ ہیں لوگو! یہ سعادت ہے
جو اس سے ہو گیا محروم وہ محرومِ قسمت ہے
بہت خوش بخت ہے جس نے اسے دل میں بسایا ہے
مرا قائد خدا کی رحمتوں کا خاص سایا ہے

Marfat.com

وہ ملکِ سخن کا شہزادہ

(دعوتِ خطاب)

وہ عشقِ نبیؐ کا دلدادہ
وہ ملکِ سخن کا شہزادہ
جو بولے تو اسرار کھلیں
یا قوتوں کے بازار کھلیں
پھر لفظوں کے دربار کُھلیں
پھر معنوں کے انبار کُھلیں
کئی بند درِ افکار کھلیں
ہاں جب یہ لبِ اظہار کُھلیں

پھر جذبے موتی چُنتے ہیں
پھر خار بھی ریشم بُنتے ہیں
خود نغمے بھی سر دُھنتے ہیں
جیسے بیٹھ کبوتر سُنتے ہیں

Marfat.com

ہر دل کی کلی کھل جاتی ہے
خود خوشبو وجد میں آتی ہے
ہر روح کو جو مہکاتی ہے
پھر طیبہ میں لے جاتی ہے
ہر شخص سکندر ہوتا ہے
چاہت کا سمندر ہوتا ہے
اک نور سا اندر ہوتا ہے
آنکھوں میں قلندر ہوتا ہے
اک چہرہ روشن ہے
مسکان سحر سے پیاری ہے
دل چیر کے اندر آ اُترے
گُل لہجہ، آنکھ کٹاری ہے

یہ قائد نام ہے عظمت کا
یہ قائد ناز ہے اُمت کا
یہ قائد پیکر حکمت کا
یہ قائد دیپ محبت کا

Marfat.com

یہ قائد نور فراست کا
یہ قائد عزم صداقت کا
یہ قائد ابر ہے رحمت کا
یہ قائد فخر خطابت کا
اب کان لگاؤ جس جانب
ہر سمت صدا ہے طاہر کی
ہر ہونٹ پہ نام ہے طاہر کا
سوچوں میں ضیاء ہے طاہر کی

جذبوں میں طاہر طاہر ہے
آنکھوں میں طاہر طاہر ہے
صبحوں میں طاہر طاہر ہے
شاموں میں طاہر طاہر ہے
پھولوں میں طاہر طاہر ہے
کلیوں میں طاہر طاہر ہے
رستوں میں طاہر طاہر ہے
گلیوں میں طاہر طاہر ہے

Marfat.com

ہر آن میں طاہر طاہر ہے
ہر جان میں طاہر طاہر ہے
وجدان میں طاہر طاہر ہے
ارمان میں طاہر طاہر ہے
للکار میں طاہر طاہر ہے
یلغار میں طاہر طاہر ہے
کہسار میں طاہر طاہر ہے
گلزار میں طاہر طاہر ہے

ابھی قائد میرا بولے گا
پھر پھول سے جھڑنے والے ہیں
بے رنگ سماعت کے اندر
پھر موتی جڑنے والے ہیں
پھر عاشق کملی والےؐ کے
قدموں میں پڑنے والے ہیں
طاغوت کے کالے سینے میں
کچھ تیر سے گڑنے والے ہیں

Marfat.com

لہجے کے نور سے ظلمت کے
پھر پاؤں اکھڑنے والے ہیں
ان نفرت کے شیطانوں سے
پھر شُعلے لڑنے والے ہیں
آواز یہ روحوں میں بھرلو
پیغام بسا لو سینے میں
چلو انگلی تھام کے قائد کی
چلتے ہیں شہر مدینے میں

Marfat.com

استقبالِ قائد

اداس لوگو! نظر اٹھاؤ
وہ دیکھو دیکھو وہ کون آیا
یہ کس کا چہرہ چمک رہا ہے
یہ کون آنکھوں میں جگمگایا
اداس لوگو! نظر اٹھاؤ!
وہ دیکھو دیکھو وہ کون آیا

Marfat.com

وہ جس کے ہجر و فراق سے یہ
اُجاڑ گلیاں دہک رہی تھیں
وہ جس کو جذبے پکارتے تھے
یہ آرزوئیں سسک رہی تھیں
اگرچہ یہ سانس چل رہے تھے
یہ دھڑکنیں بھی دھڑک رہی تھیں
مگر جدائی میں لمحہ لمحہ
اداسیاں یہ بھڑک رہی تھیں

وہ کس نے موسم بدل دیئے پھر
یہ کون پھر سے بہار لایا
اداس لوگو! نظر اٹھاؤ!
وہ دیکھو دیکھو وہ کون آیا

وہ جس سے لرزاں ہے ہر اندھیرا
وہ جو اُجالا ہے، روشنی ہے

Marfat.com

خدا کے دیں کا جو پاسباں ہے
مرے وطن کی جو دلکشی ہے
نہ ہو تو بے رنگ ہے سبھی کچھ
جو ہو تو ہر سمت چاندنی ہے
جو زندہ رکھتا ہے حوصلوں کو
وہ گونج، جس کی گلی گلی ہے
وہ انقلابی صدا ہے یہ جو
ہر ایک بستی سے اُٹھ رہی ہے

وہ جس نے مُردہ دلوں کو آ کر
شعور بخشا، اُنہیں جگایا
اداس لوگو! نظر اٹھاؤ!
وہ دیکھو دیکھو وہ کون آیا

شعورِ پیرو جوان بن کر
وہ آیا حق کی اذان بن کر
نئی سحر کا نشان بن کر
وہ بے زباں کی زبان بن کر

Marfat.com

نڈھال لوگوں کی جان بن کر
وطن کے فردا کی شان بن کر
وہ میری دھرتی کا مان بن کر
چمن چمن نگہبان بن کر
غریب کا ترجمان بن کر
ترا مرا پاسبان بن کر
ہر ایک طوفان سے لڑا جو
نہ آندھیوں میں جو ڈگمگایا
اداس لوگو! نظر اٹھاؤ!
وہ دیکھو دیکھو وہ کون آیا

وہ دیکھو! کیسا ہے آنے والا
ہر ایک سُو جگمگانے والا
پیام حق کا سنانے والا
غرورِ باطل مٹانے والا
وفا کے پرچم اُٹھانے والا
وہ سوئے طیبہ بُلانے والا

Marfat.com

وہ آیا شمعیں جلانے والا
وہ آیا شعلے بجھانے والا
وہ آیا چاہت لٹانے والا
وہ آیا ہمت بڑھانے والا
وہ آیا دِل میں سمانے والا
وہ آیا منزل دکھانے والا
وہ آیا گلشن کھلانے والا

یہ طاہر القادری ہے لوگو!
کہ جس سا ہم نے کہیں نہ پایا
اداس لوگو! نظر اٹھاؤ!
وہ دیکھو دیکھو وہ کون آیا

یہ التجا کا ثمر ہے طاہر
کسی دعا کا اثر ہے طاہر
یہ اک پیامِ سحر ہے طاہر
یہ روشنی کی خبر ہے طاہر

Marfat.com

یہ دھوپ میں اک شجر ہے طاہر
تیرا مرا چارہ گر ہے طاہر
عظیم ہے، دیدہ ور ہے طاہر
اِدھر ہے طاہر اُدھر ہے طاہر
ہماری جاں ہے، جگر ہے طاہر
خدا کا بخشا گہر ہے طاہر
نبیؐ کا فیضِ نظر ہے طاہر

وہ جس نے جانا ہے اِس کو، اُس کی
نظر میں کوئی نہ پھر سمایا
اداس لوگو! نظر اٹھاؤ!
وہ دیکھو دیکھو وہ کون آیا

Marfat.com

نڈھال لوگ بنو سمندر

مرے سلگتے وطن کے فرعون
یہ تکبّر انا کے پُتلے
یہ کیا سمجھتے ہیں
احتجاجی مظاہروں کو
یہ بکھری بکھری سی ٹولیوں کو
یہ پھیلی پھیلی سی جھولیوں کو
دکھوں سے لبریز بولیوں کو
یہ کیسے غصے میں
لال پیلے ہجوم نکلے
یہ کیسا لاوا
وطن کی سڑکوں پہ پھٹ رہا ہے
مگر نتیجہ؟
جگر تو اپنا ہی کٹ رہا ہے

Marfat.com

یہ کس کی گاڑی
ہوئی ہے پھر آج نذرِ آتش
یہ حکمراں تو نہیں تھا لوگو!
یہ اپنے جیسا ہی آدمی تھا
کہ یہ بھی محرومِ زندگی تھا
کہاں یہ پتھر گرا ہے اب کے؟
کہاں سے چھن کی صدا یہ آئی؟
یہ شیشہ ٹوٹا ہے کس کے گھر کا
یہ کس دوکاں سے دھواں اُٹھا ہے
یہ حکمراں تو نہیں ہیں لوگو!
یہ اپنے جیسے ہی آدمی ہیں
کہ یہ بھی محرومِ روشنی ہیں
ان احتجاجی مظاہروں میں
ہم اپنے جیسوں کو
زخم دے کر، وطن کے دیوار و در جلا کر
سمجھ رہے ہیں

Marfat.com

کہ جیسے ایواں دہل گیا ہے
نہیں نہیں، بس

یہ انتقام اور
نفرتوں کا ابلتا لاوا
یہ چند لمحے بہل گیا ہے
یہ جلتے ٹائر
وطن کی سڑکوں پہ جل رہے ہیں
یہ کیا سمجھتے ہو؟
اِن سے حاکم بدل رہے ہیں؟
یہ کیا سمجھتے ہو؟
ان سے سارے ستم کے بادل یہ ٹل رہے ہیں؟
یہ جلتے ٹائر
ہماری اپنی فضا کو مجبوس کر رہے ہیں
جنہیں دکھانا یہ چاہتے ہو
کہاں وہ محسوس کر رہے ہیں؟
وہ اور مایوس کر رہے ہیں

Marfat.com

ان احتجاجی مظاہروں میں
جو دھاڑتے ہیں
ہم اپنے سر ہی جو پھاڑتے ہیں
غرض ہے کیا اس سے ظالموں کو
وہ کیا سمجھتے ہیں
احتجاجی مظاہروں کو
یہ اپنی نفرت سنبھال رکھو
اک ایسے دن کے لئے یہ جذبے اُجال رکھو
کہ جب یہ پتھر
جو اپنے جلسوں پہ اٹھ رہے ہیں
بدل کے رخ اپنا ظالموں کی طرف گریں گے
تبھی غریبوں کے دن پھریں گے
یہ چھوٹی چھوٹی سی
آبِ جُو جیسی تُند نہریں
بپھرتی لہریں
چلو بنا دیں ملا کے ان کو وہ اک سمندر

Marfat.com

بہا کے لے جائے
غرق کر دے جو ظالموں کو
بدل کے رکھ دے
جو پل میں سارے ہی منظروں کو
جو بننا چاہو
تم اپنی تقدیر کے سکندر
تو بکھرے بکھرے
نڈھال لوگو بنو سمندر
گرفت میں لے لو ساحلوں کو
ڈبو دو سارے ہی جابروں کو
وہ کیا سمجھتے ہیں
احتجاجی مظاہروں کو
یہ بکھری بکھری سی ٹولیوں کو
یہ پھیلی پھیلی سی جھولیوں کو
دکھوں سے لبریز بولیوں کو

Marfat.com

وطن آزاد کب ہو گا

شکاری باغبانوں سے چمن آزاد کب ہو گا؟
لٹیرے حکمرانوں سے وطن آزاد کب ہو گا؟

نظر میں گھومتی ہیں بے بسی کی کتنی تصویریں
بدلتا کچھ نہیں، سنتے ہیں ہم ہر روز تقریریں
فقط تقریر سے کٹتی نہیں قدموں کی زنجیریں
کٹیں گی کب یہ زنجیریں، بدن آزاد کب ہو گا؟
لٹیرے حکمرانوں سے وطن آزاد کب ہو گا؟

یہ پھر بارود نے چھوڑا دھواں پھولوں کی گلیوں میں
یہ پھر خوشبو کا دم گھٹنے لگا ہے کھلتی کلیوں میں
نگہباں اس گلستاں کے ہیں کھوئے رنگ رلیوں میں
ہے زنداں میں بہاروں کا چلن، آزاد کب ہو گا؟
لٹیرے حکمرانوں سے وطن آزاد کب ہو گا؟

Marfat.com

پھر آئیں گے، ستم ڈھا کر ستم گر کہتے جاتے ہیں!
یہ کیسے لوگ ہیں یا رب، ستم جو سہتے جاتے ہیں!
یہ خاموشی سے کیوں طوفان میں یوں بہتے جاتے ہیں
زباں تو ہے مگر ان کا سُخن آزاد کب ہوگا؟
لٹیرے حکمرانوں سے وطن آزاد کب ہوگا؟

بدل ڈالو خدارا خود کو، لانا ہے جو بدلاؤ
نظامِ ظلم کو اب آخری انجام دکھلاؤ
وطن اہلِ وطن سے کہہ رہا ہے، کچھ تو بتلاؤ؟
مرا کانٹوں سے اُلجھا پیرہن آزاد کب ہوگا؟
لٹیرے حکمرانوں سے وطن آزاد کب ہوگا؟

Marfat.com

کچھ لوگ بھی یاں واقفِ انکار بہت تھے
کچھ ہم بھی ترے شہر میں خود دار بہت تھے

صحرا کی کڑی دُھوپ میں چلتا رہا لیکن
ٹوٹا ہے وہاں دم جہاں اشجار بہت تھے

غم، کرب، ستم، لاکھ تھے، کس کس سے نبھاتا
میں ایک تھا اور میرے طلب گار بہت تھے

اک روز میں خوں خوار قبیلے سے جو گزرا
دیکھا تو وہاں صاحبِ دستار بہت تھے

پوچھے گا اگر کوئی کہ کیوں قافلہ بھٹکا
تاریخ بتائے گی کہ سالار بہت تھے

Marfat.com

آزلام کے ہوتے ہوئے کیا عید مناتے
اشکوں کے منانے کو یہ تہوار بہت تھے

ٹوٹی ہوئی تنہا سی مری قبر پہ لکھ دو
دُنیا میں مرے فن کے پرستار بہت تھے۔

ہر سانس ترے پیار کی خوشبو میں بسا تھا
جھونکے بھی ترے شہر کے عطّار بہت تھے

مایوس مسافر ہی تھے انوارؔ وگرنہ
ساحل کے بھنور میں بھی تو آثار بہت تھے

Marfat.com

٭

ٹھہر گیا ہے تو جب بھی نظر کے آنگن میں
غزل کے پھول کھلے ہیں ہنر کے آنگن میں

حریمِ دل میں اترتی ہیں یوں تری یادیں
کہ جیسے آئیں فرشتے بشر کے آنگن میں

تمہارے بعد ہوا نے بجھا کے شمعوں کو
اڑائی خاک بہت میرے گھر کے آنگن میں

خود اپنے ہاتھ سے دفنائے گا اِسے سورج
گرے گا رات کا لاشہ سحر کے آنگن میں

گلاب گرتے رہے پتھروں کے دامن پر
عذاب اترتے رہے دیدہ ور کے آنگن میں

Marfat.com

چراغ ہوں میں، مری شام بھی تو آئے گی
دھرا ہوا ہوں ابھی دوپہر کے آنگن میں

ملے ہوئے ہیں یہ انوار آگ اور پانی
جلے ہیں خواب مری چشمِ تر کے آنگن میں

Marfat.com

عمر ہے بہتے ہوئے پانی کے دھارے کی طرح
زندگی جامد ہے دریا کے کنارے کی طرح

کیوں پگھلتا جا رہا ہوں قطرہ قطرہ رات دن
کیا دہکتا ہے مرے اندر شرارے کی طرح

چل گیا دھوکے کا سکّہ وقت کے بازار میں
دل وفا کے تاجروں میں تھا خسارے کی طرح

تیر بن جاتی ہے زیرِ لب منافق کی ہنسی
جب گلے ملتا ہے تو لگتا ہے آرے کی طرح

اس کے ظاہر پہ نہ جائے دل کہ اس کا بھی یہاں
رنگ چاندی کا مگر فطرت ہے پارے کی طرح

Marfat.com

اس کی باتوں پر یقیں کر کے میں پچھتایا بہت
راہزن تھا اور لگتا تھا سہارے کی طرح

یہ کریں گے وہ کریں گے سوچتے ہیں ہم مگر
دھوپ کے آنگن میں رہتے ہیں غبارے کی طرح

میں خوشی سے دشتِ ظلمت میں بھی جی لوں گا جو تم
میری آنکھوں میں رہو چمکو ستارے کی طرح

ہار کر بھی چل اُٹھا کے سر یہاں انوارؔ تو
جیت میں چلنا جھکا کے سر کو ہارے کی طرح

Marfat.com

رتجگے

دُکھوں سے ہانپتے لمحو!
شبِ غم کے سیہ دھارو!
ذرا اک پل ٹھہر جاؤ!
بتاؤ خواب کی گلرنگ وادی کا نشاں کوئی
کہاں اُمید میں لپٹے ہوئے جگنو چمکتے ہیں
کہاں کلیاں چٹکتی ہیں
کہاں منظر مہکتے ہیں
وہ رستے کیسے رستے ہیں؟
جہاں سے تتلیاں خوش رنگ سپنوں کی گزرتی ہیں
وہ آنکھیں کیسی آنکھیں ہیں جہاں نیندیں اترتی ہیں
اندھیرے بانٹتی راتو

Marfat.com

تمہاری بند مٹھی میں
کسی حرفِ تسلّی کا وہ جگنو بھی نہیں کوئی
جسے سہمی ہوئی
پلکوں کی جھالر میں چھپا لیں ہم
کبھی دیکھو تو
سناٹوں کی دیواروں کے اس جانب
وہ آنکھیں سو نہیں سکتیں
وہ پتھرائی ہوئی آنکھیں
جنہیں آکاش میں پھیلے ہوئے
لاکھوں ستاروں میں
وہ تارا ڈھونڈنا ہو جس کی پیشانی پہ قدرت نے
انہی کے خواب لکھے ہوں
وہ آنکھیں جاگتی ہیں
جن میں چبھتی اور بکھرتی کرچیوں کے زخم رہتے ہیں
انہی زخموں کے میلے میں
دُکھوں کے تیز ریلے میں

Marfat.com

جو ٹیسیں رقص کرتی ہیں
تو سانسوں کی طنابیں ہر دھمک پہ کانپ جاتی ہیں
اگر شہرِ بدن میں
حشر سا برپا ہو چیخوں کا
تو پھر آنکھوں میں نیندیں بھی کہاں خیمے لگاتی ہیں
لہو چاٹیں گی آخر کب تلک
بے خوابیاں یونہی
شکستہ آئینوں کی یہ چبھن کب تک سہیں گے ہم
گزرتی بھاگتی اس عمر کا
کچھ فیصلہ تو ہو
یہ کیا کہ رتجگوں کی آنچ ہی میں صرف ہو جائے
بھڑک جائے بدن یا سرد ہو کے برف ہو جائے

Marfat.com

❁

یادوں کے ساحلوں پہ اُترا نہ کر زیادہ
جو ہو چکا ہے اس کو سوچا نہ کر زیادہ

مرہم بکف ہوا کے موسم گزر چکے ہیں
بیتے سمے کا رستہ دیکھا نہ کر زیادہ

دھیرے سے شب کو جلتی پلکوں پہ ہاتھ رکھ کے
کہتا ہے کون مجھ سے، جاگا نہ کر زیادہ

ایسا نہ ہو صدا بھی اس کی نہ سن سکوں میں
اے دکھ مری رگوں میں گونجا نہ کر زیادہ

اے شام، مسکرانا تو بھی نہ بھول جائے
میری اداسیوں سے کھیلا نہ کر زیادہ

Marfat.com

چہروں کی بھیڑ بھی ہے تنہائیوں کا میلہ
جُھرمٹ میں کھو کے خود کو تنہا نہ کر زیادہ

آنکھیں جھکا کے اپنے اندر بھی جھانک اک دن
باہر کے آئینے ہی دیکھا نہ کر زیادہ

ہر بار گونجتی ہے اک چیخ سی رگوں میں
اے دوست حال میرا پوچھا نہ کرزیادہ

پھینکیں گی یہ ہوائیں تجھ پر ہنسی کے پتھر
انوار دکھ دریچے کھولا نہ کر زیادہ

Marfat.com

آنکھ دھوکا کھا گئی رنگِ سحر کے ہاتھ سے
بجھتے دیکھے ہیں دیئے بھی دیدہ ور کے ہاتھ سے

اب ہوائیں مجھ کو جانے کس نگر لے جائیں گی
برگ کی صورت گرا ہوں اک شجر کے ہاتھ سے

لوٹ آئے اپنے شانوں پر تھکن اوڑھے ہوئے
لُٹ گئے جو راستے میں ہم سفر کے ہاتھ سے

ساحلوں کی موج میں ہم کو ڈبوتے ہیں وہی
چھین کر لاتے ہیں ہم جن کو بھنور کے ہاتھ سے

Marfat.com

بے بسی، بے چارگی، آشفتگی، درماندگی
کیسے کیسے گل کھلے ہیں چارہ گر کے ہاتھ سے

گرتے گرتے یوں سنبھل جانا بتا کیسا لگا؟
زندگی کی راہ میں اِک دربدر کے ہاتھ سے

درد کی یہ سنگتیں انوار گہری ہیں بہت
دستِ دل نکلا نہیں زخمِ جگر کے ہاتھ سے

Marfat.com

نوائے عوام

عبرت کا ہم نے خود ہی کو ساماں بنا دیا
پوجا وہ رہبروں کو کہ شیطاں بنا دیا

اندھی سیاستوں نے مفادات کے لئے
ہر شہرِ روشنی کو شبستاں بنا دیا

اپنا بھرے گا پیٹ کہ ان کو کھلائے گا
بھوکوں نے سب سے بھوکے کو سلطاں بنا دیا

جیون کے روگ کا وہ مداوا کرے گا کیا؟
دردوں کا جس نے موت کو درماں بنا دیا

Marfat.com

خود سوزیاں ہوں یا کسی دریا میں خودکشی
محرومیوں نے موت کو آساں بنا دیا!

خود کو سنبھالنے سے نہ فرصت ملے جنہیں
کیسے انہیں وطن کا نگہباں بنا دیا

دیوار و در سے جن کے چھلکتی ہے بوئے خوں
ہم نے اُنہی کو رونقِ ایواں بنا دیا

ہم نے چمن کا تم کو بنایا تھا باغباں!
تم نے گلوں کو شعلۂ رقصاں بنا دیا

کر کے توقُّعات، امیدوں کا قتلِ عام
ہر دِل کو تم نے شہرِ خموشاں بنا دیا

جاری ہے دیکھ فیضِ مساواتِ حکمراں
جنگل کو اور شہر کو یکساں بنا دیا

Marfat.com

نوائے حکمراں

حدِّ ادب، کہ ظلِ الٰہی ہیں ہم یہاں
کیا ہے؟ جو اُس نے عقل کا حیواں بنا دیا

مشکل پڑے تو آتی ہے یادِ خدا بہت
غافل ہیں ہم، تمہیں تو مسلماں بنا دیا

زندہ ہے ملک اتنی کرپشن کے باوجود
مضبوط رب کی ذات پہ ایماں بنا دیا

قبریں سہی مگر ہے تمہیں مالکانہ حق
تاحشر ہم نے رہنے کا ساماں بنا دیا

بیچا جو مُلک کیا ہوا؟ اک مُلک ہی تو تھا
تم نے ذرا سی بات کو طوفاں بنا دیا

Marfat.com

بجلی، نہ گیس، پانی، نہ روٹی، نہ روزگار
دھرتی کو ہم نے چاند کا میداں بنا دیا

سیکھو گے کب خوشامدی لہجوں سے تم ادب؟
بک بک سنی تو اس کو بھی فرماں بنا دیا

محنت کشو! جلاؤ لہو جب تلک جلے
تم نے تو ہم کو رشکِ بہاراں بنا دیا

ہاں رائیگاں نہیں ہے شہیدوں کا خون بھی
جس نے ہماری عیش کا ساماں بنا دیا

Marfat.com

ہوش کر

مُلک بیچا جا چکا ہے، ہوش کر
سب ڈبویا جا چکا ہے، ہوش کر

قد برابر قبر کرنے کے لئے
تجھ کو ناپا جا چکا ہے، ہوش کر

ختم کردے جو ترا نام و نشاں
سب وہ سوچا جا چکا ہے، ہوش کر

چھوڑ دے ان رہبروں کی رہبری
رُخ ہی بدلا جاچکا ہے، ہوش کر

گھر میں تیرے آچکا دشمن ترا
تجھ کو گھیرا جا چکا ہے، ہوش کر

لوریاں تجھ کو سُنا کر جھوٹ کی
پھر سلایا جا چکا ہے، ہوش کر

Marfat.com

دھوپ آ پہنچی ہے اب سر پر ترے
دور سایا جا چکا ہے، ہوش کر

چھوڑ کر آدھے ہی رستے میں تجھے
ظلم ڈھایا جا چکا ہے، ہوش کر

کھول آنکھیں، دیکھ یہ ویرانیاں
باغ اُجاڑا جا چکا ہے، ہوش کر

پھیلتی جاتی ہیں ہر سو زردیاں
خوں نچوڑا جا چکا ہے، ہوش کر

Marfat.com

کیا منظر ہے، ہائے

سائیکل چور گھسیٹ کے چوک کے اندر مارا جائے
جو لُوٹے اِس قوم کی دولت وہ لیڈر کہلائے

شرم نہ ہم کو آئے
کیا منظر ہے، ہائے

چھوٹا جرم کرے تو اُسکی نسلیں بھی دُکھ جھیلیں
ڈھول اڑائے ذلت اُس کی، کُھل کُھل جائیں جیلیں
زور آور قانون سے جتنا کھیل سکیں وہ کھیلیں
جرم کریں یا ظلم کمائیں، کچھ نہ اُن کا جائے

شرم نہ ہم کو آئے
کیا منظر ہے، ہائے

Marfat.com

اسلامی، جمہوری مُلک، مگر معیار جُدا
جُوتی چور پہ جوتے برسیں، دے قانون سزا
کوئی اربوں لُوٹ کے رکھے حق استثناء
جو اعلیٰ ہے، حق ہے اس کا نوچ وطن کو کھائے

شرم نہ ہم کو آئے
کیا منظر ہے، ہائے

''چل اوہ تھانے'' مفلس کو یہ دھاڑ سنائی دے
نوٹوں کے لشکارے میں کب جرم دکھائی دے
سر پیٹے انصاف یہاں، خود عدل دہائی دے
طاقت والا ظالم ہو کر بھی ''صاحب'' کہلائے

شرم نہ ہم کو آئے
کیا منظر ہے، ہائے

Marfat.com

ایک سی نسلیں، ایک سے سانسوں کے ہیں سب مرہون
کیوں چلتے ہیں اِس دھرتی پر پھر دو دو قانون
حاکم خود ہی عدل پہ ماریں روز جہاں شب خون
لاقانونیت سے پھر اس ملک کو کون بچائے
شرم نہ ہم کو آئے
کیا منظر ہے، ہائے

Marfat.com

Democracy is the best Revenge

چھین لیتی ہے نوالے چیخ اُٹھتی ہے عوام
سچ کہا جمہوریت اک بہتریں ہے انتقام

کس کے سائے میں سلامی لی ہے آمر نے یہاں
کب اڑائی ہیں کسی جابر کی اس نے دھجیاں
اس کے ہونٹوں پر بھی رقصاں ہیں لہو کی سرخیاں
بٹ رہی ہے اس کے ہاتھوں، تلخیاں، بس تلخیاں

ووٹ کے بدلے کرے مفلس کا یہ قصہ تمام
سچ کہا جمہوریت اک بہتریں ہے انتقام

Marfat.com

انتقام اس نے کہاں جاگیرداروں سے لیا
آمریت سے نہ ان سرمایہ داروں سے لیا
ظلم سے، کب جبر سے، کب دُکھ کے دھاروں سے لیا
جب لیا اس دیس کے قسمت کے ماروں سے لیا
زہر بانٹے اُن میں جن کے خون کے پیتی ہے جام
سچ کہا جمہوریت اک بہتریں ہے انتقام

آمریت زخم دیتی ہے تو یہ چھڑکے نمک
جسم چیرے وہ تو اُترے روح تک اسکی کسک
دھمکیاں اِک سی، دھماکے ایک سے، اِک سی دھمک
شہ رگیں ڈھیلی کرے گر، وہ تو یہ جائے لپک
وہ اگر سمٹے تو کر دے یہ بھی اپنا فیض عام
سچ کہا جمہوریت اک بہتریں ہے انتقام

Marfat.com

نوچ لو خوابوں کو، خوابوں کی قبائیں نوچ لو
زندگی سے سانس لینے کی ادائیں نوچ لو
ہچکیاں بُنتے لبوں سے سب صدائیں نوچ لو
اس وطن کے سر سے عزت کی ردائیں نوچ لو
روشنی اِسکی نچوڑو، دو اِسے ظلمت کی شام
سچ کہا جمہوریت اِک بہتریں ہے انتقام

صرف وعدوں ہی سے ان لوگوں کو بہلاتے رہو
ہم مسیحا ہیں یہ تقریروں میں سمجھاتے رہو
خواب بیچو اور ''گا'' ''گی'' ''گے'' سے بہلاتے رہو
جتنا چاہو اِن کو استعمال فرماتے رہو
شاہ ابن شاہ تم اور یہ غلام ابنِ غلام
سچ کہا جمہوریت اِک بہتریں ہے انتقام

Marfat.com

یہ نہیں جمہوریت یہ اک سڑا مردار ہے
روح اس کی مار کر کہتے ہو یہ غم خوار ہے
رنگ اس کے چھین کر کہتے ہو یہ گلزار ہے
ہاتھ اس کا کاٹ کر کہتے ہو یہ معمار ہے
پھر بھلا کیسے بدل سکتا ہے دھرتی کا نظام
سچ کہا جمہوریت اک بہتریں ہے انتقام

Marfat.com

دنیاوالو!

حقیقتوں سے نظر چرانا، یہ ہم سے سیکھو
کہ آز ماؤں کو آزمانا یہ ہم سے سیکھو

اناج پر بندروں کو رکھوالیوں پہ رکھنا
گدھوں کو بھی راہبر بنانا، یہ ہم سے سیکھو

وہ جن کے ہاتھوں سے سہالہا سال زخم کھائیں
اُنہیں الیکشن میں پھر جتانا، یہ ہم سے سیکھو

وہ خواہشوں سے لہو کا رِسنا قدم قدم پر
یہ دُکھ اُٹھانا، یہ بھول جانا، یہ ہم سے سیکھو

وہ جو گراتے ہیں منہ کے بل ہم کو دے کے دھوکہ
اُنہی کے جھنڈوں کو پھر اُٹھانا، یہ ہم سے سیکھو

Marfat.com

وطن کو یوں چند خاندانوں کو سونپ دینا
اور اپنے آنگن میں بھوک اُگانا، یہ ہم سے سیکھو

نکلنا تقدیر کو بدلنے کا عزم کرکے
پھر آدھے رستے سے لوٹ آنا، یہ ہم سے سیکھو

وہ اپنی دھرتی کے محسنوں کو ذلیل کرنا
ذلیل لوگوں کو سر چڑھانا، یہ ہم سے سیکھو

یہ کیسے بُنتے ہیں جال گھمبیر سازشوں کے
یہ کیسے بُنتے ہیں تانا بانا، یہ ہم سے سیکھو

بس اپنے آنگن کے زندہ رکھنے کو سب اُجالے
یہ دوسروں کے دیئے بجھانا، یہ ہم سے سیکھو

عزیز رکھنا مفاد اپنا اور اس کی خاطر
وطن کی عزت سے کھیل جانا، یہ ہم سے سیکھو

Marfat.com

سنا ہے دیتی ہے روشنی بھی فریب لیکن
یہ ظلمتوں سے فریب کھانا، یہ ہم سے سیکھو

جو اک گڑھے سے نکل بھی آئیں تو دوسرے میں
یہ کود مرنا، یہ ڈوب جانا، یہ ہم سے سیکھو

یہ اپنے ووٹوں سے مرتے ظالم کو زندہ کرنا
یہ گالیاں دے کے گیت گانا، یہ ہم سے سیکھو

لٹکتی تلوار کے تلے قہقہے لگانا
ہنسی میں خطرات سب اڑانا، یہ ہم سے سیکھو

سفر ہے اب بھی ہمارا بے سمت راستوں پر
سفر میں منزل کو بھول جانا، یہ ہم سے سیکھو

Marfat.com

رکھوں میں نوک پر جوتے کی یہ فرعونیت ساری
یہ سرداروں کی سرداری یہ زرداروں کی زرداری

وطن کا خون پی کر جو نکھرتے ہیں، سنورتے ہیں
نبھا سکتی نہیں ہیں غیرتیں اُن سے وفاداری

نہیں اک شہر بھی شہرِ اماں اس دیس میں لوگو!
کہیں مرنے میں آسانی، کہیں جینے میں دشواری

گلستاں کو لہو سے اپنے جب بھی سینچتے ہیں ہم
کہاں سے اُڑ کے آ جاتی ہے پھولوں میں یہ چنگاری

بظاہر جنگ لگتی ہے مگر اندر سے سمجھوتے
خدارا اب تو سمجھو اِس سیاست کی اداکاری

چلو اس بار دیتا ہوں سہارا تیری کشتی کو
مگر یہ یاد رکھ لینا، کہ اگلی ہے مری باری

Marfat.com

امیرِ شہر کے جلتے درو دیوار، بول اُٹھے
بڑھے حد سے تو بن جاتی ہے قاتل بھی یہ لاچاری

نہیں سوزِ دروں، فکرِ رسا گفتارِ حاکم میں
کرے تقریر تو پھینکے عداوت ہی کی پچکاری

بہت سفاک قاتل بھی ہمیں ہمدرد لگتے ہیں
بصارت لُٹ گئی اپنی کہ اُن کی ہے یہ فنکاری

یہ اپنے اپنے حصے کی مصیبت ہے چلو بھگتیں
ترے رہبر کی عیاری، مرے رہبر کے درباری

ضروری ہے کہ جینے کو شعورِ زندگی بھی ہو
فقط آنکھوں کے کھلنے سے نہیں ملتی ہے بیداری

نہ جانے کتنی چیخوں، کتنی ٹیسوں سے الجھتا ہوں
گزرتی ہے بھرے بازار سے جب میری ناداری

Marfat.com

کیوں چیختی ہیں روز یہ بے نور بستیاں
اِن کی زبان کھینچ لے، طوفاں گزار دے!

اک بار ہی میں قصہ یہ سب کا تمام کر
قسطوں میں مت یہ موت انہیں بار بار دے

خوشحالیوں کے کھوکھلے نعروں سے باندھ کر
اپنے محل کی بجلی کے جھٹکے سے مار دے

جمہوریت کے کالے کفن میں لپیٹ کر
محرومیوں کی قبر میں بھوکے اُتار دے

Marfat.com

صدائے شہیداں

دیکھ کر حالت یہ اپنے دیس کی
سوچتے تو ہوں گے جنت میں شہید
جس کو سینچا تھا مقدس خون سے
اُس چمن پر کیوں مسلّط ہیں پلید

کس لئے ہم نے بچایا تھا وطن
کیا فقط جاگیرداروں کے لئے؟
کس لئے سینوں پہ کھائیں گولیاں
کیا فقط سرمایہ داروں کے لئے؟

اپنی نسلیں پالنے کے واسطے
ملک سارا لُوٹ کر یہ کھا گئے
جاں فدا کر کے وطن کی آن پر
اپنے بچے چھوڑ کر ہم آ گئے

Marfat.com

یاد ہیں سینے وہ چھلنی آج تک
سسکیاں بُنتی ہوئی وہ چاہتیں
بھگی بھیگی ماں کی پلکیں یاد ہیں
چھوڑ کر نکلے تھے گھر کی راحتیں

وقت رخصت چومنا ماتھا تو پھر
پُوچھنا گڑیا کا، پھر کب آؤ گے؟
اب کے پاپا لوٹ آنا جلد ہی
میرے کپڑے چوڑیاں بھی لاؤ گے

وہ دعا دیتی رفیقِ زندگی
آنسوؤں میں بھیگا آنچل یاد ہے
گھل کے اشکوں میں ٹپکتا آنکھ سے
الوداع کہتا وہ کاجل یاد ہے

Marfat.com

آبروئے قوم کی خاطر کٹے
بٹ رہی ہیں ذلّتیں پھر بھی یہاں
جان دی سب کے تحفّظ کے لئے
کٹ رہی ہیں شہ رگیں پھر بھی یہاں

جنتوں کے روزنوں سے جھانک کر
دیکھتے ہیں بے بسی مزدور کی
ہم کو چین آتا نہیں یہ دیکھ کر
جل رہی ہے زندگی مجبور کی

خارجی دُشمن ہمیں درپیش تھے
اب کئی دشمن تمہیں درپیش ہیں
رہبروں کے روپ میں نکلے ہوئے
کس قدر رہزن تمہیں درپیش ہیں

Marfat.com

چند مٹھی بھر ہوں ڈوبے عیش میں
زہر ڈھونڈیں لوگ مرنے کے لئے
کیوں نہیں ٹکرا رہے تم جبر سے
کیا فقط زندہ ہو ڈرنے کے لئے؟

عزتیں لے کر وطن سے، دے جو دکھ
سر زمینِ پاک کا غدار ہے
بیڑیاں یہ کاٹنے کو ظلم کی
ہم سا جذبہ اب تمہیں درکار ہے

رائیگاں جانے نہ دو قربانیاں
کہہ رہا ہے خوں ہمارا آج بھی
قوم کی سوئی ہوئی تقدیر کا
ہاں چمک سکتا ہے تارا آج بھی

Marfat.com

آج بھی نکلو بغاوت کو اگر
یہ نظامِ ظلم رہ سکتا نہیں
مصر کی مانند، تیونس کی طرح
عزم کی یلغار سہہ سکتا نہیں

Marfat.com

تم سے ہوتے نہیں مسیحاوہ

سوٹ، ٹائی، پروٹوکول، عہدے
تم سمجھتے ہو ہم معزز ہیں!
کاش ادراک یہ تمہیں ہوتا
تم وہ لعنت کا طوق ہو چورو!
جو پڑا ہے گلے میں لوگوں کے
لمحے لمحے کا تازیانہ ہو!
قوم کی بے حسی کا حاصل ہو
بے ضمیری کا شاخسانہ ہو

تم سے ہوتے نہیں مسیحا وہ
دلدلوں سے نکالنے والے
لڑ کھڑاتی ہوئی امیدوں کو
آگے بڑھ کر سنبھالنے والے

Marfat.com

جیسے انداز یہ تمہارے ہیں
ان کے اطوار یہ نہیں ہوتے
وہ تو بجھتے دیئے جلاتے ہیں
جب بگڑتی ہیں خود یہاں قومیں
تم سے منحوس، بھیجے جاتے ہیں

جب تلک قوم خود نہیں بدلے
بھیجے جاتے رہیں گے تم جیسے
اک ڈراؤنے سے خواب کی صورت
جسم کے پیچ و تاب کی صورت
روح کے اضطراب کی صورت
ایک حالِ خراب کی صورت
گمرہوں پر عتاب کی صورت
بے عمل پر عذاب کی صورت
دشت کے اک سراب کی صورت
آسماں سے شہاب کی صورت

Marfat.com

وقت تو ایک سا نہیں رہتا
جبر کوئی نہیں سدا سہتا
بس ذرا سا شعور آنے دو
اس کی آنکھوں میں نور آنے دو
اپنے دامن سے قوم کو اک دن
بزدلی کا یہ داغ دھونا ہے
اپنی اپنی ہوس کے دریا میں
ایک دن تم کو غرق ہونا ہے

ہم بھی دیکھیں گے تم بھی دیکھو گے
جب سمے کی یہ دھار بدلے گی
بے حسی کی جو برف پگھلے گی
سر سے جب باندھ کر کفن وحشت
ہر نگر ہر گلی سے نکلے گی
پھر ٹھکانا کہیں نہ پاؤ گے
بھوک سڑکوں پہ تم کو روندے گی

Marfat.com

دفن ہونا ہے ظلم کو اِک دن
تم کو اک روز ہارنا ہو گا
چھوڑنا ہو گا تختِ شاہی کو
تاج سر سے اُتارنا ہو گا
قوم کا اضطراب جیتے گا
درد کا پیچ و تاب جیتے گا
جس کی خاطر وطن تڑپتا ہے
جیت وہ انقلاب جیتے گا

Marfat.com

تری جمہوریت کی ایسی تیسی

جو مفلس کو غذا بھی دے نہ پائے
جو مرضوں کی دوا بھی دے نہ پائے
جو پیاسوں کو گھٹا بھی دے نہ پائے
کسی سر پر رداء بھی دے نہ پائے
گلے میں یہ بلا ڈالی ہے کیسی؟
تری جمہوریت کی ایسی تیسی

جو تم کو تو بچالے، ہم کو مارے
تمہیں جو پھول دے، ہم کو شرارے
دکھائے دن میں بھی ہم کو جو تارے
وہ جس میں تم ہی جیتو، قوم ہارے
ہمارے زخم، تیری ڈھال جیسی
تری جمہوریت کی ایسی تیسی

Marfat.com

یہ دھوکے باز، یہ چوروں کی رانی
لگے یہ آمریّت کی بھی نانی!
مرے گھر گیس ہے، بجلی، نہ پانی
سہی جائے نہ اب اِس کی گرانی

نہ کر اب بات کوئی ایسی ویسی
تری جمہوریت کی ایسی تیسی

Marfat.com

یہ وزیروں کی فوج کیا کہنے

ذلتوں کا یہ اَوج کیا کہنے
ایک طبقے کی موج کیا کہنے
یہ وزیروں کی فوج کیا کہنے
آہ بھر کر یہ جیب بھرتے ہیں
قوم کے غم میں عیش کرتے ہیں

ایک دوجے پہ دھاڑنے والے
جڑ سے نسلیں اکھاڑنے والے
کھا کے فصلیں اجاڑنے والے
لاکھ ٹالو، کہاں یہ ٹلتے ہیں
ٹیکس پر جانور یہ پلتے ہیں

Marfat.com

کب یہ ڈھلتا ہے حرص کا جوبن
سُن کے سکوں کے چھن چھنا چھن چھن
ناچتے ہیں یہ دھن دھنا دھن دھن

بک کے زر کے نوید لیتے ہیں
اِن کو ڈالر خرید لیتے ہیں

ہم میں رہ کر جدا ہے یہ ٹولہ
کس نگر کی بلا ہے یہ ٹولہ
کس عمل کی سزا ہے یہ ٹولہ

ہیں یہ مامور بڑ بڑانے پر
بوجھ ہیں قوم کے خزانے پر

یہ ثمر بار اور خزاں ہیں ہم
اِک لُٹے گھر کی داستاں ہیں ہم
ان کی جانے بلا کہاں ہیں ہم

ہم جو زندہ گڑے ہیں قبروں میں
یہ نظر آئیں صرف خبروں میں

Marfat.com

یہ اسمبلی، یہ ان کی للکاریں
ان کی ایک دوسرے پہ یلغاریں
گالیاں دے کے کرسیاں ماریں
اک جہالت کا کوہ لگتے ہیں
پاگلوں کا گروہ لگتے ہیں

قوم کے کرب سے جو کترائیں
نت نئے مسئلوں میں الجھائیں
اُن پہ گھنٹوں بیان فرمائیں
یہ تماشا بھی ہیں مداری بھی
راہبر بھی ہیں شرمساری بھی

حکمراں کا دفاع کام اِن کا
بس اِسی سے چلے نظام اِن کا
کیجئے بڑھ کے احترام اِن کا
یہ معزّز وزیر ہیں لوگو!
کیا ہے گر بے ضمیر ہیں لوگو !

Marfat.com

چائنہ اور پاکستان

ایک ہی ساتھ بنے تھے دونوں
ایک ہی ساتھ بنے قانون
چائنہ ایک سپر پاور ہے
ہم باتوں کے افلاطون!
قریہ قریہ، بستی بستی
اب بھی غربت کا طاعون
چائنہ امن کا گہوارہ ہے
اپنی دھرتی خون و خون
وہ رہبر، ایثار کے پیکر
اپنے حصے یہ قارون
ظاہر اُجلے باطن کالے
جسم دسمبر سوچیں جُون
اُن میں مِلّی وحدت، ہم میں
پی پی ف اور قاف اور نون
چائنہ تم نے لیڈر دیکھے
ہم نے بُھگتے کارٹون

Marfat.com

کہاں کا جشنِ آزادی

چُھٹے بنئے سے، گورے سے، پھنسے جاگیرداروں میں
بٹے مالِ غنیمت کی طرح، سرمایہ داروں میں
کروڑوں کی غلامی سے ہے رونق کچھ ہزاروں
اُٹھو کہ زلزلہ کردیں بپا ان تاجداروں میں

کہاں پائی ہے آزادی، یہی تو ایک رونا ہے
وطن تو مل گیا لیکن ابھی آزاد ہونا ہے

جہاں ملتا نہ ہو جینے کو کوئی حق بھی بنیادی!
جہاں آقاؤں کے پیچھے پھریں ذلت میں فریادی
جہاں تحقیر ہو انساں کی اور نسلوں کی بربادی!
وہاں کس چیز کا دعویٰ، کہاں کا جشنِ آزادی؟

غلامی کا ابھی دامن سے ہم نے داغ دھونا ہے
وطن تو مل گیا لیکن، ابھی آزاد ہونا ہے

Marfat.com

سیاست میں جہاں طاغوت بچے جلتا رہتا ہے
نظامِ زر کا کالا خوں رگوں میں جن کی بہتا ہے
جگر کٹتا ہے دھرتی کا، وطن یہ دکھ جو سہتا ہے
گزرنے والا ہر لمحہ، سنو لوگو! یہ کہتا ہے
اکھاڑو جڑ سے باطل کو نیا اک عہد بونا ہے
وطن تو مل گیا لیکن، ابھی آزاد ہونا ہے

یہ سب کچلے ہوئے، روندے ہوئے جب ہم قدم ہوں گے
دھمک سے ان کی لرزاں صاحبِ جاہ و چشم ہوں گے
کہ جب یہ لوگ سکوں کی چھنک سے، محترم ہوں گے
کٹیں گی جب یہ زنجیریں تبھی آزاد ہم ہوں گے
ابھی تو دکھ کے چنگل میں، وطن کا کونا کونا ہے
وطن تو مل گیا لیکن ابھی آزاد ہونا ہے

Marfat.com

وہ ملا تو اس کی صداؤں میں، وہی چُپ کا زہر گھلا ہوا
وہی لہجہ اب بھی تھکا تھکا وہی لفظ لفظ بجھا ہوا

ہے ہوائے زرد کے ہاتھ میں گلِ سرخ زلفِ سیاہ کا
اسے کیا غرض اسے دیکھ کر جو کسی کا زخم ہرا ہوا

میرا تار تار یہ پیرہن تو لہو لہو یہ تمہارا تن
میں تو دوستوں میں گھرا تھا پر، میرے دشمنو تمہیں کیا ہوا

جسے چھو کے کھو گئیں رتجگوں کے بھنور میں نیند کی تتلیاں
وہی خواب بن کے نگاہ میں ہے صلیب اب بھی گڑا ہوا

Marfat.com

کبھی دیکھ روح کی آنکھ سے یہ اُجاڑ اُجاڑ سی تربتیں
سرِ خاک دیپ بجھے ہوئے، تہہِ خاک شہر بسا ہوا

وہ جو لوگ لگتے ہیں اور سے کبھی دیکھنا انہیں غور سے
کوئی ظلمتوں سے اٹا ہوا، کوئی روشنی کا ڈسا ہوا

مہ و سال کی کئی گردشیں نہ مٹا سکیں ترے عکس کو
تجھے کیا خبر تیری یاد کا ہے چراغ اب بھی جلا ہوا

Marfat.com

٭

اِن اُبھرتی ہوئی لہروں کا شناور ہو جا
چھوڑ ساحل کی طلب اور سمندر ہو جا

سو گیا شہر، بجھیں سینۂ شب کی شمعیں
چہرۂ یاد کی لَو! اَب تو اُجاگر ہو جا

بات کر، اور کفِ شام پہ جگنو رکھ دے
مسکرا اور مری صبح کا منظر ہو جا

روح میں میری اُتار اپنی وفا کے لشکر
اور دنیائے محبت کا سکندر ہو جا

پھیل کر مجھ کو مری ذات سے بڑھ کر نہ دکھا
اے مرے سائے مرے قد کے برابر ہو جا

Marfat.com

اُس کی خوشبو سے لپٹ آئے ہیں جذبے میرے
اے ہوا چھو کے مجھے تو بھی معطر ہو جا

اس کی آنکھوں کے تکلّم پہ بلاغت قرباں
اس کی آنکھوں میں اُتر اور سخنور ہو جا

اے دلِ زار کہاں کس نے تجھے لوٹا ہے
بھول جا سارے ستم اور قلندر ہو جا

اب کے جنگل کا سفر کیسے کٹے گا تنہا
اے رُخِ یار کی ضَو، تو مری رہبر ہو جا

آئینہ بن کے بکھر جائے گا انوارؔ اک دن
سنگ زادوں میں جو رہنا ہے تو پتھر ہو جا

Marfat.com

زندگی یوں مہرباں ہے آج کل
سانس لینا بھی گراں ہے آج کل

رہگزارِ دیدہ و دل پر رواں
وحشتوں کا کارواں ہے آج کل

قسمتِ جاں، روشنی کے شہر میں
بجھتی شمعوں کا دھواں ہے آج کل

گھر کے گم سُم سے درو دیوار پر
اک اداسی حکمراں ہے آج کل

کر گئے الفاظ جیسے، خودکشی
اشک ہی اک ترجماں ہے آج کل

Marfat.com

سوچنا بھیگی ہوئی ہیں کیوں رُتیں
کون مصروفِ فغاں ہے آج کل

جُھومتی تھی جس نگر خوش بو کبھی
اب وہیں رقصِ خزاں ہے آج کل

بے اثر ہے مسکراہٹ کا فریب
حال چہرے سے عیاں ہے آج کل

جل گئے سائے بھرے اشجار کے
دھوپ سر کا سائباں ہے آج کل

مر گئیں فردا کی ساری آہٹیں
شورِ یادِ رفتگاں ہے آج کل

جن کے ہاتھوں میں تھے گلدستے کبھی
اُن کے ہاتھوں میں کماں ہے آج کل

Marfat.com

کارواں لپٹا ہے گردِ راہ میں
اور منزل بے نشاں ہے آج کل

فاصلے صدیوں کے حائل ہوگئے
ہم زمیں وہ آسماں ہے آج کل

ہم نے بھی اب دل پہ پتھر رکھ لیا
خوش رہے وہ بھی جہاں ہے آج کل

گر کبھی فرصت ملے تو سوچنا
وہ ترا شاعر کہاں ہے آج کل

وہ جو تھی انوارؔ رازِ دل کبھی
شہر بھر کی داستاں ہے آج کل

Marfat.com

وہم ہے کہ تُو، یہ بتلائے کوئی
آنکھ میں سایا سا لہرائے کوئی

دیکھ ڈالے خواب سارے، اب مجھے
ان کھلونوں سے نہ بہلائے کوئی!

اتنی شدت سے نہ یاد آئے ہمیں
رُوٹھنے والے کو سمجھائے کوئی

تو نہیں تو کیا کروں بینائیاں
اب مری آنکھیں بھی لے جائے کوئی

زندگی ہم سے ملی یوں جس طرح
آئینے سے سنگ ٹکرائے کوئی

Marfat.com

موت برحق ہے مگر میرے خدا!
یوں ہی جیتے جی نہ مر جائے کوئی

کہہ رہی ہیں ظلمتوں کی سازشیں
روشنی کے گیت مت گائے کوئی

سُن یہ مُرجھائے ہوئے گُل کی صدا
اپنی صورت پر نہ اِترائے کوئی

لُٹ کے راہوں میں بھی کوئی خوش رہے
منزلوں پہ آکے پچھتائے کوئی

Marfat.com

سن ذرا اے انقلاب

دم ترا بھرتے ہیں زد میں تیری آنے والے
یہ نہیں جانتے تجھ کو، تجھے لانے والے
اے ہر اک جبر کو ٹھوکر سے گرانے والے
تجھ سے ڈرتے بھی ہیں سب لُوٹ کے کھانے والے

بس مفادات، عزائم کی حفاظت کے لئے
نام رہبر تیرا لیتے ہیں تجارت کے لئے

ہر کوئی نام ترا لے کے نکل آتا ہے!
نت نئے نعروں کا انبار اُٹھا لاتا ہے
سب کی دہلیز پہ آہٹ تیری سُنواتا ہے
جیت کے پھر نہیں معلوم کہاں جاتا ہے

پھر یہ رہزن ہمیں دلدل میں گرا دیتے ہیں
تیرے نعرے انہیں خوشحال بنا دیتے ہیں

Marfat.com

تُو تو تیار ہے اس ملک میں آنے کے لئے
ہر ستمگر سے ہمیں آ کے بچانے کے لئے!
کب سے خوابیدہ مقدر کو جگانے کیلئے
ہم ہی تیار نہیں پاؤں اُٹھانے کے لئے

ہم ہی بد بخت ہیں جو جاگ کے بھی خواب میں ہیں
اپنی مرضی سے گھرے وقت کے گرداب میں ہیں

ہم ہی بزدل ہیں نہ نسلوں نہ وطن کا سوچیں
ہم لرز جاتے ہیں جب دار ورسن کا سوچیں
جب بھی سوچیں تو اسی طرزِ کہن کا سوچیں
دل ہیں جنگل میں مگن کیسے چمن کا سوچیں

اپنے جیسوں کے یہی حال ہوا کرتے ہیں
کیا یہ کم ہے؟ تیرے آنے کی دعا کرتے ہیں

Marfat.com

ہم تھکے لوگ، کہاں ہم سے مشقت ہو گی
منتظر رہنے سے خود تم کو اذیّت ہو گی
معاف کرنا تجھے بس تھوڑی سی زحمت ہو گی
چل کے آجاؤ اگر خود تو عنایت ہو گی

جبر برسوں کا بھی سہہ، جانے میں معروف ہیں ہم
اپنے دھندوں میں بہت ویسے بھی مصروف ہیں ہم

Marfat.com

جوابِ انقلاب

ووٹ کی ضرب کروڑوں تو، لگا لیتے ہیں
اور بھی وقت کو آزار بنا لیتے ہیں
مجھ سے جو لوگ بغاوت کی ادا لیتے ہیں
منزلیں بڑھ کے وہ قدموں پہ جھکا لیتے ہیں

انتخابی یہ نظام آج ہی غارت کردو
مجھ کو لانا ہے تو اعلانِ بغاوت کردو

صدقِ دل سے جو بلائیں تو چلا آتا ہوں
ظلم کی چھائیں گھٹائیں تو چلا آتا ہوں
تفرقے لوگ مٹائیں تو چلا آتا ہوں
حق کو آواز بنائیں تو چلا آتا ہوں

میں کہاں دور ہوں تم ہی نہیں ملنے والے
چاک صدیوں کے کہاں ایسے ہیں سلنے والے

Marfat.com

مجھ کو مایوس، تھکے ہارے نہیں لاسکتے
خواب دیکھیں بھی تو تعبیر نہیں پاسکتے
جو یہاں ظلم سے اُٹھ کر نہیں ٹکرا سکتے
وہ جگر ظلمتِ شب کا نہیں دہلا سکتے

تم نکل آؤ اگر شاکر و صابر سارے
چیر کے رکھ دوں گا جھٹکے میں یہ جابر سارے

Marfat.com

میرا قائد سلامت رہے

میرا قائد سلامت رہے
ہے مری زندگی، طاہرالقادری، یُوں ہی قائم یہ سنگت رہے
میرا قائد سلامت رہے

مُجھ کو دُنیا میں کیسا سہارا ملا
میری تاریکیوں کو ستارا ملا
اب دُعا ہے یہی، التجاء ہے یہی، اس سے منسوب قسمت رہے
میرا قائد سلامت رہے

جس نے مظلوم کو پھر نوا بخش دی !
جس نے جینے کی پھر سے ادا بخش دی
اس کی آواز کے، عشق کے ساز کے، پھُول چُنتی سماعت رہے
میرا قائد سلامت رہے

Marfat.com

ذات اس کی ہے اک گوہرِ ضوفشاں
علم کی وسعتیں کیا کروں میں بیاں
سر پہ سایہ کناں، ہر قدم مہرباں، میرے آقا کی رحمت رہے
میرا قائد سلامت رہے

جس کی تحریک اک شمعِ ایمان ہے
جس کا منہاج، منہاجِ قرآن ہے
جس کا فکرِ رسا، بانٹتا ہے ضیا، فیض یہ تاقیامت رہے
میرا قائد سلامت رہے

Marfat.com

اے مرے مہرباں، عظمتوں کے نشاں

اے مرے مہرباں، عظمتوں کے نشاں
طاہر القادری طاہر القادری
دور تم سے رہیں غم کی پرچھائیاں
طاہر القادری طاہر القادری

ظلمتوں کے افق کی تو تنویر ہے
تو بلاشبہ حیدر کی شمشیر ہے
نام تیرا رہے زندہ و جاوداں
طاہر القادری طاہر القادری

Marfat.com

عزم و ہمت کے پیکر تری خیر ہو
میری قسمت کے اختر تری خیر ہو
تیری شعلہ نوائی پہ قربان جاں
طاہر القادری طاہر القادری

تجھ پہ سایہ فگن ہوں سدا مصطفیٰ ﷺ
سر پہ چھائی رہے رحمتوں کی رداء
یونہی مہکار ہے یہ ترا گلستاں
طاہر القادری طاہر القادری

میرے اللہ چھوٹے نہ یہ آستاں
ورنہ سمجھوں گا ہے زندگی رائیگاں
نام جپتی رہے دھڑکنوں کی زباں
طاہر القادری طاہر القادری

Marfat.com

غم نہ کر امتِ شافع دو جہاں
عظمتوں میں ڈھلیں گی تری پستیاں

آگیا آگیا اب ترا پاسباں
طاہر القادری طاہر القادری

بٹ رہی ہیں چمن در چمن نکہتیں
بس اسی دم قدم سے ہیں سب رونقیں

مل گیا ہم کو انوار اب سائباں
طاہر القادری طاہر القادری

Marfat.com

چیف ظلم سے بچا

چھن گیا جو اختیار
ہر نگر اُٹھی پکار
''چیف تیرے جانثار
بے شمار، بے شمار''
قوم کی نظر میں تو
باعثِ نجات تھا
سُن عوام کی صدا
چیف ظلم سے بچا!

Marfat.com

آج تم ہو جس جگہ!
کس کی ہیں نوازشیں؟
قرض ہیں یہ تم پہ آج
قوم کی محبتیں!
قوم کی محبتوں کا
قرض قوم کو چکا
سُن عوام کی صدا
چیف ظلم سے بچا!

تم ہر اک نگاہ کی
آج بھی امید ہو
جبر کے دیار میں!
رحم کی نوید ہو
انتظار میں کہیں
بجھ نہ جائے ہر دیا
سُن عوام کی صدا
چیف ظلم سے بچا!

Marfat.com

چیختے ہیں ہم مگر
حکمراں ہیں بے خبر
ہر ندا ہے بے اثر
ہر نوا ہے بے ثمر
تجھ سے گر کہیں نہ ہم
کہیں یہ کس سے ماجرا

سُن عوام کی صدا
چیف ظلم سے بچا!

جڑ ہے ہر فساد کی
نظام انتخاب کا
چیل کو اڑان دے
پر کٹے عقاب کا
اس نظام کو بدل
کر سحر کی ابتداء

سُن عوام کی صدا
چیف ظلم سے بچا!

Marfat.com

عدل کے قلم کی نوک
تیر ہے، کٹار بھی
تیر کو تو تیرگی کے
دل میں اب اُتار بھی
کر بھلا غریب کا
لے غریب کی دُعا
سُن عوام کی صدا
چیف ظلم سے بچا!

کیا عجب نصیب ہیں
جیت بھی ہے مات بھی
عدلیہ کا نور بھی
ظلمتوں کی رات بھی
حق کی ایک ضرب سے
لاش جبر کی گرا
سُن عوام کی صدا
چیف ظلم سے بچا!

Marfat.com

ظلمات کے پروردہ

حکمرانوں سے سُنا کرتے ہیں اکثر دعوے
اور ہم سن کے پریشان سے ہو جاتے ہیں
ایسے لوگوں پہ پڑے قہر خدا کا جو یوں
وعدے کرتے ہیں، مفادات میں کھو جاتے ہیں
جب الیکشن کا سماں ہو تو یہی سوداگر
بڑھ کے ہر اک سے وفادار نظر آتے ہیں
منتخب ہو کے بدل لیتے ہیں اپنی نظریں
اور ہر شخص سے بیزار نظر آتے ہیں
روز گرگٹ کی طرح رنگ بدلنے والے
یہ کبھی قوم کے غم خوار نہیں ہوسکتے
خود جو ظلمات کے پروردہ ہیں لوگو سن لو
وہ کبھی نور کے مینار نہیں ہوسکتے

Marfat.com

ورکرز کے نام

چراغ یُوں ہی جلائے رکھنا
وفا کے پیکر عظیم لوگو!
نہ رُکنے دینا، بہائے رکھنا
اے جانِ عزمِ صمیم لوگو

حسین جذبوں کی آبشاریں
تمہی سے چمکیں گی رہگذاریں

مزاحمت کی اِن آندھیوں نے!
اڑان بھرنے کو پر جو کھولے!
علم کو جھکنے دیا نہ تم نے!
نہ سانس اُکھڑے، نہ پاؤں ڈولے

فصیلِ آہن بنی قطاریں
تمہی سے چمکیں گی رہگذاریں

Marfat.com

بڑھے چلو یوں ہی سوئے منزل
خدا ہے حامی تو کس کا ڈر ہے
تمہی ہو اگلی سحر کے وارث
تمہارا قائد عظیم تر ہے
تمہارے جذبے کبھی نہ ہاریں
تمہی سے چمکیں گی رہگذاریں

اِن آزماؤں کو آزما کر!
ہوئے ہیں زخموں سے چُور سارے
رہی سہی جاں بہ لب یہ کرنیں
یہ آرزو کے بجھے ستارے
تمہیں نہیں تو کسے پکاریں
تمہی سے چمکیں گی رہگذاریں

Marfat.com

اُنہیں جگاؤ اُنہیں اُٹھاؤ
تھکی ہوئی جن کی جستجو ہے
اُنہیں بتاؤ انہیں دکھاؤ
وطن کا چہرہ لہو لہو ہے
یہ چھین لو ظلم سے کٹاریں
تمہی سے چمکیں گی رہگذاریں

نگر نگر یہ پیام دے دو
رکو نہ جب تک اُٹھے نہ طوفان
گلے سے اُتریں نہ طوق جب تک
نہ ٹوٹے جب تک ستم کا زنداں
نہ دیکھے جب تک چمن بہاریں
تمہی سے چمکیں گی رہگذاریں

Marfat.com

اے اقوامِ عالم!

وقت کی صدا ہے یہ
ہر نگر قرار دو
اس زمیں کو اور مت
لہو کی آبشار دو
زخم زخم بانٹ لو
ہر قدم بہار دو

امن کا شعار
زندگی کو پیار دو
نفرتوں کو مار دو

Marfat.com

ناچتی ---- درندگی
ہو کسی بھی رنگ میں
نفرتیں بھری ہوں جس
سوچ میں امنگ میں
امن کا لہو بہے
جس انا کی جنگ میں

ایسی جیت ہار دو
زندگی کو پیار دو
نفرتوں کو مار دو

اسلحے کی دوڑ میں
بٹ رہی ہیں وحشتیں
روک لو یہ بھوک کی
ٹوٹتی ---- قیامتیں
کب تلک دکھاؤ گے
موت ہی کی صورتیں

فضا نہ سوگوار دو
زندگی کو پیار دو
نفرتوں کو مار دو

Marfat.com

موت بانٹتے تھے جو
موت انہیں بھی لے گئی
دفن ہو چکی کئی
جابروں کی جابری
چار دن کا اوج ہے
ہو سکے تو زندگی

پیار میں گزار دو
زندگی کو پیار دو
نفرتوں کو مار دو

منزلیں ---- تباہیاں
راستے مہیب ہیں
بم گرا کے امن کی
خواہشیں عجیب ہیں
ہائے وہ نگر جہاں
سانس بھی صلیب ہیں

گل فشاں دیار دو
زندگی کو پیار دو
نفرتوں کو مار دو

Marfat.com

ہم عوام

حکمراں برے ہیں تو
کون سے بھلے ہیں ہم

دوسروں کی خوشیوں پہ
جال پھینکتے ہیں ہم

کب جہاں میں اوروں کی
خیر مانگتے ہیں ہم

حرصِ جاہ و منصب کی
گرد سے اٹے ہیں ہم

Marfat.com

جو ذرا سا اونچا ہو
ٹانگ کھینچتے ہیں ہم

کاروبار میں دن بھر
جھوٹ بولتے ہیں ہم

ناپتے نہیں پورا
کم بھی تولتے ہیں ہم

جب جہاں لگے داؤ
جیب کاٹتے ہیں ہم

مال میں ملاوٹ سے
باز کب رہے ہیں ہم

دجل کو ذہانت کا
نام دے چکے ہیں ہم

Marfat.com

دفتروں میں رشوت کی
راہ دیکھتے ہیں ہم

گھر وطن کو کہتے ہیں
گھر کو لُوٹتے ہیں ہم

کھود کر کنواں اس میں
خود بھی ڈوبتے ہیں ہم

جس سے ہو مفاد اپنا
اس کو چاہتے ہیں ہم

کام جب نکل جائے
آنکھ پھیرتے ہیں ہم

جو مرا ہو پہلے ہی
اس کو روندتے ہیں ہم

Marfat.com

نشتروں سے لفظوں کے
زخم بانٹتے ہیں ہم

کر کے غیبتیں، مردار
روز کھا رہے ہیں ہم

دوسروں کو دُکھ دے کر
چین ڈھونڈتے ہیں ہم

نفرتوں کی لعنت کو
دل میں پالتے ہیں ہم

تفرقوں کا گھر گھر میں
زہر بانٹتے ہیں ہم

تیرگی کا خنجر ہیں
خود ہی میں گڑے ہیں ہم

Marfat.com

خون پی کے پلتے ہیں
کیسے بھیڑیے ہیں ہم

دشمنی کو نسلوں کے
خوں سے سینچتے ہیں ہم

دیں ہے رسم، دنیا میں
غرق ہو چکے ہیں ہم

فرض بھول جاتے ہیں
حق کو مانگتے ہیں ہم

عہد کب نبھاتے ہیں
کر کے بھولتے ہیں ہم

خود ہی خود کے دشمن ہیں
خود ہی سے لڑے ہیں ہم

Marfat.com

خود ہیں کیسے، اور حاکم؟
کیسے مانگتے ہیں ہم

ہم کو بھی بدلنا ہے
کب یہ سوچتے ہیں ہم؟

Marfat.com

لہجے وفا کے اور ارادے جفا کے دیکھ
تیور گھٹا کے دیکھ، ذرا مسکرا کے دیکھ

مہکائیں گی یہ درد کی ہریالیاں تجھے
دل کی زمیں پہ ہجر کی فصلیں اگا کے دیکھ

تھکنے لگا ہے گر ترے لفظوں کا کارواں
لہجے میں آنسوؤں کے، کہانی سنا کے دیکھ

اے دوست رکھ سنبھال کر عہدِ وفا ابھی
عجلت نہ کر کہ تو بھی ابھی رُخ ہوا کے دیکھ

کھلتی کہاں ہے زندگی ساحل کی ریت پر
لہروں سے بات کر کبھی دریا میں جا کے دیکھ

Marfat.com

کتنا کسی میں زہر ہے احسان کر کے جانچ
نسخہ عجیب ہے یہ اسے آزما کے دیکھ

اے دل اداس کیوں ہے تو قبرِ وجود میں
شمعیں امید کی جلا، رستے دعا کے دیکھ

آجا کہ دل نے کرلیا اقرار اب کوئی
آ اپنی انگلیوں پہ یہ سورج گھما کے دیکھ

کیسے سلگتی دھوپ اگلتی ہے چاندنی
تو بھی کسی نگاہ کے سائے میں آکے دیکھ

Marfat.com

بدن کو شعلہ بنا کے نکلو

مجاہدو! آج پھر سروں کو ہتھیلیوں پر سجا کے نکلو
اے ولولو! پھر صداقتوں کے حسین پرچم اٹھا کے نکلو

مدد کو تیار ہیں خدائے بزرگ و برتر کی رحمتیں پھر
حضورِ حق میں گرا کے اپنی جبین آنسو بہا کے نکلو

تمہی پہ ہے ناز آج اسلام کو زمانے میں نوجوانو!
حسینؓ کے کربلا کا منظر نظر نظر میں بسا کے نکلو

پڑا ہے اندھیر ظلمتوں کا، یہی تقاضا ہے راستوں کا
چراغ اپنے نبی کی اُلفت کے اب دلوں میں جلا کے نکلو

ٹھہر نہ پائے تمہارے آگے جہاں میں باطل سیاہ پیکر
نظر کو بجلی، صدا کو طوفاں، بدن کو شعلہ بنا کے نکلو

Marfat.com

تُم کو معلوم ہے کیا؟

تُم کو معلوم ہے کیا؟ وقت کے زندانوں سے
سر پٹختے ہوئے گزری ہے جوانی اپنی
دور سے ٹوٹتے شیشوں کی صدا آتی ہے
جیسے دہرائے دلِ زار کہانی اپنی

ایک اُجڑا ہوا خوابوں کا کھنڈر ہے جس میں
سسکیاں بھرتے ہوئے رات گزر جاتی ہے
ان امیدوں کے ستاروں پہ ہنسیں کہ روئیں
یہ جنازے ہیں کہ بارات گزر جاتی ہے

زردیاں تن پہ لپیٹے ہوئے ویراں صبحیں
تھپکیاں دے کے کئی درد جگا دیتی ہیں
جب کلی کوئی چٹکتی ہے تو کیوں چپکے سے
بجلیاں موت کا پیغام سنا دیتی ہیں

Marfat.com

آ بتاؤں تجھے پلکوں پہ یہ ٹھہرا پانی
کسی آواز میں ڈھلتا ہے تو کیا ہوتا ہے
اپنے ہاتھوں سے لگائے ہوئے اشجار تلے
جسم اپنا ہی جو جلتا ہے تو کیا ہوتا ہے

زندگی آج یہ کس موڑ پہ لے آئی ہے
ہر نیا زخم بھی لگتا ہے شناسا ہم کو
اب تو لہرائے بھی نظروں میں تو لگتا ہے فریب
کسی اِحساسِ مسرّت کا تماشا ہم کو

دفن ہو جائیں جن آنکھوں کی شعاعیں پھر وہ
کسی چہرے کے اُجالوں کی قسم کیا کھائیں
خود جو حالات کی قبروں میں گڑے ہوں زندہ
وہ کسی خواب کے مر جانے کا غم کیا کھائیں

Marfat.com

نہیں ہوتا تو زخمِ روح کا چارا نہیں ہوتا
مسیحا! تیری باتوں میں وگرنہ کیا نہیں ہوتا

لہو بے قدر و قیمت ہی جو ٹھہرا تو تعجب کیا؟
اگر انساں ہی سستا ہو تو خوں مہنگا نہیں ہوتا

سمجھ پاؤ تو اس میں بھی کئی مفہوم ہوتے ہیں
کسی پاگل کا ہنسنا بھی کبھی جھوٹا نہیں ہوتا

جو دامن صاف ہے تو مت الجھ دنیا کی باتوں سے
کہ شب کی سازشوں سے چاند تو کالا نہیں ہوتا

وہیں رستے بدلتے ہیں جہاں پہچان ہو جائے
وفا رہتی ہے جب تک دوست کو سمجھا نہیں ہوتا

Marfat.com

اتر آتی ہیں شب کو ماتمی شہنائیاں دل میں
کبھی اس شہر کی گلیوں میں سناٹا نہیں ہوتا

گلی کے خشک پتے اب تو چونکاتے نہیں مجھ کو
ہوا کی آہٹوں پر اب ترا دھوکا نہیں ہوتا

پہنچتا ہی نہیں انوارؔ نظروں سے کبھی دل تک
وہ منظر جس میں حسنِ یار کا جلوہ نہیں ہوتا

Marfat.com

❀

ابھی تک جانبِ صحرا وہ چشمہ کیوں نہیں آیا
مریضِ جاں بہ لب تیرا مسیحا کیوں نہیں آیا

جو خاموشی سے چل دی تھیں، رُتیں وہ لوٹ آئی ہیں
وہ لوٹ آنے کا کہہ کر جانے والا کیوں نہیں آیا

وہ خوشبو تھا تو کیوں کچھ دیر تک ٹھہرا نہ آنگن میں
اگر وہ سانس تھا تو پھر دوبارہ کیوں نہیں آیا

اسیرِ گردِ ماضی ہوں، حصارِ حالِ تیرہ میں
نظر تھی منتظر جس کی وہ فردا کیوں نہیں آیا

ستم نیکی کے بدلے کیوں بدی کے سہ لئے میں نے
زمانے کی طرح مجھ کو بدلنا کیوں نہیں آیا

Marfat.com

کسی پل رُک کے اپنی نیتوں کا جائزہ تو لے
تُو حق ہے تو ترے رستے میں کوفہ کیوں نہیں آیا

گیا تھا الوداع کہنے تجھے کچھ دور تک لیکن
پلٹ کر میری آنکھوں کا اُجالا کیوں نہیں آیا

لُٹاتے پھر رہے ہیں چاہتیں انوار اوروں پہ
ہمیں خود سے محبت کا سلیقہ کیوں نہیں آیا

Marfat.com

بے لوث وفاؤں کے کہسار لرزتے ہیں
جب شہرِ عقیدت کے مینار لرزتے ہیں

جب عشق صلیبوں کی گلیوں سے گزرتا ہے
ہنس دیتے ہیں دیوانے، عیّار لرزتے ہیں

جو دھونس جماتے ہیں اپنوں پہ وہی رہبر
سنتے ہیں جو دشمن کی للکار، لرزتے ہیں

ہتھیار نہیں کافی، جرأت بھی کریں پیدا
جو تھام کے ہاتھوں میں تلوار، لرزتے ہیں

چُھپتا ہے تہہِ مسند، ہر جُرم یہاں آ کر
زنجیر بجے تو خود، دربار لرزتے ہیں

Marfat.com

اظہار کے رستے میں وہ موڑ بھی آتا ہے
جب ہونٹ سلگتے ہیں اقرار لرزتے ہیں

اک اور بھی منظر ہے اس کو بھی کبھی دیکھو
جب بوجھ سے اشکوں کے رخسار لرزتے ہیں

اک روز تو آئے گی انوارؔ قضا بن کر
جس نیند کی دہشت سے بیدار لرزتے ہیں

Marfat.com

Marfat.com

یقیں ہے ظلمتوں کی اس روش نے ہار جانا ہے

Marfat.com